اُردو زبان اور ادب

یعنی

اُردو سروے کمیٹی کی رپورٹ

مرتبۂ

مولوی سید ضامن علی صاحب ایم' اے -
(صدر سروے کمیٹی)

هندوستانی ایکاڈیمی' یو - پی
الهٰ آباد

دیباچہ

ہندستانی اکیڈیمی کے کونسل کا پہلا اجلاس ۳۰ مارچ ۱۹۲۷ء کو لکھنؤ میں منعقد ہوا جس میں یہ طے پایا کہ قبل اسکے کہ کوئی کام تصنیف و تالیف کا شروع کیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اردو اور ہندی لٹریچر کی جانچ پرتال کی جائے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ دونوں زبانوں کے ادب کو کس قسم کے تصنیفات کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اُردو کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی اس کے ممبر حسب ذیل حضرات منتخب ہوئے۔ اس کمیٹی کو یہ بھی اختیار دیا گیا کہ حسب ضرورت دو زائد ممبروں کو اور مقرر کر سکتی ہے

سیّد ضامن علی صاحب ام۔ اے

سیّد مسعود الحسن صاحب ام۔ اے

رشید احمد صاحب صدیقی ام۔ اے

سیّد ضامن علی صاحب اس کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے اور اکزیکیوٹیو کمیٹی کے سامنے رپورٹ پیش کرنے کے لئے دو مہینے کی مہلت دی گئی۔

اس کمیٹی نے ایک میٹنگ اپریل کے مہینہ میں بمقام لکھنؤ کی اور رام بابو صاحب سکسینہ ام - اے اور سید شہنشاہ حسین صاحب رضوی ام - اے کو اس کمیٹی کا ممبر مقرر کیا -

سید ضامن علی صاحب نے اس قلیل مدت میں جس محنت اور جانفشانی سے یہ قابل قدر رپورٹ تیار کر کے ایکزیکیوٹیو کمیٹی کے سامنے پیش کی ہے وہ قابل داد اور لائق تحسین ہے -

ایکزیکیوٹیو کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۷ جولائی ۱۹۳۰ء میں رپورٹ کو منظور کرتے ہوئے اپنے امتنان اور تشکر کا رزولیوشن پاس کیا اور اس رپورٹ کو اپنی عملی کارروائیوں کے لئے رہنما بنایا -

اس رپوٹ کو پہلے ہی شائع ہونا چاہئے تھا مگر بعض وجوہ سے دیر ہوگئی - جس کا مجھے افسوس ہے -

دستخط

تاراچند

جنرل سکریٹری

مکرمی جناب سکریٹری صاحب تسلیم

آپ کے تقاضے کے خطوط پہونچے ۔ دو مہینے کی قلیل مدت ملاحظہ ہو اور اُردو زبان وادب کے بحرِ ذخار کی شناوری ۔ پھر گرمی کا زمانہ ۔ اوراِلہ آباد کی گرمی ۔ جس کے لئے حضرت اکبر (مرحوم) فرماتے ہیں ۔

پڑ جائیں ابھی آبلے اکبرؔ کے بدن میں

پڑھکر جو کوئی پھونک دے اپریل ۔ مئی ۔ جون

اردو ادب کا سرمایہ ایسا کثیر ہے کہ اس کے احصار اور شمار کے لئے دو مہینے تو کیا دو برس کی مدت بھی کم ہے اور خاص کر ایسی حالت میں جب ہندوستان کے کتب خانوں تک بھی پہونچنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو ۔ اُردو میں کتابیں کثرت کے ساتھ قریب قریب ہر صنف ادب پر لکھی گئیں ۔ بعض پیدا ہوتے ہی فنا ہو گئیں ۔ بعض امتداد زمانہ سے نایاب ۔ بعض قدردانوں کے ذاتی کتب خانوں کے نذر ہوئیں جس کا پتہ اس وقت تک نہیں چل سکتا جب تک کہ ہندوستان کے ہر قریہ و دیار کے کتبخانوں

کی سیر نہ کی جائے تاجروں کی فہرست میں جو کتابیں درج ہوتی ہیں اس میں اکثر ایسی ہوتی ہیں کہ جن کے نام سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اردو کی ہیں یا فارسی وعربی کی ۔ اگر بہت کوشش سے یہ معلوم بھی ہوا کہ اردو کی کتاب ہے تو جب تک کتاب پڑھی نہ جائے یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ کس موضوع پر ہے ۔ ان دقتوں کے ساتھ شبانہ روز کی محنت ۔ وقت اور روپیہ کے صرف سے جو خدمت ہو سکتی ہے اسکو پیش کرتا ہوں

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

اس رپورٹ کے تین حصّے ہیں ۔ پہلے حصّہ میں زبان کی ابتدا اوراس کی تدریجی ترقی کا بیان ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہر زمانے کی بعض تصانیف کا بھی ذکر ہے دوسرے حصہ میں اردو ادب کی موجودہ اور آئندہ ضرورت اور اکیڈیمی کے طرز عمل کی بابت تجاویز ہیں ۔ تیسرے حصّہ میں ابتدا سے لیکر اس وقت تک جو کتابیں اردو میں لکھی گئی ہیں ان میں سے جو اٹھارھویں صدی عیسوی سے پہلے کی ہیں ان کے زمانہ تصنیف کے اعتبار سے سنہ وار فہرست اور جو بعد کی ہیں ان کی باقاعدہ صنف وار فہرست کے ضمیمے پیش کئے گئے ہیں ۔ ضمیمہ نمبر ۸ جس سے اردو ادب کی وسعت کا پتہ چلتا ہے ۔ خاص طور پر قابل

بلا حظہ ہے ۔ یہ کہنا تو بیجا اور غلط ہوگا کہ ان فہرستوں میں اردو تصانیف
از ابتدا تا انتہا درج ہیں اس لئے کہ دو مہینے کی مہلت میں یہ امر ناممکن
تھا کہ اردو ادب کا تمام و کمال شمار ہو سکتا البتہ یہ عرض کرونگا کہ جہاں
تک میری کوشش اور فکر نے کام کیا ہے میں نے ہر صنف ادب کے
قابل الذکر کتابوں کو تلاش کر کے شامل کر دیا ہے ۔

عالیجناب سید شہنشاہ حسین صاحب رضوی ام ۔ اے ۔ ال ال بی کا شکر گذار
ہوں جنہوں نے اُن کتابوں کی فہرست جو حیدر آباد دکن میں زیر تالیف
و زیر طبع ہیں بہم پہنچائی اور عالیجناب سید رشید احمد صاحب صدیقی ام ۔ اے
لکچرار مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے صوبہ پنجاب کے
اردو کتابوں کی فہرست فراہم کرنے میں مدد دی ۔

دستخط ۔

سید محمد ضامن علی

۵ ؍ جولائی ۲۷ء ۱۹

فہرست مضامین

سلاطین مغلیہ کے زمانے میں زبان کی ترقی

سلطنت برطانیہ کے زمانے میں اردو کی ترقی

بسم اللہ الرحمٰن رحیم

اہلِ ہند کا مسلمانوں سے تجارت

کُتب تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان اور عرب کے درمیان مدت دراز سے سلسلۂ تجارت قائم تھا۔ اور عربی[1] تجار بحری سفر کر کے ہندوستان کے مغربی بندرگاہوں پر آتے اور مال کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ جو مال بیچتے تھے اوسکے ساتھ اُسکا عربی نام چھوڑ جاتے تھے اور جو خریدتے تھے اوسکا ہندی نام ساتھ لیجاتے تھے۔ انھیں تاجروں کی زبانی ہندوستان کی زرخیزی اور اہلِ ہند کی دولت و ثروت کا حال سُنکر عرب مسلمانوں کی ایک جماعت[2] ۶۳۶ء میں جبکہ حضرت عُمر رضی اللہ عنہٗ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ ہندوستان کے مغربی حصہ پر حملہ آور ہوئی۔ اور لوٹ مار کر کے واپس گئی۔ ساتویں صدی کے آخیر تک اس طرح کے کئی حملہ ہوے۔ اوسوقت[3] ہندوستان میں متعدد زبانیں رائج تھیں

[1]۔ ملاحظہ ہو تاریخ ابوالفدا لین پول کی میڈیویل انڈیا۔ تاریخ فرشتہ۔

[2]۔ تاریخ ابوالفدا مڈیویل انڈیا

[3]۔ ملاحظہ ہو۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا (ہندوستانی و پراکرت) اڈیبر صاحب

جو مُلک کے مختلف حصّوں میں آرین قوم میں بولی جاتی تھیں۔ انمیں سے چند خاص زبانیں جو امتیازی درجہ رکھتی تھیں وہ۔ ۱۔ شورسینی (دوآبہ و پنجاب میں) ۲۔ ماگدھی (مشرقی ہند و مگدھ میں)۔ ۳۔ مہاراشٹری (مہاراشٹر میں) ۴۔ اونتی (راجستان میں) ۵۔ وراچڈی (سندھ میں) ۶۔ اودھ ماگدھی (اودھ و بندیلکھنڈ میں) تھیں۔ دکن میں ہندوستان کے قدیم باشندوں میں ۔۱۔ تلنگی ۔ ۲۔ کنڑی۔ ۳۔ تامل۔ ۴۔ ملیالم۔ زبانیں رائج تھیں۔ (ہماری موجودہ اُردو زبان شورسینی خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔

سندھ میں مسلمانوں کی سکونت

آٹھویں[۵۱] صدی عیسوی کے آغاز میں حجاج نے فوج کثیر کے ساتھ محمد قاسم کو ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ اِس نوجوان سپہ سالار نے صوبہ سندھ کو جو رقبہ میں انگلینڈ کے برابر تھا فتح کیا۔ دریاے سندھ کے دہانے سے لیکر مُلتان تک مسلمان قابض و متصرف ہوکر پھیل گئے۔ اور یہیں سکونت اختیار کرلی۔ کچھ دنوں کے بعد قرامطہ و نیز دیگر قبائل عرب کی جماعتیں بھی آئیں۔ اور یہاں اقامت گزیں ہوئیں۔ مسعودی[۵۲] اور ابن حوقل جنھوں نے دسویں صدی عیسوی میں اِن مقامات کا سفر کیا ہے لکھتے ہیں کہ مسلمان سارے صوبہ سندھ پر قابض و متصرف تھے۔ ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔

۵۱۔ تاریخ فرشتہ۔ مڈیویل انڈیا۔ ابوالفدا۔

۵۲۔ ملاحظہ ہو تاریخ فرشتہ۔ المالک والممالک

مسعودی اور ابن حوقل کی رائے

دونوں کی طرز معاشرت اس حد تک ایک تھی کہ فرق کرنا مشکل ہوگیا تھا۔ اور صوبہ میں عام طور پر سندھی عربی اور ملتان میں فارسی اور ملتانی بولی جاتی تھی۔

ہندو مسلمانوں کا اتحاد باہمی

دسویں[۵۱] صدی عیسوی کے آخر میں سبکتگیں نے ہندوستان پر یورش کی اور پنجاب کو فتح کرکے اپنی سلطنت کا باجگذار صوبہ قرار دیا۔ گیارھویں صدی عیسوی کے شروع میں محمود نے ہندوستان پر چڑھائی کی اور چھبیس[۲۶] برس کے عرصہ میں سترہ[۱۷] حملے کئے۔ پشاور سے لیکر گوالیار اور دریائے سندھ سے لیکر دریائے گنگ تک کے مقامات فتح کرکے ایک سپہ سالار مع افواج کے لاہور میں چھوڑا اور خود اپنی دارالسلطنت غزنین کو واپس گیا۔ ہندوستان کی زرخیزی اور محمود کی فتحیابی کے غلغلے نے ہر چہار جانب سے مسلمانوں کو کھینچ کر ہندوستان پہونچایا ہندوؤں کے بھی کئی دستے افواج شاہی میں تیار ہوئے۔ محمود کے انتقال کے بعد جب سلجوقیوں[۵۲] نے سر اوٹھایا ہے تو مسعود نے جو رسالہ اونکی سرکوبی کے لئے بھیجا تھا اوسمیں آدھے سوار ہندو تھے۔ ممالک مفتوحہ[۵۲] ہند کے گورنر نے جب حدود اطاعت سے قدم باہر رکھنا چاہا ہے۔ تو اوسوقت بھی "تلک"

۵۱۔ فرشتہ جلد اوّل صفحہ ۲۔ تاریخ الفنسٹن صفحہ ۳۱۲

۵۲۔ ملاحظہ ہو۔ میڈی ایول انڈیا۔ طبقات اکبری تاریخ فرشتہ۔ منتخب التواریخ۔ الفنسٹن ہسٹری

جو قوم کا ہندو تھا اور اپنی قابلیت اور جوانمردی کا سکہ بادشاہ کے دل پر بٹھا چکا تھا افواج شاہی کا سپہ سالار مقرر ہو کر غزنی سے ہندوستان روانہ کیا گیا ہے۔

محمود[ا] کے انتقال کے بعد اگرچہ ممالک مفتوحہ ہند کا بڑا حصہ نکل گیا تھا لیکن پنجاب بدستور آل سبکتگین کے قبضہ میں تھا۔ چنانچہ بہرام شاہ نے غزنی چھوڑ کر پنجاب میں سکونت اختیار کی اور لاہور کو مستقر حکومت قرار دیا۔ ہندوستان کے افواج شاہی میں کثرت سے ہندو سپاہی بھرتی ہوئے اور اکثر ہندو ممتاز عہدوں پر بھی مامور ہوئے۔

مخلوط زبان کی فطری پیدایش

یہ امر مسلم ہے کہ جب دو مختلف اقوام کے لوگ ایک جگہ رہیں گے اور ضروریات زندگی پورا کرنے کے لئے داد و ستد کریں گے تو ایک دوسرے سے گفتگو کرنے میں آدھی اپنی اور آدھی دوسرے کی زبان ملاکر بولیگا اور جیسے جیسے لین دین اور آپس کا میل جول بڑھتا جائیگا ویسے ہی ویسے اوسی مخلوط زبان کو بھی استحکام اور استقلال ہوتا جائیگا۔ اس کلیہ کو مدِ نظر رکھ کر قیاس[۲] ہوتا ہے کہ ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کے میل جول سے اوسی وقت سے ایک نئی زبان کا خاکہ

۱۔ مڈیویل انڈیا بتاریخ فرشتہ وغیرہ

۲۔ ملاحظہ ہو۔ ہندی لٹریچر مولفہ ایف۔ اے۔ کے۔ ہونی جلد ۲۔ ہفت اقلیم در تحت لاہور

تیار ہونا شروع ہوگیا تھا جب سے کہ مسلمانوں نے ہندوستان میں قدم رکھا۔ اس[۵۱] زمانہ میں بھی اکثر راجاؤں کے دربار میں شاعر حاضر رہتے تھے۔ ۸۰۰ء سے ۱۱۵۰ء تک کے درمیان میں بہت سے شاعر گذرے جنمیں کدار۔ اینہ داس۔ مسعود۔ اکرام۔ فیض اور قطب علی امتیازی درجہ رکھتے ہیں۔ افسوس ہے کہ انکا کلام امتدادِ زمانہ سے تباہ ہوگیا ورنہ یہ معلوم ہوجاتا کہ ہندو مسلمانوں کے میل جول سے عربی و فارسی الفاظ نے کس حد تک مقامی زبانوں میں دخل پیدا کرلیا تھا۔

ہندو دربار کے شعرا

شہاب[۵۲] الدین محمد غوری نے جب بارھویں صدی عیسوی میں ہندوستان پر یورش کی ہے تو اُسوقت مسلمان کافی تعداد میں صوبہ پنجاب میں پھیلے ہوئے تھے اور اونکی کئی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں بھی قائم تھیں۔ محمد غوری نے پہلے انھیں حکومتوں کو زیر کیا ہے۔ بعد ازاں ہندو راجاؤں کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ شمالی ہندوستان اور بہار کو فتح کرتا ہوا صوبہ بنگال میں داخل ہوا ہے اور نمایاں کامیاں حاصل کرنے کے بعد مقبوضات ہند پر ایک گورنر مقرر کرکے خود اپنی دارالسلطنت کو واپس گیا ہے۔

مسلمانوں کے فتوحات

۵۱۔ ملاحظہ ہو۔ "ہندوستانی لٹریچر" بزبان جرمنی مُصنّفہ ڈاکٹر ونٹرینز۔ ہندی لٹریچر مولفہ ایف۔ اے۔ کے۔

۵۲۔ میڈی ایویل انڈیا تاریخ فرشتہ وغیرہ

مخلوط زبان کی ترقی کے اسباب اور ہندو شاعروں کا کلام

اگرچہ اس وقت تک مسلمان بادشاہوں نے ہندوستانی مقبوضات کو اپنی وسیع سلطنت کا محض ایک جزو خیال کیا اور خود قیام نہیں کیا لیکن مسلمان حکّام۔ عمّال۔ سردار سپاہی۔ شاگرد پیشہ و نیز دیگر مسلمان باشندے جو ہندوستان میں رہنے لگے تھے اُن کے اور ہندوؤں کے میل جول سے عربی و فارسی کے الفاظ روزمرّہ کی گفتگو میں اچھّی خاصی تعداد میں داخل ہو گئے تھے۔ نرپت لال نے جو ایک اَن پڑھ شاعر تھے ۱۱۵۵ء میں ایک کتاب "وسیل دیو راسو"[۵۱] نظم کی ہے اور ۱۱۹۳ء میں چندکوی نے "پرتھی راج راسو"[۵۲] لکھا ہے۔ ان سے پہلے کی کوئی تحریر اسوقت تک شاید دستیاب نہیں ہوئی۔ ان دونوں کتابوں میں عربی و فارسی الفاظ جس تعداد میں استعمال کئے گئے ہیں اُنسے اس کا اندازہ ہوتا ہے کہ جب ہندو شاعروں کی زبان پر اتنے الفاظ جاری تھے تو عوام الناس کی زبان پر کتنے زیادہ رہے ہونگے۔

بارہویں صدی کی زبان کا نمونہ ملاحظہ ہو

۵۱۔ ملاحظہ ہو وسیل دیو راسو مطبوعہ ناگری پرچارنی سبھا در ۱۹۲۵ء ذیل کے الفاظ اسمیں موجود ہیں۔

کلا (کلاہ) کبائی (قبا) جرہ (ذرہ) نیجا (نیزہ) کھرسانڑ (خراسان) لواجوا (لوازمہ) تاجی (تازی) پائگا (پایے گاہ) کِتمگ (قسمت) باجا باجا (بعض بعض) چابکو (چابک) تاجنڑو (تازیانہ) وغیرہ۔

۵۲۔ ۵۳ پنر (خط) پایے گھال پرتھی راج بانہ دیں سلطانگ (سلطاں) ۵ کر سلام تہہ بار پری اِنجل سلطانگ (سلطاں) ۶ پتر پرورد گار پیگام (پیغام) روے لاہ کریم کے بار سرطان (سلطان) ۵ جلال دیں جا با سرطان سہاب دین اللہ پایا مسلماں ۵ تدیدان بھیم دت۔ الخ

اِن حالات کی بنا پر بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہماری موجودہ زبان جو ہندو مسلمان کے ایک جگہ رہنے اور باہم میل جول رکھنے سے مختلف مدارج طے کرتی اور ترقی کرتی ہوئی اس مرتبہ کو پہونچی ہے ابتدا میں محض کاروباری ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے وضع ہوئی تھی (آٹھویں صدی سے پہلے تجارتی اور آٹھویں صدی سے بارھویں صدی تک کاروباری اور معاشرتی زبان کی حیثیت سے کام دیتی رہی۔) اور جسطرح ہر شئے اپنی ابتدائی حالت میں کم حیثیت اور کم مرتبہ ہوتی ہے اوسی طرح ہماری زبان بھی شروع میں نہایت کم مایہ تھی۔

ہندوستان میں اسلامی حکومت اور مسلمانوں کے قیام کا اثر

تیرھویں صدی عیسوی کے آغاز میں مسلمانوں کو ہندوستان میں سلطنت قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ دہلی دار الخلافت قرار پائی اور ۱۲۰۶ء[۱] میں قطب الدین ایبک سریرآرائے سلطنت ہوا۔ اگرچہ اس سے پہلے ہی مسلمانوں نے ہندوستان میں سکونت اختیار کر لی تھی مگر اس وقت سے مسلمانوں نے ہندوستان کو اپنا ماویٰ و ملجا خیال کیا اور وطن سمجھکر یہاں مستقل قیام کر دیا۔ ۱۲۳۶ء[۲] میں مسلمانوں کی حکومت ہندو کش سے لیکر دہانہ گنگ تک اور ۱۳۱۸ء[۳] میں قریب قریب سارے ہندوستان پر مسلم ہوگئی۔ سلطنت کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی بڑھتے اور پھیلتے گئے ہندؤں سے اِن کے تعلقات جو شروع میں محض کاروباری تھے اَب دوستانہ اور برادرانہ طور پر بڑھنے لگے۔ آپس کے میل جول اور آٹھ پہر کے ساتھ رہنے کی وجہ

---

[۱] و [۲] و [۳] ملاحظہ ہو تاریخ ہندوستان۔ فرشتہ۔ الفنسٹن ہسٹری۔ میڈیول انڈیا۔

سے مخلوط زبان میں خودبخود وسعت اور ترقی ہونے لگی۔ چونکہ آئے دن نئے لفظوں کی بھرتی ہو رہی تھی۔ اسلئے اِسکی ضرورت تھی کہ کوئی صورت ایسی پیدا کیجائے جس سے جانبین کو الفاظ یاد رکھنے اور اونکے معانی سمجھنے میں آسانی ہو۔ چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حضرت امیر خسرو نے جنکا انتقال ۹۴ برس کی عُمر میں چودھویں صدی عیسوی کے اوائل میں (۱۳۲۵ء) ہوا خالق باری[ا] تصنیف کی جس نے نہایت دلچسپ اور زود اثر طریقہ سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے (بچے سے لیکر بوڑھے تک کے) لئے عربی۔ فارسی۔ پراکرت اور سنسکرت کے الفاظ یاد رکھنے اور معانی سمجھنے میں سہولت پیدا کر دی۔

حضرت امیر خسرو

علاوہ[۲] اس کتاب کے حضرت موصوف نے بہت سی پہیلیاں۔ مکرنیاں۔ انمل۔ دوسخنے اور عورتوں کے گیت بنائے۔ جنکی زبان بعض بعض جگہ ایسی صاف ہے کہ آج بھی غیر مانوس معلوم نہیں ہوتی۔

تیرہویں اور چودھویں صدی عیسوی کی زبان کا نمونہ

ا۔ خالق باری کے اشعار۔ بیا برادر آؤ رے بھائی ÷ بنشیں مادر بیٹھ ری مائی ÷ خالق باری سرجن ہار ÷ واحد ایک بڑا کرتار

۲۔ امیر خسرو کے متفرق کلام کا مجموعہ شاہان اودھ کے کتب خانہ میں موجود تھا۔ ڈاکٹر اسپرنگر نے اس کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جو ۱۸۵۲ء میں شائع ہوا ہے۔

پہیلی آئینہ۔ فارسی بولی آئینہ ÷ ترکی سوچی پائی نا ÷ ہندی بولتے آرسی آئے ÷ مُنہ دیکھو جو اسے بتائے

ناخون۔ بیسوں کا سر کاٹ لیا ÷ نا مارا نا خون کیا

خربوزہ۔ دس ناری کا ایک ہی نر ÷ بستی باہر وا کا گھر ÷ پیٹھ سخت اور پیٹ نرم ÷ منہ میٹھا تاثیر گرم

چودھویں صدی عیسوی میں آپس کی خانہ جنگیوں کی وجہ سے علاوہ اون چھوٹی چھوٹی حکومتوں کے جو تخت دہلی کی زیرنگیں باقی رہیں جون پور۔ مالوہ۔ گجرات اور دکن[1] میں خود مختار اسلامی سلطنتیں قائم ہوگئیں تخت دہلی پر بھی مختلف خاندانوں کے بادشاہ یکے بعد دیگرے متمکن ہوتے رہے۔ مگر ان تغیرات سے زبان کی ترقی میں مطلق فرق نہ آیا اور جہاں جہاں مسلمان اپنی حکومت اور اقتدار قائم کرتے گئے وہاں وہاں یہ مخلوط زبان بھی اپنا تسلط کرتی گئی۔ دکن میں بہمنی خاندان کے بادشاہوں کے زمانۂ حکومت میں اس زبان نے بہت وسعت اور مقبولیت حاصل کی۔

تیرہویں اور چودہویں صدی عیسوی کی زبان کا نمونہ

مکرنی۔ وہ آوے تب شادی ہوئے ‌ اس بن دوجا اور نہ کوئے
میٹھے لاگے واکے بول ‌ اے سکھی ساجن ۔ نا سکھی ڈھول

لڑکیوں کے گیت

اماں میرے باوا کو بھیجو جی۔ کہ ساون آیا ✣ بیٹی تیرا باوا تو بڈھا ری۔ کہ ساون آیا
اماں میرے بھائی کو بھیجو جی کہ ساون آیا ✣ بیٹی تیرا بھائی تو بالا ری۔ کہ ساون آیا ... الخ

پہیلی چراغ۔ بالا تھا جب سب کو بھایا ✣ بڑا ہوا کچھ کام نہ آیا ✣ خسرو کہدیا اسکا ناؤں ✣ بوجھے نہیں تو چھوڑے گاؤں
" قینچی۔ اندر چلمن باہر چلمن بیچ کلیجہ دھڑکے ✣ امیر خسرو یوں کہیں وہ دو دو انگل سرکے

[1] ٹڈی ویل انڈیا۔ تاریخ فرشتہ وغیرہ

سکندر لودی کے عہد میں زبان کی ترقی کے اسباب

پندرہویں[۵] صدی عیسوی کے آخر میں جبکہ سکندر لودی سریر آرائے سلطنت تھا۔ کایستھ فارسی پڑھ کر شاہی دفتر میں داخل ہوئے ہر وقت کے کام کی وجہ سے فارسی اور عربی الفاظ اور اصطلاحوں کو اِن کی زبان پر کثرت سے جاری ہونے اور اُن کے ذریعے سے مُلک میں پھیلنے کا زیادہ موقع ملا۔ اِس زمانے کے شعراء کا کلام بتاتا ہے کہ فارسی اور عربی الفاظ نے زبان میں اپنی مُستقل جگہ قائم کر لی تھی کبیرؔ داس ساکن بنارس جو اَن پڑھ تھے۔ اور گرو نانک[۶] جو پنجاب کے رہنے والے تھے اس عہد کے شاعر ہیں۔ اور اِن دونوں کا کلام اگرچہ مذہبی اور اخلاقی رنگ میں ڈوبا ہوا ہے مگر صاف پتہ دیتا ہے کہ ہندوستان میں مغرب سے لیکر مشرق تک فارسی اور عربی کے الفاظ کس کثرت سے زبان میں داخل ہو گئے تھے۔

قطب شاہی اور عادل شاہی عہد

سولہویں صدی میں جبکہ یہ مخلوط زبان شمالی ہند میں معاشرتی اور جذباتی زبان کی حیثیت سے ترقی کر رہی تھی۔ دکن

پندرہویں اور سولہویں صدی عیسوی کے زبان کا نمونہ ملاحظہ ہو

[۵] ازآبحیات۔ سکندر لودی کے عہد میں تعلیم عام کردی گئی تھی۔

[۶] **کبیر داس** ۔ دین گوایو دنی سے دنی نہ آیو ہاتھ ✦ پیر کلہاڑی ماریو گا پھل دعافل اپنے ہاتھ
کبیر سر یہ سرائے ہے کیوں سوے سکھ چین ✦ کوچ نگارا نقارہ اسانس کا باجت ہے دن رین
غوطہ مارا سِندھ میں موتی لائے پیٹھ ✦ وہ کیا موتی پائیں گے جو رہے کنارے بیٹھ ۔ وغیرہ۔

گرونانک ۔ سانس مانس سب جیو تمہارا تو ہے کھرا پیارا ✦ نانک شاعر یوں کہت ہے سچے پروردگار تو وغیرہ

جپ جی ۔ وارن جاؤں اوان ایک بار ✦ تو سدا سلامت جی نرنکار ۔ ۔ ۔ وغیرہ

میں نہ محض پورے طور پر بولی جاتی تھی بلکہ رفتہ رفتہ ادبی زبان ہوگئی تھی اور ریختہ کے نام سے پکاری جاتی تھی گولکنڈہ کے قطب شاہی خاندان کا پانچواں بادشاہ محمد قلی قطب[ؔ] شاہ فارسی اور ریختہ کا زبردست شاعر تھا۔ اسکا ایک مکمل دیوان جسمیں کم و بیش پچاس ہزار اشعار فارسی اور دکھنی زبان میں ہونگے ابتک موجود ہے۔ اِسکے بعد جتنے بادشاہ اس خاندان میں ہوئے وہ سب شاعر اور علم دوست تھے۔ بیجاپور[ؔ] میں اس زبان نے یہانتک ہر دلعزیزی حاصل کی کہ دفاتر شاہی تک اِسی زبان میں ہو گئے۔ عادِل شاہی خاندان کے کئی بادشاہ شاعر اور صاحب علم و فضل تھے۔ ریختہ کے شاعروں کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے۔ اور کثرت سے انعام اکرام دیتے تھے۔

سرکاری دفاتر مخلوط زبان میں

ابراہیم عادِل شاہ نے اس زبان کو یہانتک ترقی دی کہ اسکو عدالت کی زبان قرار دیا۔ اِن دونوں سلطنتوں کی ادب نوازی اور قدرشناسی نے سرزمین دکن میں کثرت سے شعرا پیدا کئے گھر گھر شاعری کا چرچا ہونے لگا۔ اِسوقت کے شعرا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی تکلیف نہیں ہے۔ بلکہ اس سے پہلے شعر گوئی

پندرھویں اور سولھویں صدی عیسوی کے زبان کا نمونہ ملاحظہ ہو

[ؔ] کفر ریت کیا ہور اسلام ریت ٭ ہر اک ریت میں عشق کا راز ہے ٭ میرا دل ہے زر الفت کا کارخانہ نہیں مجھکو بازار والا کی حاجت ٭ ہے یار گر بے زندہ دل تو توں ٭ یوں نام کہ جم ہو جام مینا معشوق وہی جو جبکی کمہ تھی ٭ خورشید جمال وام لیتا ٭ عبداللہ علی ولی کے صدقے معشوق سون خط مدام لیتا [ؔ] منتخب اللباب جلد سوم۔ فرشتہ

شروع ہو چکی تھی۔ علاوہ نظم کے نثر[۵] میں بھی اسی زمانہ میں کئی چھوٹے چھوٹے رسالے لکھے گئے۔

یورپ کا اثر زبان پر

یورپ سے جو قومیں اپنی قسمت آزمائی کے لئے بہ سلسلۂ تجارت سرزمین ہند میں آئیں انمیں سے بعض کی کوششیں تو نقش بر آب رہیں اور بعض کو کامیابیاں حاصل ہوئیں پرتگالی اقتدار ۱۵۴۰ء میں بہت بڑھ گیا تھا۔ اس قوم کے حکام اور تاجروں کے اثر سے پرتگالی الفاظ دکھنی زبان میں بکثرت داخل ہوئے۔ اور رفتہ رفتہ شمالی ہند میں بھی پہنچے اس مخلوط زبان میں یہ الفاظ کچھ اسطرح گھل مل گئے کہ دور حاضرہ کی روزمرہ میں پرتگالی[۶] الفاظ کی اچھی خاصی تعداد پائی جاتی ہے۔

سلاطین مغلیہ

اسی صدی کے وسط میں اکبر شمالی ہندوستان میں جلوہ افروز تخت جہانبانی ہوا۔ صلح کل اسکا مذہب اور تسخیر قلوب اسکا ایمان تھا۔ مساوات اور مذہبی رواداری اسکی حکومت کی جان تھی۔ اس کے عہد میں ہندو مسلمانوں کے درمیان رشتۂ اتحاد و ارتباط اور سلسلۂ اخوت میں نہایت استحکام اور استقلال ہوا اسکا ایک طرف تو اخلاق طرز بود و باش۔ ادب۔ لباس۔ اور دیگر شعائر پر بیّن اثر پڑا اور دوسری

۵۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر ۱

۶۔ پیرنگ۔ چابی۔ چا۔ اچار۔ اننّاس۔ پادری۔ پاؤ روٹی۔ مستری۔ نیلام۔ بالٹی الماری تمباکو وغیرہ۔

اکبر کے عہد میں زبان کی ترقی کے اسباب

جانب زبان کو روزافزوں ترقی نصیب ہوئی۔ علاوہ ازیں قلعہ میں اُس نے ایک زنانہ بازار قائم کیا جسمیں عجمی عربی۔ ترکی اور ہندی عورتیں اپنی اپنی دوکانیں سجاتی تھیں۔ بیگمات شاہی۔ اُمرا کی بیبیاں شہزادیاں اور محل کی تمام عورتیں اپنے اپنے پسند کی چیزیں خریدتی تھیں۔ اس خرید و فروخت کے سلسلے میں باہمی گفتگو کرنیکا موقع ملتا تھا اور وہ زبان جو مردوں کے باہمی ارتباط سے باہر تیار ہو چکی تھی۔ عورتوں اور بچوں میں بھی پھیلنے لگی۔

بابا تلسی[۱] داس برہمن ساکن ضلع باندہ جنہوں نے سترہویں صدی عیسوی میں راماین کا ترجمہ بھاشا میں کیا ہے اسی عہد کے شاعر ہیں۔ اون کے دہروں میں فارسی۔ عربی کے الفاظ کی کافی تعداد ہے اسی زمانہ میں سورداس[۲] جی نے کرشن جی کے حال میں نظم لکھی انمیں بہت سے پد ایسے ہیں جنمیں فارسی۔ عربی کے الفاظ ملتے ہیں۔

سولہویں اور سترہویں صدی عیسوی کی زبان کا نمونہ

[۱] تلسی داس۔ مایا کو مایا ملے کر کر لمبے ہاتھ ۔ تلسی داس گریب (غریب) کی کوئی نہ پوچھے بات
گنی گریب گرام نرناگر ٭ پنڈت موڑھے ملیں او جاگر۔۔۔۔ الخ

[۲] سورداس۔ مایا دہام ۔ بن دنتا باندھیوں ہوں اس ساج (ساز)
سنت سبھی تبانت ہوں تو نہ آیو باج (باز)۔۔۔۔۔ الخ

عہد جہانگیر کی تصانیف

دکن میں ریختہ کی شاعری کو روز افزوں ترقی ہوتی رہی۔ علاوہ نظم کے نثر کی جانب بھی بعض نے جہانگیر کے عہد حکومت میں توجہ کی اِسی عہد میں شجاع الدین[۵۱] نوری ہاشم بُرہان پوری۔ کاظم علی رام راؤ۔ اور سیوا نے مرثیہ گوئی میں نام پیدا کیا غوّاصی نے طوطی نامہ[۵۲] نخشبی کا ترجمہ کیا جسکا ایک مصرعہ ریختہ میں اور ایک فارسی میں ہے۔

شاہجہاں کے عہد میں زبان کا نام اردو ہوا

جہانگیر کے زمانے میں کئی کتابیں[۵۳] نظم و نثر میں لکھی گئیں۔ شاہجہاں[۵۴] کے عہد حکومت میں جب نئی دہلی تیار ہوکر دارالخلافت قرار پائی۔ تو ایرانی تُرکی۔ عربی۔ ہندی۔ اہلِ سیف۔ اہلِ قلم۔ اہل حرفہ اور تجّار غرض ہر مُلک اور ہر پیشہ کے لوگ آکر جمع ہوئے۔ ایک جگہ رہنے کی وجہ سے ریختہ میں نمایاں ترقیاں ہوئیں۔ اُردو ترکی زبان میں بازار لشکر کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بولی اُردوے شاہی میں شہر پناہ کے اندر بولی جاتی تھی۔ اس لئے اسکا نام بھی اُردو ہوا اور اُسوقت سے برابر اردو کے نام سے موسوم

سولہویں اور سترہویں صدی عیسوی کی زبان کا نمونہ ملاحظہ ہو

[۵۱] یہ مراثی اڈنبرا یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہیں۔ حوالہ داستان اُردو چند شعر یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔ کربلا میں تھا حسین ابنِ علے ۞ آج غم ہے گا نہیں ایام کا

اے نابکاران دین کا چہتر گرانا کہاں روا ۞ سرور نبی کی آل کون یو دُکھ میں ہنانا کہاں روا

[۵۲] انڈیا آفس میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر ۱

[۵۳] ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر ۱

[۵۴] از آبحیات۔

ہوئی۔ شاہجہاں کے عہد میں اُردو کو بہت وسعت ہوئی۔ شعرائے دکن نے دکھنی اور فارسی کو اس طرح ترکیب دیا کہ زبان میں خاص لطف پیدا ہوگیا۔ اِس کے عہد[۱] میں اُردو نظم و نثر کی کئی کتابیں تصنیف ہوئیں۔ اِس زمانے میں اُردو کا جو زور تھا اُسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ فارسی زبان کے شعرا نے بھی اُردو الفاظ اپنی نظموں میں استعمال کئے محسن کشمیری اور کلیم کے یہاں اِسکی مثالیں ملتی ہیں۔

اورنگ زیب کے عہد کی ترقیاں

شاہجہانی عہد کے آخر اور عالمگیری عہد کے آغاز میں سلطنت مغلیہ اپنے اوج کمال پر تھی۔ کابل سے لیکر خلیج بنگال اور کشمیر سے راس کماری تک عالمگیری حکومت کا دور دورہ تھا۔ فاتحوں کے تلوار کے ساتھ تیغ زبان بھی اپنا سکہ بٹھاتی گئی تھی۔ اس کے عہد[۲] میں نظم و نثر دونوں میں کتابیں لکھی گئیں۔ شعرا نے زبان کی صفائی اور درستی میں سعی بلیغ کی۔ ولی اس عہد کے دور آخر کا شاعر

سترہویں اور اٹھارہویں صدی عیسوی کے کلام کا نمونہ ملاحظہ ہو

(شعور) برسات میں نہ دیکھا نظر بھر کر آفتاب ✤ روشن یہ ہے کہ عاشق ہوا تجھ پر آفتاب

[۱] و [۲] مختلف مقامات پر قلمی نسخے موجود ہیں ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر ۔

ہے۔ دکن میں پیدا ہوا اور دہلی بھی آیا۔ اس کے کلام[۵] کا ایک حصہ ایسا ہے۔ کہ اوسمیں اور آجکل کی زبان میں فرق کرنا مشکل ہے۔

ان مختصر حالات و واقعات سے اُردو کی ابتدا اور بارہویں۔ تیرہویں چودہویں۔ پندرہویں۔ سولہویں۔ سترہویں۔ اور اٹھارہویں صدیوں کے زبان اور کلام کے جو نمونے پیش کئے گئے ہیں اون سے اُردو زبان کی تدریجی ترقّی اور آخری صدی اور اس سے ماقبل کے صدیوں کی زبان کا فرق صاف طور پر نمایاں اور ظاہر ہوتا ہے۔

اردوے قدیم اور اردوے جدید

ہر زندہ زبان خواہ وہ کسی مُلک کی ہو یا قوم کی ایک جگہ قائم نہیں رہ سکتی۔ توسیع و ترقّی تغیّر و تبدّل اس کے لئے لازمی ہیں اہلِ سخن ہمیشہ سلاست و صفائی پیدا کرنے کے کوشاں رہتے ہیں۔ غیر مُلک سے جو الفاظ تجارت یا میل جول کے سلسلہ میں آتے ہیں وہ اسمیں گھلتے ملتے رہتے ہیں۔ فارسی زبان اسکی صحیح مثال ہے۔ قدیم فارسی جو ژنداوستا کی ہے اوسکے سمجھنے والے آج

سترہویں اور اٹھارہویں صدی عیسوی کے کلام کا نمونہ ملاحظہ ہو

[۵] ملاحظہ ہو۔

مفلسی سب بہار کھوتی ہے ٭ مرد کا اعتبار کھوتی ہے

صحن گلشن میں جب خرام کیا ٭ سرو آزاد کو غلام کیا

اِک دل نہیں آرزو سے خالی ٭ ہر جا ہے محال اگر خلا ہے

اے وؔلی رہنے کو دنیا میں مقام عاشق ٭ کوچہ یار ہے یا گوشہ تنہائی ہے

مشکل سے ملتے ہیں علوم و فنون اور ادب کا خزانہ لئے جو زبان میٹھی ہے اوسکو ادبی اور علمی فارسی کہتے ہیں۔
دور حاضرہ کی زبان فارسی جدید کے نام سے پکاری جاتی ہے اور علمی فارسی سے کسی قدر متبائن ہے۔ عربی کا بھی یہی حال ہے۔ اسلام کے پہلے اور بعد کا ادب علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا۔ موجودہ عربی کا رنگ قدیم عربی سے جُدا ہے۔ انگریزی زبان بھی اِس قسم کے تغیّرات سے خالی نہیں رہی۔ بارہویں صدی کی انگریزی عبارتیں اسوقت مشکل سے سمجھ میں آتی ہیں۔ موجودہ صورت جو انگریزی زبان کی ہے وہ ایک ہزار برس کی مسلسل تدریجی ترقیوں کے بعد پیدا ہوئی ہے۔ کیونکر ممکن تھا کہ ہماری زبان جو روز چولا بدلتی اور آئے دِن نئے لفظوں کو مہمان کرتی تھی تغیرات سے پاک رہتی۔ زبانْ تحریری ہو یا تقریری جملوں اور فقروں کے مجموعے کا نام ہے۔ جملوں اور فقروں کے دو بڑے جُزو اسم اور فعل ہیں۔ باقی چیزیں انہیں کے ضمن میں آتی ہیں۔ موجودہ زبان اُردو میں اسوقت جو اسم[1] ہیں وہ زیادہ تر فارسی اور عربی سے لئے گئے ہیں

---

[1] اسم = کُرتا۔ رومال۔ تکیہ۔ دوشالہ۔ رکابی۔ گلاب۔ قلم۔ مربی۔ شمع۔ بادام۔ پستہ منقے۔ انجیر۔ سیب۔ انار۔ دلاّل۔ مزدور۔ وکیل۔ لحاف۔ چادر۔ چہرہ۔ مزاج۔ برف۔ قمری۔ کبوتر۔ صندوق وغیرہ۔

اور جو فعل ہیں وہ یا تو سنسکرت اور پراکت سے لئے گئے ہیں یا پراکرت اور فارسی[۵] الفاظ کو ترکیب دیکر بنائے گئے ہیں۔ اب رہے متعلقات وہ دونوں میں مشترک ہیں۔ زبان اُردو پر ابتدا میں مقامی زبانوں کا اثر زیادہ تھا جیسے جیسے غیر زبانوں کے الفاظ ملتے گئے ویسے ویسے اسکی شکل بدلتی گئی۔ چنانچہ ولی سے پہلے کا کلام کہیں تو ایسا صاف ہے کہ آجکل کی زبان کا دھوکا ہوتا ہے۔ اور کہیں پُرانے الفاظ اور دقیانوسی محاورات نے ایسا غیر مانوس بنا دیا ہے کہ اس وقت کے اُردو داں مشکل سے سمجھ سکتے ہیں۔ ولی کے یہاں خود اس قسم کا کلام موجود ہے۔ مگر اُردو وہ بھی ہے اور آجکل کی زبان بھی صرف فرق اتنا ہے کہ وہ پُرانی ہے اور یہ نئی ہے۔ اس بنا پر اٹھارہویں صدی عیسوی سے پہلے کا جتنا کلام ہے۔ وہ سب اُردوئے قدیم ہے۔

اُردوئے قدیم کی تصانیف کا ذخیرہ جو دستیاب ہو سکا ہے۔ اُسمیں سے چند کتابوں کی فہرست ضمیمہ نمبر ۱ میں درج کرتا ہوں۔ اٹھارہویں صدی سے دورِ جدید کا آغاز ہوتا ہے اور رنگ زیب

---

[۵] فعل۔ انکار کرنا۔ قبول کرنا۔ منظور کرنا۔ فکر کرنا۔ پشیمان ہونا۔ غصہ ہونا۔ خفا ہونا۔ دق ہونا۔ غمگین ہوتا۔ انتظار کرنا۔ بخشنا۔ لرزنا۔ شرمانا۔ قبول کرنا۔ فرمانا وغیرہ۔

کے آخری عہد کے شعرا کا کلام جسمیں وَلی بھی شامل ہے۔ اگر غور سے دیکھا جاے تو معلوم ہو جائیگا کہ زبان نے کِس سُرعت کے ساتھ ترقّی کی اور کہاں سے کہاں پہونچ گئی۔

اُردوے جدید کی نظم و نثر

محمد شاہ کے عہد میں (۱۷۱۹ء) جب سلطنت مغلیہ میں بمصداق "ہر کمالے را زوالے"، ضعف کے آثار پیدا ہو گئے تھے۔ اُردو کے شباب کا آغاز تھا۔ وَلی جو اُردو شاعری کا باپ خیال کیا جاتا ہے اورنگ زیب کے آخری عہد میں ہوا۔ اِس نے فارسی کا رنگ اُردو شاعری کی رگ رگ میں دوڑانا شروع کیا اُردو جو ایک زمانہ تک انقلابی حالت میں رہی۔ شعرا کے صدیوں کی مسلسل محنت اور جانفشانی سے منجھ کر صاف اور درست ہو گئی تھی۔ اور اِس قابل ہو گئی تھی کہ نثر و نظم دونوں میں ادبی مضامین اچھی طرح ادا کر سکے۔ دکن میں نثر میں پہلے ہی سے کتابیں لکھی جا چکی تھیں۔ اب شمالی ہند میں بھی اسطرف توجہ کی گئی۔ چنانچہ ۱۷۳۲ء میں فضلی نے اپنی "دہ مجلس" کا دیباچہ[۱] اردو نثر میں لکھا۔ کچھ دنوں

---

[۱] ملاحظہ ہو۔ پھر دل میں گذرا کہ ایسے کام کو عقل چاہیئے کامل۔ اور مدد کسو کی طرف ہوئے شامل۔ کیونکہ بے تائید صمدی اور بے مدد جناب احدی۔ یہ مشکل صورت پذیر نہ ہووے اور گوہر مراد رشتۂ امید میں نہ آوے۔

کے بعد سوؔدا نے مثنوی[۵] شعلۂ عشق کے مضمون کو نثر میں ادا کیا۔ مگر اُردو شاعری نے لوگوں کے قلوب کو اس طرح مسخر کر لیا تھا کہ نثر نگاری کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی گئی جو کتابیں اس زمانہ میں دکھن اور شمالی ہند میں نثر میں لکھی گئیں اُنکی فہرست بھی ضمیمہ نمبر[۱] میں درج ہے۔ اٹھارہویں صدی میں کثرت سے شعرا پیدا ہوئے ان سبھوں نے اُردو پر فارسی کا رنگ چڑھا کر زبان میں قوّت ترکیب میں حُسن۔ بیان میں شیرینی اور تشبیہہ و استعارہ کی رنگینی پیدا کی۔ قصیدہ گوئی میں سوؔدا۔ غزل گوئی میں میرؔ۔ مثنوی میں میر حسنؔ۔ ریختی میں رنگینؔ۔ صوفیانہ شاعری میں دردؔ نے بقائے دوام کی سند حاصل کی انہیں شعرا کی محنتوں کے صدقے میں دہلی کی زبان معتبر اور غیروں کے لئے باعث تقلید قرار پائی۔ اس عہد کے قریب قریب سب شعرا کا مطبوعہ کلام بازار میں ملتا ہے۔

اٹھارہویں صدی کی اخیر میں شعرا نے نثر نگاری کی طرف بھی خاص توجّہ کی اور اس وقت سے نظم و نثر دونوں دوش بدوش ترقی کے میدان میں قدم بڑھاتی رہیں۔ ۱۷۹۸ء میں میر محمد عطا حسین خاں تحسین نے ”چار درویش“ کا قِصہ اُردو میں لکھ کر نوطرز مرصع نام

---

[۵] ملاحظہ ہو۔ ضمیر میز پر آئینہ داران معنی کے مبرہن ہو کہ محض عنایت حق تعالیٰ کی ہے کہ طوطی ناطقہ شیریں سخن ہوا۔ پس یہ چند مصرعہ کہ از قبیل ریختہ در ریختہ خامۂ دو زبان بائی سے مسوّدٔ کاغذ پر تحریر پائے لازم ہے کہ تحویل سخن سامعہ سنجان روزگار کردں۔

رکھا اسی زمانے میں ایک قدرتی سامان نثر کی ترقی کا یہ ہوا کہ بعہد لارڈ ولزلی گورنر جنرل ہند فورٹ ولیم کالج میں اُردو کتابوں کی تصنیف تالیف کا ایک سررشتہ بماتحتی ڈاکٹر جان گلکرسٹ قائم ہوا۔ اُردو حکومت برطانیہ کی توجہ اور ڈاکٹر صاحب موصوف کے باراحسان سے کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔ ڈاکٹر صاحب کی کوشش سے اُردو نثر نے تھوڑے دِنوں میں حیرت انگیز ترقی کی جو کتابیں اس سررشتہ میں تیار ہوئیں اونکی فہرست ضمیمہ نمبر ۲ میں درج کرتا ہوں علاوہ اِن کتابوں کے اور کتابیں بھی مُلک کے فضلا و کملا نے لکھیں جنمیں قرآن شریف کا ترجمہ جو مولانا عبد القادر صاحب نے ۱۸۰۳ء میں کیا اور قواعد اُردو جو میر انشا اللہ خاں نے اِسی سنہ میں تیار کی اور اُردو کے رسالے جو مولوی اسمعیل نے اہل اسلام کے لئے لکھے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

نظم بھی خاموش نہیں رہی۔ جرات۔ مصحفی۔ انشا۔ نظیر اکبر آبادی ذوق۔ مومن۔ ناسخ۔ آتش۔ وزیر۔ وغیرہم نے زبان کی اصلاح اور ادب کی ترقی میں جو کام کیا ہے وہ ایک مستقل مضمون چاہتا ہے شاہان اودھ کی قدر دانی کیوجہ سے دہلی[۱] کے بعض نامی شعرا بھی لکھنؤ چلے آئے تھے۔ شعرائے لکھنؤ نے زبان کے اصول بنائے اور اوسکی

---

[۱] میر حسن۔ میر تقی میر۔ مرزا محمد رفیع سودا۔ جرأت وغیرہ۔

ایسی شیرازہ بندی کی کہ شاعروں کی زبان صحیح اُردو کا معیار قرار پائی۔ اسوقت سے لکھنؤ کی زبان کا بھی وہی مرتبہ ہوگیا جو دہلی کی زبان کا تھا۔ اور دونوں مقامات کی زبان ٹکسالی اور دوسروں کے لئے قابلِ تقلید مانی گئی۔

۱۸۳۵ء میں دفاترِ سرکاری میں بھی اُردو رائج ہوگئی۔ اور چند دنوں کے بعد تمام دفتر اُردو میں ہوگئے۔ ۱۸۳۶ء میں اُردو کا پہلا اخبار دہلی سے مولانا محمد حسین آزاد کے والد ماجد نے نکالا۔ ۱۸۳۹ء میں گلزارِ نسیم نظم کی گئی۔ جسکا جواب اسوقت تک نہ ہوسکا۔

دہلی سوسائٹی

۱۸۴۰ء میں دہلی میں ایک سوسائٹی اس غرض سے قائم کی گئی کہ علم وفن کی کتابیں اُردو میں ترجمہ اور تالیف کرے اسپرنگر صاحب اس سوسائٹی کے سکرٹری مقرر ہوئے اور مولوی امام بخش صہبائی۔ مولوی کریم الدین۔ فلکس بوترو۔ ماسٹر رامچندر۔ مولوی سبحان بخش۔ مولوی احمد علی۔ سید محمد باقر۔ مولوی نور محمد۔ مولوی مملوک علی۔ خان بہادر شمس العلما مولوی ذکاء اللہ وغیرہم اسکے ممبر قرار پائے۔ اس سوسائٹی نے نہایت سرگرمی سے کام کیا۔ اور بہت سی کتابیں علوم و فنون کی تیار کیں۔ اگرچہ غدر نے اس سوسائٹی کو تباہ کردیا۔ لیکن اسکے ممبران میں سے اکثر لوگ انفرادی حیثیت سے برابر کتابیں لکھتے رہے۔ جو کتابیں ان لوگوں کی کوشش سے تیار ہوئیں۔ اُنکا بڑا حصہ لوگوں کی کم توجہی اور امتدادِ زمانہ سے مفقود ہوگیا۔ اس زمانے میں ملک کے اور حصوں میں بھی فضلاء نے مختلف مضامین پر کتابیں

لکھیں۔ جو کتابیں غدر تک اُردو میں تصنیف و تالیف اور ترجمہ ہوئیں اونمیں سے کچھ کتابوں کی فہرست جنمیں دہلی سوسائٹی کی بھی چند کتابیں شامل ہیں ضمیمہ نمبر۳ میں درج کرتا ہوں۔ اس ضمیمہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہندو مسلمان اور عیسائیوں کی متفقہ کوشش سے تاریخ۔ جغرافیہ۔ حساب۔ طبعیات۔ فلسفہ۔ نجوم و ہئیت۔ منطق۔ معاشیات۔ جبر و مقابلہ۔ اقلیدس۔ زراعت اور قواعد وغیرہ میں کتابیں تیار ہوگئیں۔ عربی و فارسی۔ سنسکرت اور انگریزی کی بعض کتابوں کے ترجمے بھی ہوے۔ ادب کے مختلف شعبوں میں بھی کتابیں لکھی گئیں۔

ڈی ٹاسی کی راے

گارسن[۱] ڈی ٹاسی نے اپنے خطبہ سوم میں بیان کیا ہے "۱۸۵۲ء کے آغاز میں ممالک مغربی و شمالی میں ۳۴ سنگی مطبع تھے۔ جنمیں ہندوستانی کتابیں شائع ہوتی تھیں اور ۳۱ ہندوستانی رسالے اور اخبار نکلتے تھے"۔ اسی خطبہ میں ایک دوسرے مقام پر بیان فرماتے ہیں۔ "حضرات! میں نے اس سے قبل آپ کے سامنے کئی مرتبہ ہندوستانی علم ادب اور اوسکی مختلف شاخوں کی کی نسبت تقریر کی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس زبان کی تاریخ کی پہلی جلدیں میں نے سات سو پچاس[۵] مصنفوں اور آٹھ سو سے زیادہ

---

[۱] ۔ ملاحظہ ہو۔ ترجمہ خطبہ سوم و چہارم رسالہ اُردو بابت ماہ جولائی ۱۹۲۳ء۔

کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ اِسکی تیسری جلد میں جسکے طبع ہونے میں بعض وجوہ سے تاخیر ہو گئی ہے۔ میں اس سے دو چند جدید مصنفوں کا اور اُسی قدر کتابوںکا احوال لکھوں گا۔"

یہ دیکھکر ہندوستانیوں میں اگر مسرت تیز نخوت پیدا ہو تو تعجب نہیں ہے کہ وہ زبان جو ابتدا میں نہایت کم مایہ اور کم حیثیت تھی اور جو رفتہ رفتہ کاروباری۔ معاشرتی جذباتی۔ ادبی اور علمی مدارج کو طے کرتی اور تدریجی ترقی کرتی ہوئی اس پایہ کو پہونچی ہے کہ ملک کی مشترکہ واحد زبان ہو کر کشمیر سے راس کماری اور ہندوکش سے خلیج بنگال تک بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ اور جسکو حکومت نے بھی عدالتی زبان قرار دیا اصل میں ہندو مسلمان کے باہمی اتحاد و ارتباط۔ رواداری اور خلوص کی گرانقدر یادگار ہے اور اس کے لٹریچر کی تیاری میں ہندو مسلمان اور عیسائی تینوں نے اپنا خونِ جگر بقدر اپنے اپنے حوصلے کے صرف کیا ہے۔ اِس موقع پر مزید اطلاع کے لئے میں ذیل میں چند یورپین مصنفین کی رائیں درج کرتا ہوں۔

غیر ممالک کے فاضلوں کی رائیں

جارج کیمبل[1] مصنف "انڈیا آنیرائٹ سے بی" نے ہندوستان کی مشترک تعلیمی زبان کے بارے میں لکھا ہے۔ "ہندوستانی ملک کے اکثر طبقوں میں عام طور پر بولی جاتی ہے۔ اور اس

---

[1] ملاحظہ ہو انڈیا اینرائٹ سے بی مطبوعہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۲۰۷-۲۰۶

سے زیادہ عام طور پر سمجھی جاتی ہے۔ مسلمان جنکی ہم سے کہیں زیادہ تعداد ہندوستان میں آئی۔ اور جنہوں نے اپنی تحریری زبان کو ایک حد تک فارسی رکھا بول چال میں عام طور پر ہندوستانی ہی کو استعمال کرتے تھے اور یہی ہندوستان کی عام زبان قرار پائی۔ البتہ انھوں نے اسمیں بیرونی الفاظ کی ایک کثیر تعداد داخل کردی ہے جیساکہ ہمکو بھی وقتاً فوقتاً انگریزی الفاظ کی آمیزش کرنی پڑتی ہے۔ اور آیندہ کرنی پڑیگی۔ ......

ان لوگوں کے لئے بھی جو ہندوستانی اچھی طرح نہیں سمجھتے ایک ایسی زبان کا انتخاب کرلینا جسکو اونکے گرد و پیش کے لوگ عموماً بولتے ہوں اور جسکا ایک بڑا حصہ ہندوستان کی تمام زبانوں میں شامل ہو (یعنی ہندوستانی زبان) کہیں زیادہ آسان ہے بہ نسبت اسکے کہ وہ ایک ایسی زبان سیکھیں جو بالکل غیر مانوس اور اجنبی ہو۔

مَیں تجویز کرتا ہوں کہ تمام اعلیٰ مدارس میں ...... ہندوستانی ہی عام زبان ہونی چاہئے۔ اور زبانیں بھی جہانتک ضرورت ہو سکھائی جائیں ..... بغیر کسی مشترک زبان کے ترقی کرنا محال ہے"

ایک دوسرے موقع پر اسی مصنف نے لکھا ہے۔

" ہندوستانی جیساکہ میں نے کہا ہے ہندوستان کی مشترکہ زبان ہے۔ اس حیثیت سے تمام اعلیٰ طبقوں میں بلکہ میں یہ کہونگا کہ تمام ادنیٰ طبقوں میں بھی (سپاہی ملازم وغیرہ) تمام مسلمانوں اور ہندوستان میں

رہنے والے تمام یورپینوں میں عام طور پر بولی جاتی ہے اور اسمیں قبول الفاظ کی ایک ایسی خصوصیت ہے کہ میں نے کسی اور زبان میں نہیں دیکھی ہے"۔

گارسن ڈی تاسی صاحب اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں[۵]۔

"اردو زبان نے ہندوستان میں وہی مرتبہ حاصل کیا ہے جو فرانیسی زبان نے یورپ میں۔ یہ وہ زبان ہے جو بکثرت استعمال میں رہتی ہے۔ یہ عدالت اور شہر دونوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اہلِ علم اپنی تصنیفات اور شعرا اپنی غزلیں اسی زبان میں لکھتے ہیں۔ یورپین سے گفتگو کرنے کا وسیلہ بھی یہی ایک زبان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہندو لوگ اردو ہر جگہ نہیں سمجھتے مگر بہی صورت تمام ملک کی زبانوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ برٹین کے (جو فرانس ہی کا ایک صوبہ ہے) کسان خواہ پراونشل ہوں یا ایسا شین فرانیسی زبان نہیں سمجھتے تو کیا یہ اس بات کی دلیل قرار پاسکتی ہے کہ فرانیسی صوبہ کی عدالتوں اور سرکاری دفاتر میں نہ استعمال کیجائے"

"اردو ہندوستان کے ہر قصبہ اور قریہ میں سمجھی جاتی ہے۔ باوجودیکہ وہاں اور بھی زبانیں بولی جاتی ہیں، شمالی مغربی صوبہ اور اودھ کی تو یہ خاص زبان ہے۔ یہ صرف ہندوستان کے اندر ہی

---

[۵] ملاحظہ ہو خطبہ ۹، دسمبر ۱۸۶۱ء

محدود نہیں ہے۔ بلکہ بلوچستان اور دیگر ممالک میں جو ہند سے ملحق ہیں سمجھی جاتی ہے۔ یہ امر مشہور و معروف سیاحوں کی بیان سے پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے“

بجے بیمز مصنف ”انڈین فائلالوجی“ فرماتے ہیں[۵۱]۔

”میں اس کو (اردو کو) مختلف گروہوں کی بڑی اور وسیع زبان کی نہایت ہی ترقی یافتہ اور متمدن صورت خیال کرتا ہوں صرف یہی نہیں کہ یہ ایک فصیح، سلیس اور وسیع زبان ہے بلکہ اسمیں وادیِ گنگا کی بسنے والی قوموں کی زبان کی اصلی ترقی ظاہر ہو سکتی ہے“

غدر کے بعد اردو لٹریچر کی ترقی

غدر کے بعد سے اردو لٹریچر میں سرعت کے ساتھ ترقی ہونے لگی سنہ ۱۸۶۴ء[۵۲] میں سرسید مرحوم نے ایک ”سائنٹفک سوسائٹی“ علیگڈھ میں دہلی سوسائٹی کی طرز پر قائم کی۔ اس نے کئی مفید کتابیں شائع کیں۔ علوم و فنون کی کتابیں ملک کے گوشہ گوشہ سے شائع ہونے لگیں۔

صنعت و حرفت۔ تجارت اور کھیل تماشے پر بھی کتابیں لکھی گئیں۔ طب اور زراعت پر بھی کتابیں تیار ہوئیں۔ غالب نے

۵۱۔ ملاحظہ ہو رسالہ بنگال ایشیاٹک سوسائٹی جلد ۳۵ سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۰

۵۲۔ یہ سوسائٹی پہلے غازی پور میں قائم کی تھی۔

"مکاتبہ کو مکالمہ" بنا دیا۔ رتن ناتھ سرشار نے فسانہ نویسی میں طرز جدید پیدا کی۔ مولوی ذکاء اللہ اور نذیر احمد نے علمی سرمایہ بہم پہونچایا اور تعلیم نسواں کے لئے کتابیں لکھیں سرسید اور محسن الملک نے اخلاقی مضامین سے اُن دو کو مالا مال کیا عبدالحلیم شرر اور رسوا نے ناول نویسی اختیار کی۔ احسن۔ ظریف۔ حشر اور بیتاب نے ڈرامے تیار کئے۔ مولانا شبلی نعمانی نے تاریخ و سوانحمریاں لکھیں اور تنقید کے راستے دکھائے۔ غدر کے بعد سے اونیسویں صدی کے آخر تک کا زمانہ ایسا ہے کہ اسمیں ہزارہا مصنفین پیدا ہوئے جنکی تصنیفات میں مسجع مقفٰے اور عاری اور اون کے تحت میں عالمانہ۔ صوفیانہ۔ ظریفانہ۔ ناولانہ اور سنجیدہ طرز تحریر۔ ڈرامے اخبار و رسائل اور عورتوں کی زبان۔ غرض ہر رنگ اور ہر قسم کی عبارت موجود ہے شعرا بھی زبان کی صفائی اور ترتیب۔ تراش و خراش۔ اصلاح و درستی اور توسیع و ترقی میں مثل شعرائے ماسبق کے مصروف و مشغول رہے۔ اگرچہ ہر صنف شاعری میں کچھ نہ کچھ ہوتا رہا مگر غزل گوئی کی جانب شعرا نے خاص طور پر توجہ کی غالباً یہ اسوجہ سے کیا کہ غزل جملہ اصناف شاعری میں سب سے زیادہ مشکل صنف ہے۔ دو مصرعوں کے اندر واردات قلبی۔ نازک اور لطیف تخیل۔ حسن و عشق کے اثرات اور زندگی کے اہم مسائل کا عام فہم۔ نرم۔ سلیس اور شیریں زبان میں اس انداز سے ادا کرنا کہ سامع کی سمجھ میں فوراً آجائے آسان کام نہیں ہے۔

شعرا کی محنت سے یہ دقت بالکل رفع ہوگئی۔ اونکی متواتر کوششوں سے زبان میں ایسی صفائی اور مضمون اور اُسکے مناسب لفظوں کی ایسی فراوانی ہوگئی۔ کہ اب غزل سے زیادہ آسان کوئی صنف باقی نہ رہی۔ علاوہ ازیں غزل کے سوا کوئی دوسری صنف شاعری کی ایسی نہیں تھی۔ جسمیں ہر طبقہ کے لوگوں کو یکساں دلچسپی ہوتی۔ شعرا نے اس سے اُردو کو ہر دلعزیز بنا دیا اور سامعین کے دلوں کی رگوں کو ابھارنے اور شریفانہ جذبات کو زندہ رکھنے کا کام بھی لیا۔

میر انیس اور مرزا دبیر نے مرثیہ کو ایک طرف تو اخلاقی۔ ادبی اور علمی معلومات سے مالامال کر کے اُردو ادب کی روحِ رواں بنا دیا اور دوسری جانب رزمیہ شاعری (جو بہترین صنف شاعری خیال کیجاتی ہے) کا اضافہ کر کے اُردو ادب کو اس پایہ پر پہونچا دیا کہ امتیازی خصوصیتوں کے ساتھ دُنیا کے ہر لٹریچر کے سامنے پیش کیا جاسکے۔ ذوق نے قصیدے اس زور کے کہے کہ اُردو شاعری کی زمین کو آسمان بنا دیا۔ غالب نے فلسفیانہ خیالات سے اُردو کو معمور کر دیا محمد حسین آزاد اور حالی نے نظم میں جدید راستے پیدا کئے۔ اکبر نے ظریفانہ لباس میں حکیمانہ نکات پیش کئے۔ اقبال نے قوت فلسفہ عمل بیان کی۔ نثر کی طرح نظم میں بھی ہزارہا مصنفین ہیں جن میں اکثروں کے یہاں کچھ نہ کچھ نئی بات ہے۔ اگر اس زمانے کے نظم و نثر کے مصنفین کی محض نام ہی درج کئے جائیں تو ایک اچھا خاصہ رسالہ تیار ہو جائے جسکی گنجایش

اس رپورٹ میں نہیں ہے۔

اُردو ہندی کی نزاع

بیسویں صدی کے آغاز میں جبکہ اُردو کی بہار زوروں پر تھی بعض پولیٹکل مصالح نے اُردو اور ہندی کا جھگڑا پیدا کیا۔ ہندوستان کی آب و ہوا کا خاصہ ہے کہ جب پولیٹکل احساسات پیدا ہوتے ہیں تو قومی اور مُلکی مفاد کے خیالات ذاتی اور ملی فوائد کی خواہشات میں جذب ہو جاتے ہیں۔ یہی خود غرضیاں اور خانہ جنگیاں ہندوستان کی تباہی کا سبب زمانہ گذشتہ میں بھی ہو چکی ہیں۔ اب جبکہ نہ مُلک قبضہ میں ہے اور نہ تلوار کمر میں۔ تو تیغِ زباں اور نیزۂ قلم سے مُلک سُخن کی جیتی جاگتی تصویروں کو مجروح اور اتحاد و ارتباط باہمی کی بیش بہا یادگاروں کو برباد کرنیکا خیال پیدا ہوا۔ نزاع کے لئے اُردو محض مسلمانوں کی زبان بتائی گئی۔ اور ہندی ہندوؤں کی۔ مُلک میں ایسے ذی فہم اور مُنصف مزاج بھی موجود تھے جو پالیٹکس اور لٹریچر کو جُدا جُدا جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ علمی دائرے سیاسی کشمکش سے ہمیشہ پاک رہے ہیں۔ ہندوستان ہی میں ہندوؤں نے فارسی کی مستند کتابیں لکھی ہیں۔ دستور الصبیان۔ انشائے خرد افروز۔ انشائے بہارِ عجم وغیرہ جو فارسی درسیات میں داخل ہیں اہلِ ہنود کی تصنیف ہیں۔ ٹیک چند نے "بہارِ عجم" کی سی مستند کتاب لکھی۔ مسلمانوں نے بھی سنسکرت اور ہندی میں خامہ فرسائی کی۔ مَلِک محمد جائسی اور خانخاناں وغیرہ نے بھاشا میں قصّے اور دوہرے لکھے۔ انشا اللہ خاں نے

"رانی کیتکی کی کہانی"، لکھی جسمیں ایک لفظ بھی فارسی عربی کا نہ آنے دیا۔ بہت سے مسلمانوں نے بھاشا زبان میں شاعری کی۔ دور حاضرہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جنمیں سید موسیٰ رضا صاحب تخلص مسآ اور سید حسین صاحب تخلص بلّو۔ جو مچھلی شہر ضلع جونپور کے رہنے والے ہیں اور "نواب" جنکی سکونت مضافات الہ آباد میں ہے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ذی فہم حضرات کی وجہ سے اس تحریک کو زیادہ فروغ تونہ ہوا مگر رقابت سے آیندہ کے اندیشے پیدا ہو گئے۔

اُردو کی ترقی کے لئے انجمنیں

آغاز صدی سے کچھ دنوں کے بعد اُردو کی اشاعت و تبلیغ کے کئی دائرے ملک میں قائم ہو گئے ایک اُنمیں سے "انجمن ترقی اُردو" اورنگ آباد ہے جس نے ابتک کئی درجن کتابیں۔ علم الحیوانات۔ علم طبقات الارض۔ علم النفس۔ علم نباتات۔ علم معاشرت تاریخ اور ادب میں شائع کی ہیں۔ جنمیں سے چند کتابوں کی فہرست ضمیمہ نمبر ۱ میں درج ہے اس انجمن سے ایک رسالہ اُردو کے نام سے سال میں چار بار اپنے دامن میں معلومات کے بیش بہا جواہرات لیکر نکلتا ہے۔ اس انجمن کی سعی و کوشش سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ وہ منافرت جو ملک کے نوعمر انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب میں اُردو کی جانب تھی مبدل بہ موانست ہوتی جاتی ہے۔ دوسرا اور سب سے بڑا ادارہ "دار الترا جم عثمانیہ یونیورسٹی" حیدر آباد دکن ہے یہاں علم معیشت۔ تاریخ۔ منطق۔ اخلاقیات۔ نفسیات۔ مابعد الطبیعات۔ طبعیات۔

اقتصادیات۔ ریاضیات۔ علم الحیات۔ علم کیمیا وغیرہ کی انگریزی کتابوں سے اُردو میں تالیف اور ترجمہ کا کام نہایت سرگرمی سے ہورہا ہے۔ ادب کی جانب بھی توجہ کافی ہے۔ وضع اصطلاحات علمیہ کے لئے بھی ایک محکمہ قائم ہے۔ تین سَو کتابیں اِسوقت تک شائع ہوچکی ہیں انمیں سے چند کے نام اطلاع عام کے لئے ضمیمہ نمبر۵ میں درج کرتا ہوں جو کتابیں اِسوقت زیر طبع یا زیر تالیف و ترجمہ ہیں انکی فہرست بھی معہ ضروری اطلاع کے ضمیمہ نمبر۶ میں درج کرتا ہوں تیسرا مرکز "شبلی اکاڈمی" اعظم گڈھ ہے جہاں سے مذہبی کتابیں زیادہ تر اور دیگر علوم و فنون کی کتابیں بھی نکلتی رہتی ہیں۔ چوتھا مرکز دائرہ ادبیہ اور انجمن معین الادب لکھنؤ ہے۔ اوّل الذکر سے اکثر مُفید اور قدیم کتابیں نکلتی ہیں۔ اور ثانی الذکر زبان کی اصلاح اور حفاظت میں مصروف ہے۔ اس انجمن نے بہت بڑا کام یہ کیا کہ دہلی اور لکھنؤ کے شعرا میں جو اختلاف تھا اوسکو مٹا کر دونوں اسکولوں کو ایک حد تک ملا دیا اُردو کو ادبی زبان بنانے میں دکن ہی نے سبقت کی تھی اور آج بھی اس کے خزانے کو علمی جواہرات سے مالا مال کرنے میں دکن ہی کی سرگرمیاں کام کررہی ہیں۔ اُردو اور اردو دا پبلک نظام دکن خلد اللہ مُلکہٗ کی اس توجہ خسروانہ اور مراعات شاہانہ کا قرار واقعی شکریہ نہیں ادا کرسکتی۔

دورِ حاضرہ کی اُردو نے جسکی ابتدا اٹھارہویں صدی عیسوی

سے ہوتی ہے جو حیرت انگیز علمی اور ادبی ترقی سوا دو سو برس کے اندر کی ہے اوسکی مثال دُنیا کی کسی زبان میں مشکل سے ملیگی اٹھارہویں صدی میں نظم اور انیسویں صدی میں نظم و نثر دونوں کے خزانے میں ہر شعبہ کے بیش قیمت جواہر کچھ نہ کچھ آگئے۔ لٹریچر کی وسعت کی کوئی حد نہیں۔ نئے معلومات اور ایجادیں آئے دِن ہوا کرتی ہیں جنکی وجہ سے اِسکا ایک جگہ پر قائم رہنا بھی مشکل ہے اور نہ لٹریچر مستقل بالذات کوئی شے ہے۔ اسکی وسعت کا اندازہ اور زبانوں کے لٹریچر سے مقابلہ کرنے ہی پر ہوسکتا ہے۔ مقابلہ میں بعض شعبے جو ایک لٹریچر کے لئے مخصوص ہیں۔ دوسرے میں نہیں پائے جاتے۔ اِس بنا پر دُنیا کی کسی زبان کے لٹریچر کو پورے طور پر وسیع اور سرمایہ دار نہیں کہہ سکتے۔

اُردو بھی اِس عام خامی سے پاک نہیں ہے۔ سوا دو سو برس میں جو سرمایہ اس نے بہم پہونچایا ہے۔ اسکو سرسری طور پر بیان کرتا ہوں تاکہ اس کا ایک خاکہ ذہن میں قائم ہوجائے۔ اور یہ بھی اندازہ ہوجائے۔ کہ اُردو غیر زبانوں کے لٹریچر سے کہاں تک بہرہ یاب ہوئی ہے۔ جو کتابیں غیر زبانوں سے ترجمہ ہوئیں اُنمیں سے چند کتابوں کی فہرست ضمیمہ نمبر ۳ میں درج ہے۔

اُردو لٹریچر پر سرسری نگاہ

ادب۔ نظم میں۔ غزل۔ قصیدہ۔ مثنوی۔ رباعی۔ سلام۔ سوز۔ نوحہ مرثیہ۔ واسوخت۔ ریختی۔ ہجو۔ مذاقیہ نظمیں اور مستقل مضامین

پر نظمیں غرض ہر صنف کی شاعری موجود ہے۔ ایلیڈ۔ مہابھارت۔ آڈیسی۔ رامائن۔ شاہنامہ۔ پیراڈائز لاسٹ کا ترجمہ اُردو زبان میں ہو چکا ہے۔ گیٹے۔ لانگ فیلو۔ ساودی۔ شیلے۔ بائرن ورڈسورتھ۔ اور ٹینی سن کی چیدہ نظموں کا بھی ترجمہ اُردو میں ہوا ہے نثر میں اخلاق و مواعظ۔ قصص و حکایات۔ افسانہ طلسمات۔ تذکرہ و تبصرہ۔ قواعد تعلیم نسواں۔ ناول و ڈراما وغیرہ میں کتابیں موجود ہیں۔ رینالڈز۔ اسکاٹ۔ میری کوریلی۔ کونن ڈائل۔ اسٹیونسن۔ رانڈر ہیگرڈ۔ ہربرٹ شا کے بعض تصنیفات انگریزی سے بنکم چندر کی قریب قریب کُل کتابیں اور ٹیگور کے اکثر قصّے اُردو میں ترجمہ ہوئے ہیں۔

ڈرامے میں سکسپیر کے قریب قریب کُل اچھے ڈرامے اوتھیلو ہیملٹ (خونِ ناحق) کنگ لیر (سفید خون) دی ٹمپسٹ (بزم فانی) رومیو جولیٹ (انگشتری) سمبلائن۔ مرچنٹ آف وینس۔ (دلفروش) ونٹرس ٹیل (مرید شک) میثر فار میثر (شہید ناز) کامیڈی آف اررز (بھول بھلیاں) اور ایز یو لائک اِٹ وغیرہ۔ شیریڈن کے بعض ناٹک مثلاً اسپر حرص وغیرہ انگریزی سے اور شکنتلا ناٹک۔ میگھ دوت سنسکرت سے گیتانجلی اور چترا ٹیگور کی تصنیف سے ترجمہ ہو کر اُردو میں

آ گئے ہیں۔

فلسفہ ۔ علم النفس میں افلاطوں کے مکالمے ۔ ارسطو کے بعض قصے
چانکیہ کے نصائح کا انتخاب ۔ سینکا کے خیالات
Reflections برکلے کے مبادی و مکالمات ۔ لیبان
کی روح اجتماع The Crowd اور انقلاب اُمم
Psycology of the evolution of peoples
بیسن بیکن ۔ مل ۔ اسپنسر ۔ جیمس اور اسٹوارٹ کی تصنیفات کے
حصے اردو میں موجود ہیں۔

ریاضی ۔ جبر و مقابلہ ۔ اقلیدس ۔ حساب ۔ ہندسہ مجسمات
Solid Geometry علم حرکت و سکون Statics and
Dynamies ہندسی مخروطات Conix
ہندسہ تحلیلی Analytical Geometry اور مساحت وغیرہ
کی کتابیں موجود ہیں۔

جغرافیہ ۔ جغرافیہ عوالم ۔ جغرافیہ ممالک ۔ جغرافیہ صوبجات و شہور معہ
تمام ضروری اطلاعوں کے موجود ہیں۔

معاشیات ۔ مورلینڈ کی Introduction to Economy مل کی پولیٹکل
وسیاسیات اکانمی اور لاز آوف ویلیتھ قوانین دولت Laws of wealth
اقتصادیات مارلے کی علم السیاست اور رمی ٹی سینسز ۔
ارسطو کی پالیٹکس ۔ مل کی لبرٹی اور معلم السیاست

کرزن کی Persia ۔ Representative Government
مینرینی کی Duties of man شوسٹر کی فغان ایران
Strangling of Persia جیونز مارشل اور مارسین کی
کتابوں کے بعض حصّے ترجمہ ہو کر آ گئے ہیں۔

تاریخ وسیر۔ ہنٹر کی تاریخ ہند۔ پلیوٹارک کی مشاہیر یونان و روما
پالٹکس تھیکرا اور شوبل کی تاریخ یورپ۔ ویلز کی تاریخ روس۔
ایبٹ کی نپولین اعظم۔ گرین کی تاریخ انگلش پیپل۔ ونسنٹ
اسمتھ کی ہند قدیم۔ مالکم کی تاریخ ایران۔ گبن کی رومن امپائر
وغیرہ۔ انگریزی[۵۱] سے اور ابن خلدون۔ ابن خلکان۔ تاریخ
فرشتہ۔ تاریخ ابوالفدا۔ تاریخ طبری فارسی و عربی سے بکلے
کی تاریخ تمدن۔ گوبنرٹ کی تمدن عرب۔ لیباں کی تمدن
عرب لیکی کی تاریخ اخلاق یورپ ڈریپر کی Intellec-
tual Development of Europe کا ترجمہ موجود ہے۔

تعلیم۔ ہربرٹ اسپنسر کی کتاب کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

سائنس[۵۲]۔ ہکسلے۔ آرنٹ۔ مور۔ ڈنکن و اسٹارلنگ۔ گریگری اور ہڈ بے
بیلی پروسل۔ ڈارون۔ کوبن اور جے۔ وغیرہ کی کتابوں کا
ترجمہ ہو چکا ہے۔

۵۱۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر
۵۲۔ " " "

مذہب ۔ قرآن شریف ۔ گیتا ۔ پران ۔ مہابھارت ۔ رامائن ۔ انجیل اور توریت کے ترجمے موجود ہیں ۔ پیغمبر اسلام ۔ حضرت مسیح ۔ سری کرشن ۔ سری رامچندر ۔ گوتم بدھ ۔ گرونانک ۔ اور کبیرداس وغیرہ کی سوانح وتعلیمات ۔ ہندو سنیاسی اور مسلم اہل معرفت اور صوفیوں کی سوانحمریاں اور حالات ۔ اور مسلمانوں کے مذہب کی ہر شعبہ میں اُردو میں کتابیں موجود ہیں ۔

منطق ۔ قانون فِقہ ۔ طِب ۔ ڈاکٹری ۔ صنعت وحرفت وزراعت وغیرہ کی کتابیں بمقتضائے ضرورت غیر زبانوں سے ترجمہ ہوکر اُردو میں آگئی ہیں ۔ متذکرہ بالا کتب کے علاوہ طبعزاد تصنیفات اور تالیفات بھی بے شمار تعداد میں موجود ہیں ۔

اُردو لٹریچر میں جو سرمایہ اسوقت موجود ہے اس کا ایک گوشوارہ بناکر ضمیمہ نمبر میں پیش کرتا ہوں ۔ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ گوشواہ مکمل ہے ۔ اس لئے کہ دو مہینے کی قلیل مدت میں اُردو لٹریچر کے سرمایہ کو تمام وکمال تحقیقات اور تلاش سے قلمبند کرنا محال تھا ۔ مگر اتنا ضرور عرض کرونگا کہ ہر شعبہ کی کتابوں کی کم سے کم تعداد ضرور بتاتا ہے ۔ درسی کتابوں کو جنکی تعداد کئی ہزار کی ہے میں نے اس گوشوارہ میں شامل نہیں کیا ۔ اون کتابوں میں سے بھی جنکے نام گورنمنٹ گزٹ میں چھپا کرتے ہیں میں نے

بہت سی کتابوں کو جو میرے خیال میں معمولی تھیں گوشوارہ میں داخل نہیں کیا۔ اگر یہ سب کتابیں بھی شامل کیجائیں تو اُردو لٹریچر اُردو کا خزانہ کے سرمایہ کی موجودہ تعداد میں کئی ہزار کا اضافہ ہوجائیگا اُردو کے خزانے میں اسوقت پچپن[1] ہزار سے زیادہ الفاظ موجود ہیں۔ صرف برٹش ہندوستان میں اُردو[2] کے دوسو رسالے اور اخبار نکلتے ہیں۔ اور ہر سال کم سے کم چارسو کتابیں مختلف مضامین پر شائع ہوتی ہیں۔

(اس مختصر رپورٹ کے پڑھنے سے معلوم ہوجائیگا کہ اُردو کی حالت مثل اوس وسیع اور ناپید اکنار جنگل کے ہے جسمیں ہر قسم کے میوہ دار اور غیر میوہ دار درخت ہوں۔ پودے قرینہ اور بے قرینہ بڑھے ہوئے ہوں۔ ہر رنگ کے پھول کھلے ہوں۔ ہر وضع کی بیلیں پھیلی ہوں پانی ادھر اودھر بہ رہا ہو ناہموار زمین پر سبزہ لہلہاتا ہو۔ کہیں اشجار کے تراکم سے راستہ نہ ملتا ہو کہیں ریتی زمین ہو۔ کہیں چٹان ہو کہیں پہاڑی غرض نمونۂ قدرت باری ہو۔ ایسے جنگل کو کاٹ چھانٹ کر اور نئے درخت لگاکر باقاعدہ گلزار اور زمانۂ حال کے مذاق کے موافق چمن زار بنانا اکاڈیمی کی توجہ اور ملک کے ان باغبانوں پر منحصر ہے جنھوں نے اپنے خون جگر سے مدتوں چمنستان سخن کی آبیاری کی ہو۔ اس وقت اُردو کے ہر شعبہ میں جو کثیر ذخیرہ موجود

---

[1] یہ تعداد محض مفرد الفاظ و مصادر وغیرہ کی ہے اگر مرکبات و مشتقات بھی شامل کئے جائیں تو کئی لاکھ کی تعداد ہوجائیگی۔

[2] ملاحظہ ہو۔ اقتباس سالانہ رپورٹ گورنمنٹ آف انڈیا مطبوعہ لیڈر۔

ہے۔ اور جسمیں چمکتے ہوئے جواہرات بھی دکھائی دیتے ہیں وہ ایسا نہیں ہے کہ بغیر تنقیح۔ تجدید۔ تصحیف۔ تخفیف۔ ترمیم۔ ایزاد اور کافی دیکھ بھال کے کام میں لایا جاسکے۔ بعض شعبوں میں تصنیف کی ضرورت ہے اور بعض میں تالیف کی تالیف اور ترجمہ کرنے میں اس خیال کی بھی ضرورت ہے کہ مشرقی و مغربی دونوں لٹریچر سے بقدر ضرورت ایوان اُردو کی آراستگی کی جائے۔

مُلک کی کم توجہی اور اہلِ علم وفضل کی بے بضاعتی پر نظر کر کے میری رائے ہے۔

(۱) دارالتالیف | کہ تصنیف و تالیف کا کام بغیر کسی مستقل دارالتالیف کے اطمنانی طریقے پر حسب خواہش اور بکفایت نہیں ہو سکتا اس دارالتالیف میں مُلک کے فاضلین و کاملین بلا قید عُمر اور ڈگری کے یا تو تنخواہ پر مامور کئے جائیں یا جب تک یہ صورت نہ پیدا ہو بالمقطع معاوضہ پر جسکی ادائیگی یکمشت یا باقساط کیجائے مقرر کئے جائیں اگر ان حضرات کے ایک جگہ جمع ہونے میں بھی کسی قسم کی دقت ہو تو اونکو فی الحال اجازت دیجاے کہ اپنی جگہ بیٹھکر مفوضہ خدمت کو انجام دیں اور سکریٹری صاحب اونکے کام سے وقتاً فوقتاً واقفیت حاصل کرتے رہیں۔

(۲) ہر سال چند علمی اور ادبی موضوعات مُلک کے مشاہیر علما و ادبا کی خدمت میں اِس غرض سے پیش کئے جائیں کہ وہ انمیں سے کسی ایک موضوع کو منتخب کریں اور اوس پر ایک خطبہ جو

سو صفحہ سے کم نہو تیار کریں اور اسکو اُس تاریخ پر جو سکریٹری صاحب متعرر کریں یونیورسٹی کے طلباء اور اکابر شہر کے سامنے پڑھیں یا زبانی بیان کریں ایسے خطبوں کو سال کے آخر میں ایک جلد کی صورت میں اکاڈیمی شائع کرے۔

(۳) ہر سال شعرائے نامی سے التماس کیجائے کہ وہ انگریزی فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ ہندی۔ بنگالی۔ اور دیگر زبانوں کی مشہور نظم یا قصے کو اُردو نظم میں تالیف یا ترجمہ کریں۔

(۴) اس کا اعلان کردیا جائے کہ جسکا جی چاہے وہ اپنی تصنیف وتالیف و ترجمہ خواہ نظم میں ہو یا نثر میں اکاڈیمی کے سامنے پیش کرے اگر اکاڈیمی اوسکو پسند کریگی تو اپنے صرفہ سے طبع کرائیگی۔

دفعات ۲ و ۳ و ۴ کے مولفین و مترجمین کی حوصلہ افزائی اکاڈیمی کیجانب سے ضروری ہے۔

(۵) ہر سال کے مطبوعات میں جو کتاب باعتبار زبان اور موضوع کے بہترین ہو اوسکے مُصنفین کی حوصلہ افزائی بھی منجانب اکاڈیمی کی جائے۔

اُردو لٹریچر کی چند ضرورتوں کو ذیل میں مختصر اور سرسری طور پر بیان کرتا ہوں۔

اردو لٹریچر کی ضرورتیں

ادب۔ مرثیہ۔ غزل۔ قصیدہ۔ رباعی۔ سلام وغیرہ میں سے ہر ایک صنف کی ایک تاریخ جسمیں اوسکی ابتدا۔

خصوصیات۔ عہد بعہد کی ترقیاں دوسری زبانوں (عربی و فارسی) کا اثر۔ اون سے مقابلہ۔ موجودہ حالت۔ شعراے نامی کے کلام کا حوالہ۔ آیندہ کی ترقی و تنزلی وغیرہ پر مفصل بحث ہو تیار کرائی جائے۔

(۲) نثر کی مستند کتابوں اور شعرائے نامی کے کلام (دیوان مثنوی۔ قصیدہ۔ واسوخت۔ ریختی۔ ہجو وغیرہ) کی تصحیح اور مشکل الفاظ۔ تلمیحات اور محاورات کی تشریح کیجائے۔ متروک الفاظ پر فٹ نوٹ لکھے جائیں۔ اور مصنف کی سوانحمری اور کلام پر تفصیلی تبصرہ تیار کراکے اچھی طباعت کے ساتھ شائع کئے جائیں۔

(۳) انیس و دبیر کے مراثی جو باعتبار زبان اور مضامین کے اُردو ادب کی جان ہیں کتابت کی غلطیوں سے پاک نہیں ہیں اور یہ غلطیاں بعض موقعوں پر ایسی سخت ہیں کہ سارا کلام مسٹ کر رہ گیا ہے۔ اور غور و خوض سے بھی اونکی صحت ناممکن معلوم ہوتی ہے۔ ملک میں ابھی ایسے لوگ موجود ہیں جنکی مدد سے مرثیوں کی صحت اور اُن فنون کے مصطلحات کی تشریح ہو سکتی ہے جنکا ذکر اسمیں ہے۔ مُشکل الفاظ۔ محاورے۔ تلمیحات اور مصطلحات کی تشریح کردیجائے اور مُصنفین کی سوانحمری اور اونکے کلام پر تبصرہ کرا کے اعلیٰ درجہ کی طباعت کے ساتھ شائع کئے جائیں اس جانب اکاڈیمی کی توجہ خاص طور پر مبذول کراتا ہوں

اور چاہتا ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو یہ کام شروع کر دیا جائے۔

(۴) ادب کی پرانی کتابیں مصنفین کی کسوا نحمری اور کلام کے تبصرہ کے ساتھ شائع کرائی جائیں۔

(۵) ناول۔ ڈراما۔ اور دیگر اصناف نثر کی تاریخ بھی دفعہ نمبر ا کے قیود کے بموجب تیار کرائی جائے۔

(۶) ناول اور ڈرامے اصل میں انگریزی لٹریچر سے اُردو میں آئے ہیں۔ اونکی وسعت خصوصیات اور مقصد پر نگاہ رکھکر اُردو ڈرامے اور ناول اگر جانچے جائیں تو بہتوں میں کمزوری پائی جائیگی۔ بعض ایسے بھی ملینگے جو صحیح معنوں میں ناول اور ڈراما کی خصوصیات کو پورا کرتے ہوں ناول اکثر قصے ہوکر رہ گئے ہیں۔ اور ڈرامے اسٹیج کے کھیل۔ اگر توجہ کی جاے تو انگریزی ناول اور ڈراموں کی مدد سے یہ خامی پختگی سے بدل سکتی ہے۔ اِن میں زبان اور لٹریچر کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔

(۷) قواعد۔ انگریزی اور فارسی۔ دونوں کے اصول کو مدنظر رکھکر قدیم اور جدید کتابوں کی مدد سے ایسی قواعد تیار کرائی جائے جو اُردو زبان کی ہو اور جملہ مدارج پر حاوی ہو۔

(۸) علم معانی و بیان اور علم الشعر میں جو اُردو سے تعلق رکھتا ہو اور عروض و قافیہ پر جسمیں ہندی کی بحریں بھی شامل ہوں کتابیں تیار کرائیں جائیں۔

(۹) لُغت۔ عام۔ جامع اور مکمّل موجود نہیں ہے۔ اس کی طرف خاص توجّہ کیجائے محاورات اور ضرب الامثال پر کتابیں لکھی گئی تھیں، مگر بعض ان میں سے کم یاب ہیں اور بعض غیر مکمّل اور غلط ہیں۔ ان پر نظر ثانی کیجائے۔

پیشہ وروں کے خاص اصطلاحات کے لُغات اور ان کے آلات کے نام اور ظروف کے اسما بھی یکجا کئے جائیں۔ فنون کی مصطلحات کی تشریح بھی ضروری ہے ان سب چیزوں پر توجّہ کی ضرورت ہے۔

(۱۰) ایک انسائیکلو پیڈیا کے طرز کی کتاب تیار کرائی جائے جو انگریزی انسائیکلو پیڈیا کا بالکل ترجمہ نہ ہو۔ بلکہ انسائیکلو پیڈیا انڈکا ہو۔

(۱۱) اُردو تصنیفات وتالیفات کی ایک مکمّل فہرست تیّار کرائی جائے۔

فلسفہ۔ اس شعبہ میں جو کتابیں ہیں انمیں سے کچھ تو وہ ہیں جو درسی ضروریات کے لئے تالیف و ترجمہ ہوئیں اور کچھ انتخابات کے ترجمے ہیں جو نامکمّل ہیں کچھ مکمل بھی ہیں منطق اور اخلاق انسانی پر بھی کچھ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مغرب و مشرق کے قدیم وجدید فلسفہ کی مستند کتابوں سے اُردو اسوقت تک کم بہرہ یاب ہوئی ہے۔ اسکی جانب توجّہ کی ضرورت ہے۔ اسلامک فلاسفی پر بھی کتابیں تیار کرائی جائیں۔

اقتصادیات معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ضرورت باقی ہے۔ تدبیر و سیاسیات منزل اور سیاست کا جزو کم ہے اور زمانہ حال

سے موافق نہیں ہے۔ بنک۔ سکہ کمپنی کوآپریٹو سوسائٹی وغیرہ پر کتابیں بہت کم ہیں۔ انگریزی کتابوں سے ترجمے کرائے جائیں اور معیشت ہند پر معتبر کتابیں تیار کرائی جائیں۔

تاریخ و سیر۔ اسمیں کچھ کتابیں ہیں۔ ممالک غیر کی تاریخوں سے بھی اردو خالی نہیں ہے سفرنامے اور سوانح عمریاں بھی ہیں مگر کم۔ ہندوستان کی تاریخ میں نزاع اور تعصب جلوہ گر ہے۔ اگر فارسی تاریخوں اور فرامین شاہانِ مغلیہ کی مدد سے تاریخیں تیار ہوں تو اس شعبہ کی خامیاں دفع ہو جائیں۔ بزرگانِ دین اور مشاہیر عالم کے کارنامے اور انکی سوانحعمریاں تیار کرائی جائیں۔ ہندوستان کی تمدنی۔ معاشرتی۔ اخلاقی۔ سیاسی اور ادبی حالت پر دو تاریخیں ایک زمانۂ قدیم کی اور دوسری مسلمان سلاطین کے عہد کی تیار کرائی جائیں۔

ریاضیات حساب۔ مساحت۔ الجبرا۔ اقلیدس۔ ہئیت۔ اور ہندسہ پر لوگوں نے کتابیں لکھیں مگر تکمیل کی محتاج رہیں بعض مکمل بھی ہیں پرانی کتابیں اب کمیاب ہوتی جاتی ہیں۔ جو مسالہ موجود ہے۔ اوسکی بناپر کہا جاتا ہے کہ اگر توجہ کی جائے تو یہ شعبہ مکمل ہو سکتا ہے۔

سائنس - اسمیں جستہ جستہ کتابیں نظر آتی ہیں اُردو کا یہ شعبہ حد درجہ
میں کمزور ہے عثمانیہ یونیورسٹی نے اسکی طرف کچھ توجہ کی ہے۔

صنعت و حرفت اس میں بہت کم کتابیں ہیں۔ جدید معلومات اور
ایجادات پر کتابوں کی ضرورت ہے زراعت پر

وزراعت مفید کتابیں تیار کرائی جائیں۔

زبان کی حفاظت اور ترقی کی بابت تجاویز

یہ امر بارہا پایہ تحقیق کو پہونچ چکا ہے۔ اور اس رپورٹ میں بھی غیر ممالک کے فاضلوں کی تحریروں سے اقتباسات جو نقل کئے گئے ہیں اون سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اُردو ہندوستان کی زندہ زبان ہے۔ اور عام طور پر ہر حصہ ملک میں بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ صوبہ متحدہ میں جسمیں ہندوستانی اکاڈمی قائم ہوئی ہے چھوٹے سے چھوٹے گاؤں سے لے کر بڑے سے بڑے شہر تک ہر مقام پر یہی ایک زبان ہے جسکو ہندو مسلمان۔ عیسائی سب بولتے اور سمجھتے ہیں۔ گاؤں اور شہر کے لب ولہجہ اور تلفظ میں جو فرق ہے اُسکو اہل شہر "دیہاتی" کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور اس قسم کا فرق ہر ملک کی زبان میں پایا جاتا ہے۔ مہذب سوسائٹی میں خواہ وہ شہر کی ہو یا دیہات کی اِس لب ولہجہ میں گفتگو کرنا معیوب خیال کیا جاتا ہے۔

حال ہی میں بعض درسی کتابیں ایسی دیکھی گئی ہیں۔ جنکی زبان اور محاورے غلط ہیں اور جنمیں ایسے الفاظ بھی ہیں جو دیہات

میں بھی کم بولے جاتے ہیں۔ اِس خیال سے زبان کی حفاظت اور درستی واصلاح اس اکاڈمی کے اولین فرائض میں سے ہے۔ موجودہ رفتار زمانہ پر نگاہ رکھکر ذیل میں چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔

(۱) وہ پرانے اصطلاحات جو اُردو میں گھُل مل گئے ہیں خواہ وہ کسی زبان کے ہوں مسترد نہ کئے جائیں۔ ہاں نئے لفظوں کی ضرورت ہو تو وہ ایسے سلیقے سے ایجاد کئے جائیں یا مُستعار لئے جائیں کہ غلط اصطلاحات نہ ہونے پائے۔

(۲) مکاتب۔ میونسپل اسکول۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اسکول۔ ورنا کیولر اسکول۔ انیگلو ورناکیولر اسکول کی جماعت ہشتم تک اور دیگر اسکولوں کے اُردو نصاب کی جملہ کتابیں یا تو اکاڈمی خود تیار کرائے یا ارباب حل وعقدہ کو اسپر آمادہ کرے کہ وہ متذکرہ بالا اسکولوں کے لئے جو کتابیں نصاب اُردو کی مُلک کے پبلشرس یا مطابع تیار کرتے اور اُنکے پاس بھیجتے رہتے ہیں ان کو اکاڈمی کے پاس ریویو کے لئے بھیجدیا کریں جو کتابیں اکاڈیمی پاس کردے۔ اونہیں میں سے نصاب کے لئے مقرر کیجائیں۔ اکاڈمی چند ممبروں کی ایک کمیٹی ریویو کیواسطے مقرر کردے جسمیں زیادہ تر زباندان حضرات رکھے جائیں۔

(۳) اسکول۔ ولج اور ٹراولنگ لائبریز پر کیواسطے مُفید کتابیں دلچسپ مضامین پر سلیس اور بامحاورہ اُردو میں عمدہ

تصویروں کے ساتھ تیار کرائی جائیں۔

(۴) زراعت۔ صنعت و حرفت۔ کوآپریٹو بنک۔ حفظانِ صحت ورزش اور قصہ کہانیوں کی چھوٹی چھوٹی کتابیں نفیس طباعت اور دیدہ فریب تصاویر کے ساتھ تیار کراکے اصلی لاگت پر ملک کے سامنے بچّوں اور دیہاتیوں کے استعمال کے لئے پیش کیجائیں۔

(۵) دیہاتی اور قصباتی اسکولوں کے ہر لڑکے کو جو اُردو میں اوّل یا دوئم نمبر پر کسی درجے میں پاس ہو اوسکو نمبر ۳ و ۴ کی کتاب انعام کے طور پر منجانب اکاڈمی عنایت ہو۔

(۶) بورڈ کے انٹرنس اور ایف۔ اے۔ کے امتحانات میں جو لڑکا اُردو میں اوّل ہو اوسکو دس روپیہ اور پندرہ روپیہ ماہوار کا وظیفہ دو برس تک اگر وہ اُردو کا مضمون لیکر اپنی آیندہ تعلیم جاری رکھے تو دیا جاوے۔

(۷) ہر سال کسی ایک موضوع پر مقابلہ کا مضمون اُردو میں لکھایا جاوے جسمیں ہندوستان کے انگریزی اور عربی مدارس کے اونچے درجے کے لڑکوں کو خامہ فرسائی کا موقع ہو۔ اوّل اور دوئم کو طلائی اور نقرئی تمغے یا پینتالیس اور تیس روپیہ نقد کا انعام دیا جائے۔

(۸) ہر سال ایک انعام تیس روپیہ کا ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ام اے کے اوس لڑکے کو دیا جاوے۔ جو عربی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ ہندی۔ بنگالی۔

انگریزی اور دیگر زبانوں کے کسی مفید کتاب قصے یا نظم کے مضمون کو اُردو میں منظوم کرے بشرطیکہ ایسی نظم اپنے اماثل واقران کی نظموں میں سب سے اچھی ہو۔ یا بجائے خود اعلیٰ پیمانے کی ہو۔

(۹) ایک جام سیمیں (کپ) تیار کرایا جاے اور ہر سال ایک انٹر یونیورسٹی ڈیبیٹ (مباحثہ) کیا جاے جسمیں ہر کالج اپنے یہاں سے دو لڑکوں کو بھیجے اوسمیں سے جو اوّل و دویم ہو اوسکو انعامات دئے جائیں اور کالج کو جام سیمیں ایک سال کے لئے دیا جائے جو کالج پانچ برس تک متواتر اسکو حاصل کرے اوسکو ہمیشہ کے لئے یہ جام سیمیں دیدیا جائے اور اوسکی جگہ پر دوسرا گشتی جام سیمیں تیار کرایا جائے۔

(۱۰) ریسرچ اسکالرشپ مقرر کئے جائیں اونمیں سے کچھ سائنس کے لئے اور کچھ ادب کے لئے مخصوص کردئے جائیں اور یونیورسٹی کے حوالے کئے جائیں۔ تاکہ وہ اپنی نگرانی میں اون لوگوں سے جو اس کے اہل ہوں مختلف مضامین پر ریسرچ یا کتابوں کے تالیف و ترجمہ کا کام لیں۔

کتبخانہ اہل علم کی غفلت اور ملک کی ناقدری سے اُردو لٹریچر کا بڑا حصہ تباہ و برباد ہوگیا کتابیں پیدا ہوئیں اور قبل ازوقت مرگئیں انمیں ایسی کتابیں بھی تھیں جو باعتبار اپنی نوعیت کے نہایت قابلِ قدر تھیں جو قلمی نسخے یا مطبوعہ کتابیں قدردانوں کے ہاتھ

پڑیں وہ محفوظ ضرور رہیں مگر ہم سے اتنی دور ہوگئیں کہ دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں۔ دور حاضرہ میں بھی اکثر کتابوں کے سیکنڈ اڈیشن کی نوبت نہیں آتی اگر پرانا نسخہ غائب ہوگیا۔ تو عنقا کی طرح نام ہی نام رہ جاتا ہے۔ اِن امور پر نگاہ کرتے میں تجویز کرتا ہوں کہ ایک سنٹرل لائبریری اکاڈیمی کے صرف سے قائم کی جائے۔ جسمیں امور ذیل کا خیال رکھا جائے۔

(۱) کتب خانہ میں اُردو علوم و فنون اور ادب کے ہر شعبہ کی ابتدائی اور انتہائی کتابیں جمع کیجائیں تاکہ ریسرچ کرنے اور تاریخ لکھنے میں مدد مل سکے۔

(۲) قلمی کتابیں جو ممالک غیر میں یا ہندوستان کے پرائیوٹ اور پبلک کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اونکی نقل یا فوٹو حاصل کرنیکی کوشش کیجاے۔

(۳) جملہ رسائل و اخبار جو ہندوستان میں یا ممالک غیر میں بزبان اُردو طبع ہوتے ہیں وہ سب کتب خانہ میں منگائے جائیں اور انکی باقاعدہ سال وار جلد تیار کرا کے رکھی جائے۔ قدیم رسائل و اخبار کی جلدیں جہانتک بہم پہونچ سکیں خریدی جائیں۔ اصلاح معارف۔ اُردو۔ زمانہ۔ نگار۔ شمع۔ اودھ پنچ۔ شباب۔ سُہیل۔ خیاباں۔ وغیرہ کے قدیم پرچے خاص طور پر یکجا کئے جائیں۔

(۴) ہر مطبع کو بذریعہ قانون ہدایت کی جاے کہ جو کتابیں

اُردو میں یا اُردو پر کسی اور زبان میں ہندوستان کے کسی حصّے میں طبع ہوں اونکی دو جلدیں اکیڈمی کے کتب خانہ کو بھیجے ایک فوراً داخل کتب خانہ کیجاے اور دوسری ریویو کمیٹی کے پاس ریویو کے واسطے بھیجی جاے واپس آنے پر ریویو احتیاط سے باقاعدہ فائل میں رکھا جاے۔ اور کتاب "جلد ثانی" کے نام سے داخل کتب خانہ کی جاے۔

(۵) اُردو کے متعلق جو کتاب زبانِ غیر میں مطبوعہ یا قلمی ہو وہ بھی حاصل کیجاے

(۶) دفعات ۲ و ۳ کی کتابیں جو اسوقت کمیاب ہیں۔ اونکی طباعت کا انتظام کیا جاے۔

(۷) کتب خانہ کی فہرست وقتاً فوقتاً شائع کی جاے

دارالاشاعت

اُردو لٹریچر میں جو سرمایہ مطبوعہ کتابوں کا اس وقت موجود ہے۔ اوسکی تیاری میں یوں تو ہر مطبع نے کچھ نہ کچھ حصّہ لیا ہے مگر سب سے زیادہ قابل قدر کام منشی نولکشور آنجہانی نے کیا ہے۔ جنکی مساعی جمیلہ سے اُردو لٹریچر زندہ اور برقرار رہ گیا۔ پرانی کتابوں کے خزانے کا بڑا حصّہ امتداد زمانہ سے مفقود ہوگیا نولکشوری ذخیرہ بھی رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے۔ زمانہ حال میں اہلِ مطابع کی توجہ زیادہ تر درسی اور اسکولی کتابوں کی جانب ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو اندیشہ ہے کہ کچھ دنوں کے

بعد موجودہ کتابیں بھی عنقا کا حکم رکھیں گی۔ اس لئے اس کی طرف توجہ کرنی اکیڈمی کے فرائض میں سے ہے۔ علاوہ اس کے میرا خیال ہے کہ شائد آیندہ ایسے موقع بھی اکاڈمی کو پیش آویں جب مصنفین اپنی کتابیں جنکو اکیڈمی نے پاس کردیا ہو جلب منفعت کے خیال سے رُوائلٹی پر طبع کرانا مناسب خیال کریں یا اکاڈمی خود کسی کتاب کو جو اچھی ہو مگر اس پایہ کی نہ ہو کہ اکیڈمی اپنے نام سے طبع کرائے مطبوعہ شکل میں ملک کے سامنے اس غرض سے لانا چاہے کہ اوس پر ترقیاں کیجائیں لہذا ان تمام امور کو مدِ نظر رکھ کر میں تحریک کرتا ہوں کہ اکاڈمی یا تو اپنے صرف سے ایک مطبع اور دارالاشاعت قائم کرے یا معتبر مطابع اور دوائر علمیہ جو اس صوبہ کے مختلف حصّوں میں ہوں اور خود خواہش کریں۔ اونکو چند شرائط کے ساتھ (جو مجلس انتظامیہ وقتاً فوقتاً لگاتی رہے) فی الحال دارالاشاعت قرار دے۔ اور اس کی تاکید کردے کہ اکاڈمی کی مُہر صرف اُنھیں کتابوں پر ثبت ہوگی۔ جنکو وہ منظور کرچکی ہو۔ باقی کتابیں خواہ پُرانی ہوں یا نئی اس دارالاشاعت سے تجارتی اصول پر طبع اور شائع کی جائیں۔ کتاب کی صحت میں کافی اہتمام کیا جائے اور اِس امر کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی صفائی۔ جلد۔ اور ظاہری صورت اکاڈمی کی شایان شان ہو قیمت بھی زیادہ نہ رکھی جائے تاکہ کتابوں کے نکلنے میں آسانی ہو۔

علاوہ اس عزت کے جو ان دارالاشاعتوں کو ہندوستانی اکاڈمی کے زمرۂ منتسبان میں داخل ہونے سے حاصل ہوگی اگر کسی دارالاشاعت کو ضرورت ہو تو مالی امداد بھی بطور قرض قانونی اطمینان پر دیجائے۔ اُردو کی قدیم تصنیفات اور مُفید کتابوں کے طبع اور شائع کرنے کی جانب ان دارالاشاعتوں کو توجہ دلائی جائے۔

رسالہ ہر چند کہ اس وقت شمالی ہند کے ہر گوشے اور جنوبی ہند کے بعض مقامات سے اُردو رسائل و اخبارات کثیر تعداد میں (ماہوار۔ ہفتہ وار اور روزانہ) شایع ہوتے ہیں جنمیں ہر قسم کے مضامین بھی ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ ان رسائل کی تعداد میں کبھی زیادتی ہو جاتی ہے اور کبھی کمی اور بعض اچھے رسالے کچھ دنوں کے بعد بند ہو جاتے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جاے تو موجودہ رسالو میں بعض کی زبان بھی درست نہیں ہے۔ علاوہ ازیں میرا خیال ہے کہ اکاڈمی کو اپنی عملی کارروائیاں اور متنازعہ فیہ ادبی اور علمی مسائل و نیز مُفید ریویو وغیرہ ملک کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک ذریعہ کی ضرورت ہوگی۔ اِن امور کو پیش نظر رکھکر میں تحریک کرتا ہوں کہ اکیڈمی ایک رسالہ جسکی زبان صحیح سلیس اور عام فہم ہو اور جس کے مضامین باعتبار نوعیت کے اعلیٰ ہوں اپنے صرف سے خاص نگرانی اور توجہ کے ساتھ سال میں تین بار نکالے۔ اگر کسی وجہ سے اسوقت ایسے رسالے کا نکالنا مناسب خیال

کیا جاے تو اس صوبہ کے اوس رسالے کو جسکی عمر بارہ برس سے زیادہ ہو۔ اور جو کمزوری غفلت سست رفتاری۔ زبان کی غلطی اور تعطل کے امراض سے پاک رہا ہو اپنا پیام برقرار رہے۔

اردو اور ہندی کی کمیٹیاں

اس امر کا خیال کر کے کہ ہر چند کہ ہندی اور اردو کا یکا نگہت اور یکجہتی سے ایک ہی نوع کا لٹریچر پیدا کرنا محمود و مسعود ہے مگر غالباً ایسے موقع بھی پیش آویں جب دونوں زبانوں کو اپنے اپنے لٹریچر کی خامی دفع کرنے کے لئے کچھ دیر کے واسطے علیحدہ ہو کر کوشش کرنی پڑے و نیز تقسیم عمل کے اصول کو مدِ نظر رکھ کر میری تجویز ہے کہ کونسل کے ممبروں میں سے دو کمیٹیاں کم سے کم سات سات ممبروں کی اردو کمیٹی اور ہندی کمیٹی کے نام سے بنائی جائیں یہ کمیٹیاں اپنی اپنی زبان اور لٹریچر کی ضرورتوں پر غور کر کے جو تجاویز کریں اُنکو جنرل سکریٹری صاحب کے پاس روانہ کریں۔ جنرل سکریٹری صاحب اسکو کونسل میں پیش کریں کونسل سے جو تجاویز پاس ہو جائیں وہ اکزیکٹو کمیٹی کے سامنے پیش کی جائیں۔

شاہی مجلس ہندوستان کے باکمال شعرا اور فضلا کی خواہ وہ کونسل کے ممبر ہوں یا نہ ہوں ایک کمیٹی بنائی جاتے جس کا اجلاس سال میں ایک دفعہ ضرور ہو۔ تذکیر و تانیث کی نزاعیں۔ ادبی مسائل

۵۴۔ نئے الفاظ کی صحت و غلطی و نیز دیگر امور اس کمیٹی کے سامنے پیش کئے جائیں۔

دستخط سید محمد ضامن علی

۵ر جولائی ۱۹۲۷ء

ضمیمہ نمبر ۱ ـ ۳ میں چند کتابیں طباعت کے وقت شامل
کی گئیں

ضمیمہ

فہرست چند کتب از

نامِ مصنّف	نامِ کتاب	نمبر شمار
امیر خسرو دہلوی	خالق باری	۱
خواجہ بندہ نواز حضرت سید محمد گیسو دراز	رسالۂ معراج العاشقین	۲
شاہ میران جی شمس العشاق	خوش نامہ	۳
″	خوش نغز	۴
شاہ میران جی شمس العشاق	شہادت الحقیقت	۵
″ ″ ″ ″	شرح مرغوب القلوب	۶
″ ″ ″ ″	رسالہ گل باس	۷
″ ″ ″ ″	رسالہ جلترنگ	۸
سید محمد صاحب	اعجاز احمدی مسمّٰی بہ گلشن ایمان	۹
شاہ برہان الدین جانم	وصیت الہادی	۱۰
″ ″	سکھ سہیلا	۱۱

نمبر ۱

تصانیف اُردوئے قدیم

ملنے کا پتہ	کیفیت
بازار میں ملتی ہے	مصنف کا انتقال ۱۳۲۲ء میں ہوا ہے اس سے پہلے کی ہے ۔
کتبخانہ مدیر تاج حیدرآباد	مصنف کا انتقال ۸۲۵ھ مطابق ۱۴۲۱ء میں ہوا ہے اس سے پہلے کی تصنیف ہے
ذاتی کتبخانہ مولوی عبدالحق صاحب	نظم ۔ مصنف کا انتقال ۹۰۲ھ مطابق ۱۴۹۶ء میں ہوا ہے اس سے پہلے کی تصانیف ہیں ۔
″	نظم
ذاتی کتبخانہ مولوی عبدالحق صاحب	نظم
″ ″ ″	نثر
″ ″ ″	نثر مصنف اُردوئے قدیم نے یہ رسائل جو تصوف میں ہیں دیکھے ہیں ۔
″ ″ ″	
ذاتی کتبخانہ سید محمد حفیظ صاحب	سنہ تصنیف ۹۱۸ھ مطابق ۱۵۱۲ء "فیض رسول" تاریخ تصنیف ہے مثنوی بزبان دکھنی در معجزات رسول خدا
ذاتی کتبخانہ مولوی عبدالحق صاحب	نظم ۔ مصنف کا انتقال ۹۹۰ھ مطابق ۱۵۸۲ء میں ہوا ہے اس سے پہلے کی تصانیف ہیں ۔
″ ″ ″	

تتمہ ضمیمہ نمبر ۱

نام مصنّف	نام کتاب	نمبر شمار
شاہ برہان الدین جانم	منفعت الایمان	۱۲
	نکتہ واحد	۱۳
	نسیم الکلام	۱۴
	رموز الواصلین	۱۵
	بشارت الذکر	۱۶
	حجت البقا	۱۷
	مسافرت شیخ خان میاں	۱۸
	ارشاد نامہ	۱۹
	حکلتہ الحقائق	۲۰
شاہ علی محمد	دیوان (غیر مکمل)	۲۱

تتمہ ضمیمہ نمبر ۱

ملنے کا پتہ	کیفیت
ذاتی کتبخانہ مولوی عبدالحق صاحب	نظم
؍ ؍ ؍	؍
؍ ؍ ؍	؍
؍ ؍ ؍	نظم۔ مصنف کا انتقال سنہ ۹۹۰ھ مطابق سنہ ۱۵۸۱ء میں ہوا ہے اس سے پہلے کی تصانیف ہیں۔
؍ ؍ ؍	؍ ؍ ؍ ؍ ؍
؍ ؍ ؍	
؍ ؍ ؍	نظم ؍ ؍ ؍ ؍
؍ ؍ ؍	؍
؍ ؍ ؍	
ذاتی کتبخانہ سید محمد حفیظ صاحب	نکات ومکاشفات منظوم بزبان گجراتی ودکھنی سنہ تصنیف نامعلوم سنہ تحریر دیوان سنہ ۹۹۸ھ مطابق سنہ ۱۵۸۹ء

ضمیمہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	
			سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۲۲	خوب ترنگ	خوب محمد	سنہ ۹۸۶ھ	سنہ ۱۵۷۷ء
۲۳	تحفہ عاشقاں	وجدی	سنہ ۱۰۱۵ھ	سنہ ۱۶۰۵
۲۴	دیوان ریختہ	سلطان محمد قلی قطب شاہ	سنہ ۱۰۲۵ھ	سنہ ۱۶۱۵ء
۲۵	دیوان ریختہ	سلطان محمد و سلطان عبداللہ	سنہ ۱۰۲۵ھ	سنہ ۱۶۱۵ء
۲۶	فسانۂ سیف الملوک و بدیع الجمال	مُلّا غواصی	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء
۲۷	قصّہ چندر بدن	عزیز	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء
۲۸	رسالہ احکام الصلوٰۃ	مولانا عبداللہ	سنہ ۱۰۳۲ھ	سنہ ۱۶۲۳ء
۲۹	سب رس	مولانا وجہی	سنہ ۱۰۴۵ھ	سنہ ۱۶۳۵ء
۳۰	ترجمہ تحفۃ النصائح	مُلّا قطبی	سنہ ۱۰۴۶ھ	سنہ ۱۶۳۶ء
۳۱	ترجمہ طوطی نامہ	مُلّا غواصی	سنہ ۱۰۴۹ھ	سنہ ۱۶۳۹ء
۳۲	کتاب نورس	ابراہیم عادشاہ		
۳۳	خاور نامہ	اسمٰعیل خاں رسمی	سنہ ۱۰۵۹ھ	سنہ ۱۶۴۸ء
۳۴	مثنوی ماہ پیکر	شیخ احمد جنیدی	سنہ ۱۰۶۴ھ	سنہ ۱۶۵۳ء

نمبر ۱

ملنے کا پتہ	کیفیت
کتبخانہ انڈیا آفس لندن	مذہبی نظم بزبان دکھنی
کتبخانہ اورنٹیل سوسائٹی جرمن	
کتبخانہ آصفیہ وانڈیا آفس	ہر صنف شاعری میں بزبان دکھنی طبع آزمائی کی ہے۔
کتبخانہ انڈیا آفس لندن	
؍ ؍ ؍ ؍	نظم بزبان دکھنی
؍ ؍ ؍ ؍	؍ ؍ ؍
	فقہ حنفی پر کسی فارسی کتاب کا ترجمہ بزبان دکھنی
	عبارت مُسجع و مقفٰے مضمون اخلاق وتصوف بزبان دکھنی
کتبخانہ مدیر (تاج) حیدرآباد	
کتب خانہ پیرس	
کتبخانہ انڈیا آفس لندن	نظم بزبان دکھنی
امپیریل لائبریری کلکتہ	ٹیپو سلطان کے کتبخانہ میں بھی تھی گارسن ڈی ٹاسی نے اپنے خطبہ میں ذکر کیا ہے۔ کتبخانہ انڈیا آفس میں بھی ایک نسخہ ہے

تتمہ ضمیمہ نمبر ۱

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنّف	سنہ تصنیف	
			سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۳۵	گلشن عشق	ملک الشعرا نصرتی	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء
۳۶	رسالہ جات وحدت الوجود	سید شاہ محمد قادری	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء
۳۷	علی نامہ	ملک الشعرا نصرتی	سنہ ۱۰۷۶ھ	سنہ ۱۶۶۵ء
۳۸	گلدستۂ عشق	" "	سنہ ۱۰۷۶ھ	سنہ ۱۶۶۵ء
۳۹	دیوان قصائد وغزلیات	ملک الشعرا نصرتی	سنہ ۱۰۷۶ھ	سنہ ۱۶۶۵ء
۴۰	مثنوی پھول بن	ابن نشاطی	سنہ ۱۰۷۶ھ	سنہ ۱۶۶۵
۴۱	ترجمہ طوطی نامہ	" "		
۴۲	رسالہ قربیہ و رسالہ وجودیہ	شیخ امین الدین اعلیٰ	سنہ ۱۰۷۶ھ	سنہ ۱۶۶۵ء
۴۳	احکام الصلوٰہ	شاہ تلک	سنہ ۱۰۷۷ھ	سنہ ۱۶۶۶ء
۴۴	شریعت نامہ	" "	سنہ ۱۰۷۷ھ	سنہ ۱۶۶۶ء
۴۵	مثنوی بہرام وگل اندام	طبعی	سنہ ۱۰۸۱ھ	سنہ ۱۶۷۰ء

تتمہ ضمیمہ نمبر ۱

ملنے کا پتہ	کیفیت
کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد	
کتبخانہ نواب عماد الملک و کتبخانہ انڈیا آفس لندن	ڈی ٹاسی نے اپنے تذکرے میں اس کا ذکر کیا ہے انڈیا آفس میں جو نسخہ ہے اس میں سنہ تصنیف ۱۱۶۱ء درج ہے
کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد	
ذاتی کتبخانہ ڈاکٹر محمد قاسم	
کتبخانہ مدیر (تاج) حیدرآباد	نظم بزبان دکھنی
〃 〃 〃 〃 〃	
کتبخانہ انڈیا آفس لندن	نظم بزبان دکھنی
〃 〃 〃	

ضمیمہ

تصانیف

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	
			سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۴۶	ترجمہ شمائل الاتقیا	میران یعقوب	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ء
۴۷	قصہ ابو شحمہ	امین	سنہ ۱۰۹۰ھ	سنہ ۱۶۷۸ء
۴۸	ترجمہ روضۃ الشہدا	سیوا	سنہ ۱۰۹۲ھ	سنہ ۱۶۸۰ء
۴۹	قانونِ اسلام	"	سنہ ۱۰۹۲ھ	سنہ ۱۶۸۰ء
۵۰	مراثی	"	سنہ ۱۰۹۲ھ	سنہ ۱۶۸۰ء
۵۱	جنگ نامہ	سیوک	سنہ ۱۰۹۲ھ	سنہ ۱۶۸۰ء
۵۲	اسرارِ عشق	مومن	سنہ ۱۰۹۳ھ	سنہ ۱۶۸۱ء
۵۳	قصہ رضوان شاہ و روح افزا	فائز	سنہ ۱۰۹۴ھ	سنہ ۱۶۸۲ء
۵۴	ظفر نامہ	لطیف	سنہ ۱۰۹۵ھ	سنہ ۱۶۸۳ء
۵۵	مراثی	شاہ قلی خاں شاہی و شجاع الدین نوری		
۵۶	مثنوی یوسف و زلیخا	ہاشمی	سنہ ۱۰۹۹ھ	سنہ ۱۶۸۷ء
۵۷	مراثی میرزا	میرزا		

نمبر ۱ (تتمہ)

اُردوئے قدیم

ملنے کا پتہ	کیفیت
کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد	ترجمہ بزبان دکھنی
کتب خانہ انڈیا آفس لندن	نظم بزبان دکھنی
	نظم بزبان دکھنی ڈی ٹاسی نے جلد سویم میں ذکر کیا ہے
؍ ؍ ؍ ؍	
؍ ؍ ؍ ؍	
کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد	
؍ ؍ ؍ ؍	ابوالحسن تاناشاہ کے عہد میں تصنیف ہوئی
کتب خانہ انڈیا آفس لندن	مثنوی بزبان دکھنی جنگ محمد حنفیہ بایزید
اڈنبرا یونیورسٹی	
انڈیا آفس واورنٹیل سوسائٹی جرمنی	

تتمہ ضمیمہ نمبر ۱

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	
			سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۵۸	قصہ فیروزشاہ	عاجز	سنہ ۱۱۰۰ھ	سنہ ۱۶۸۸ء
۵۹	قصہ ملک مصر	″	″	″
۶۰	قصہ لال وگوہر	″	″	″
۶۱	یوسف زلیخا	آمین	سنہ ۱۱۰۹ھ	سنہ ۱۶۹۷ء
۶۲	وصال العاشقین	ذوقی	سنہ ۱۱۰۹ھ	سنہ ۱۶۹۷ء
۶۳	کلیات	قاضی محمود بحری ساکن گوگی	سنہ ۱۱۱۱ھ	سنہ ۱۶۹۹ء
۶۴	مثنوی من لگن	بحری	سنہ ۱۱۱۳ھ	سنہ ۱۷۰۱ء
۶۵	گلشن حسن و دل	مجرمی	سنہ ۱۱۱۴ھ	سنہ ۱۷۰۲ء
۶۶	قصہ رتن پدم	سید محمد فیاض ولی دکھنی	سنہ ۱۱۱۹ھ	سنہ ۱۷۰۷ء
۶۷	روضۃ الشہداء	″ ″ ″	″	″
۶۸	معرفت السلوک	محمد ولی اللہ قادری	سنہ ۱۱۱۵ھ	سنہ ۱۷۰۴ء

تتمہ ضمیمہ نمبر ۱

ملنے کا پتہ	کیفیت
کتبخانہ انڈیا آفس لندن	
" " "	
" " "	بمبئی میں طبع ہوئی اور بازار میں بکتی ہے
" " "	شاہانِ اودھ کے کتبخانہ میں یہ نسخہ موجود تھا ڈاکٹر اسپرنگر نے دیکھا ہے
کتبخانہ ذاتی مولوی عبدالحق صاحب	
ذاتی کتبخانہ سید محمد حفیظ صاحب	ہر صنف شاعری میں طبع آزمائی کی ہے
کتبخانہ انڈیا آفس	مدراس اور بمبئی میں کئی مرتبہ طبع ہوئی ہے
کتبخانہ ذاتی مولوی عبدالحق صاحب	
کتبخانہ انڈیا آفس	بمبئی میں ۱۸۷۹ء میں طبع ہوئی ہے
کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد	

تتمۂ ضمیمہ نمبر ۱۳

فہرست کتب جو شاہنشاہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	
			سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۶۹	پنچھی باچھا	ضعیف	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۹-۱۷۱۸ء
۷۰	نظم	منجی و حاجی محمد رضا	سنہ ۱۱۳۴ھ	سنہ ۱۷۲۱ء
۷۱	دہ مجلس	مولانا فضلی	سنہ ۱۱۴۵	سنہ ۱۷۳۲
۷۲	مثنوی جانفزا	شیخ وحیدالدین وجدی	〃	〃
۷۳	پنچھی باچھا	〃 〃 〃	سنہ ۱۱۵۵ھ	سنہ ۱۷۴۱ء
۷۴	حیدرنامہ			
۷۵	قصّہ کامروپ	تحسین الدین	سنہ ۱۱۷۰ھ	سنہ ۱۷۵۶ء
۷۶	قصّہ طالب وموہنی	سیّد محمد والہ	سنہ ۱۱۷۱ھ	سنہ ۱۷۵۷ء
۷۷	راگ مالا	سیّد عبدالعلی عزلت	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۷۵۸
۷۸	دیوان عزلت	〃 〃 〃	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء
۷۹	جنگ نامہ بھاؤ راؤ		سنہ ۱۱۷۴ھ	سنہ ۱۷۶۰ء
۸۰	بوستان خیال	سراج	سنہ ۱۱۷۷ھ	سنہ ۱۷۶۳ء
۸۱	دیوان مکمل	〃	〃	〃
۸۲	ترجمہ انوار سہیلی	محمد ابراہیم بیجاپوری	سنہ ۱۱۷۹	سنہ ۱۷۶۵
۸۳	ترجمہ فصوص الحکم	محمد حسین کلیم		سنہ ۱۷۹۸ء
۸۴	نوطرز مرصّع	عطاحسین خاں تحسین		

عالمگیر کے بعد تصنیف ہوئیں

ملنے کا پتہ	کیفیت
کتبخانہ انڈیا آفس لندن	ترجمہ مثنوی فریدالدین عطار
" " " "	زبان دکھنی
	آبحیات میں ذکر ہے
" " "	
کتبخانہ انڈیا آفس لندن	مدراس اور بمبئی میں کئی مرتبہ ہوئی ہے۔ مثنوی منطق الطیر کا ترجمہ ہے۔
	اس کا ترجمہ گارسین ڈی ٹاسی نے ۱۸۳۴ء میں زبان فرانسیسی کیا
	راگ راگنیوں میں زبان دکھنی
" " " " " " "	زبان دکھنی
" " " " " " "	
کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد	" " "
	" " "
کتبخانہ انڈیا آفس لندن نثر	

ضمیمہ نمبر ۱ (تتمہ)

تصانیف اردوئے قدیم

فہرست کتب جنکا سنہ تصنیف متحقق نہیں ہوا۔ زبان بعض کتابوں کی بہت قدیم معلوم ہوتی ہے

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ملنے کا پتہ	کیفیت
۸۵	یُوحنہ زرنجیت	لا ادری	کتبخانہ انڈیا آفس لندن	نظم بزبان دکھنی دوہا اور چوپائی میں ہے۔
۸۶	مجموعہ قصص	״	״ ״ ״	قصہ حضرت مریم و ملکہ مصر مصنفہ عاجز قصہ پدماوت مصنفہ غلام علی قصہ رسولخدا وغیرہ نظم بزبان دکھنی
۸۷	قصہ ابراہیم ادہم بلخی		״ ״ ״	
۸۸	مجموعہ قصص	مرزا محمد اسمٰعیل	״ ״ ״	نثر دکھنی
۸۹	قصہ مینا	لا ادری	״ ״ ״	نظم دکھنی محررہ ۱۱۵۲ھ مطابق ۱۷۳۹ء
۹۰	قصہ بہلول صادق	لطفی	״ ״ ״	״ ״ ״
۹۱	ترجمہ انوار سہیلی	لا ادری	״ ״ ״	نظم دکھنی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ملنے کا پتہ	کیفیت
۹۲	مدار الافاضل	ابن اسد العلاسرہندی		ترجمہ از فارسی بزبان دکھنی
۹۳	مجموعہ خطوط	شاکر		بزبان دکھنی
۹۴	رسالہ اسرار التوحید	سید شاہ میر	کتبخانہ انڈیا آفس لندن	
۹۵	قصہ سوداگر	مرزا محمد اسمعیل	″ ″ ″	نثر دکھنی
۹۶	حقیقت الانسان	ناظم	ذاتی کتبخانہ محمد حفیظ صاحب	مثنوی بزبان دکھنی در اخلاق
۹۷	نظم بہ طرز مثنوی		″ ″ ″	در توحید و نعت
۹۸	رسالہ گفتار وجودیہ	شاہ نور محمد	″ ″ ″	نظم و نثر بزبان دکھنی
۹۹	گفتار سید محمد حسینی گیسودراز		″ ″ ″	نثر
۱۰۰	مثنوی در حمد و نعت و منقبت		″ ″ ″	
۱۰۱	رسالہ کشف الدقائق		″ ″ ″	نظم و نثر
۱۰۲	رسالہ خلاصۃ العاشقین		″ ″ ″	نثر دکھنی
۱۰۳	ارشاد الصفیہ		″ ″ ″	نثر
۱۰۴	گفتار قطب الدین اولیا والد شاہ امین الدین شمس العشاق		″ ″ ″	″ ″
۱۰۵	گنج الاسرار	شیخ محمد چشتی	″ ″ ″ ″ ″	نظم دکھنی
۱۰۶	گفتار حضرت شاہ میران جی شمس العشاق		″ ″ ″ ″	نظم مثنوی

تتمہ ضمیمہ نمبر ۱

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ملنے کا پتہ	کیفیت
۱۰۷	نکات حضرت برہان شاہ		ذاتی کتبخانہ محمد حفیظ صاحب	نثر
۱۰۸	رسالہ رموز السالکین		" " " "	نظم مثنوی
۱۰۹	معرفت محبوب		" " " "	نثر
۱۱۰	جلوۂ بشارت	سید علی	" " " "	نظم
۱۱۱	گفتار حضرت شاہ برہان		" " " "	مثنوی بزبان دکھنی
۱۱۲	قصۂ سید برہان شاہ		" " " "	مثنوی بزبان دکھنی
۱۱۳	معراج نامہ		" " " "	مثنوی بزبان دکھنی
۱۱۴	رسالہ مجذوب السالکین		" " " "	نثر در موعظہ
	دیوان باباشاہ حسینی			
۱۱۵	حکمتہ الحقائق	شاہ برہان الدین	" " " "	نثر دکھنی در موعظہ و توحید
۱۱۶	جنگ نامہ محمد حنیفہ	سید محمد	" " " "	بزبان دکھنی محررہ ۱۲۶۹ھ
۱۱۷	معراج نامہ	ضعیفی	" " " "	مثنوی در مواعظ و اخلاق
۱۱۸	گلدستہ انتخاب از بساطین السلاطین	غلام مرتضیٰ	" " " "	
۱۱۹	قصۂ موش	مرزا محمد اسمٰعیل	کتبخانہ انڈیا آفس لندن	
۱۲۰	نقل زن برہمن		" " " "	نثر دکھنی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ملنے کا پتہ	کیفیت
۱۲۱	حکایت بادشاہ و دیگر حکایات		کتب خانہ انڈیا آفس لندن	نثر دکھنی
۱۲۲	قصہ گل و ہرمز		" " " "	" "
۱۲۳	قصہ انار رانی		" " " "	" "
۱۲۴	قصہ بندگان عالی		" " " "	" "
۱۲۵	دُرّ مجالس	عبداللہ	" " " "	ترجمہ از فارسی بزبان دکھنی نظم
۱۲۶	شمع و پروانہ	مدّلل	" " " "	پدماوت کی کہانی " "
۱۲۷	قصیدہ بُردہ	سیّد محمد	" " " "	نظم بزبان دکھنی
۱۲۸	وفات نامہ پیغمبر	میسر	" " " "	بزبان دکھنی
۱۲۹	بکٹ کہانی	گوپال	" " " "	

ضمیمہ نمبر ۲

فہرست چند کتب از تصانیف فورٹ ولیم کالج کلکتہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۱	انگریزی ہندوستانی لغت	ڈاکٹر جان گلکرسٹ	کلکتہ ۱۷۸۷ء - ۹۶	
۲	ہندوستانی صرف و نحو	〃 〃 〃 〃	۱۷۹۶ء	
۳	مشرقی زباندان	〃 〃 〃 〃	۱۷۹۸ء	
۴	خلاصہ مشرقی زباندان	〃 〃 〃 〃	۱۸۰۰ء	
۵	فارسی فعل کا جدید نظریہ	〃 〃 〃 〃	۱۸۰۱ء	
۶	ہندوستانی کا رہنما	〃 〃 〃 〃	۱۸۰۲ء	
۷	باغ و بہار (ترجمہ)	میر امن دہلوی	۱۸۰۱-۲ء	چہار درویش کا ترجمہ
۸	گنج خوبی	〃 〃	۱۸۰۲ء	
۹	طوطا کہانی	میر محمد حیدر بخش حیدری	۱۸۰۲ء	اصل سنسکرت "شکا سپتتی" کا ترجمہ فارسی میں ہوا اُس سے ترجمہ کیا
۱۰	نثر بینظیر	میر بہادر علی حسینی	۱۸۰۲ء	ترجمہ مثنوی سحر البیان
۱۱	اخلاق ہندی	〃 〃	۱۸۰۳ء	
۱۲	باغ اُردو	میر شیر علی افسوس	۱۸۰۲ء	

تتمہ ضمیمہ نمبر ۲

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۱۳	شکنتلا ناٹک	مرزا کاظم علی جوان	۱۸۰۲ء	نواز کشیر کی ناٹک کا ترجمہ باعانت للولال کوی
۱۴	اتالیق ہندی	ڈاکٹر جان گلکرسٹ	۱۸۰۲ء	
۱۵	قصص مشرقی	″ ″ ″	۱۸۰۳ء	
۱۶	آرائش محفل	میر محمد حیدر بخش حیدری	۱۸۰۳ء	قصص حاتم طائی درج ہیں۔
۱۷	خرد افروز	مولوی حفیظ الدین احمد دہلوی	۱۸۰۳ء	
۱۸	ہندی عربی آئینہ	ڈاکٹر جان گلکرسٹ	۱۸۰۴ء	
۱۹	گلزار دانش	حیدر بخش حیدری	۱۸۰۴ء	
۲۰	مذہب عشق	نہال چند لاہوری	۱۸۰۴ء	
۲۱	ترجمہ اخلاق جلالی	مولوی امانت اللہ	۱۸۰۴ء	
۲۲	کتاب ہدایت الاسلام	″ ″ ″	۱۸۰۴ء	
۲۳	پند نامہ	مولوی معین الدین فیض	۱۸۰۴ء	ترجمہ پند نامہ شیخ فرید الدین عطار منظوم
۲۴	آرائش محفل	میر شیر علی افسوس	۱۸۰۵ء	
۲۵	سنگھاسن بتیسی	کاظم علی جوان اور للولال کوی	۱۸۰۵ء	
۲۶	بیتال پچیسی	مظہر علی ولا اور للولال کوی	۱۸۰۵ء	
۲۷	ترجمہ شیر شاہی	ولا	۱۸۰۵ء	غیر مطبوعہ

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۲۸	ترجمہ انجیل	مرزا فطرت	۱۸۰۵ء	
۲۹	تاریخ فرشتہ	کاظم علی جوان	۱۸۰۸ء	خاندان بہمنی کے حالات
۳۰	ہندوستانی لغت	جوزف ٹیلر	۱۸۰۸ء	
۳۱	ہندوستانی علم زبان	ڈاکٹر جان گلکرسٹ	۱۸۱۰ء	اڈنبرا میں شائع ہوئی
۳۲	فرہنگ ہندوستانی و انگریزی	؍ ؍ ؍	۱۸۱۰ء	
۳۳	اخوان الصفا	مولوی اکرام علی	۱۸۱۰ء	
۳۴	ترجمہ چار گلشن	کپتان بینی نرائن	۱۸۱۱ء	
۳۵	ترجمہ بہار دانش	مرزا جان طپش	۱۸۱۱ء	کچھ حصہ کا ترجمہ
۳۶	اصطلاحات جہاز رانی	کپتان طامس رؤبک	۱۸۱۱ء	
۳۷	دستور ہند	کاظم علی جوان	۱۸۱۲ء	بارہ ماسہ ہے
۳۸	گل مغفرت	حیدر بخش حیدری	۱۸۱۲ء	شہدا کے حالات میں وہ مجلس ہے
۳۹	دیوان جہاں	کپتان بینی نرائن	۱۸۱۴ء	تذکرۂ شعرا ہے
۴۰	خلاصۂ رسالۂ اردو گلکرسٹ	میر بہادر علی حسینی	۱۸۱۶ء	
۴۱	واقعات اکبر	محمد خلیل اللہ اشک	۱۸۱۹ء	ترجمہ اکبر نامہ
۴۲	مکالمہ	ڈاکٹر جان گلکرسٹ	۱۸۲۰ء	
۴۳	ترجمہ قرآن پاک	مولوی امانت اللہ شغل	۱۸۰۳ سنہ	غیر مطبوعہ
		وغیرہ		

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنّف	سنہ تصنیف	کیفیت
۴۴	ترجمہ بوستان سعدی	مولوی امانت اللہ فضل وغیرہ		غیر مطبوعہ
۴۵	تاریخ امیر حمزہ			
۴۶	ہفت گلشن			
۴۷	گلدستۂ حیدری	حیدر بخش حیدری		
۴۸	انگریزی ہندوستانی لغت	جان شکسپیر	سنہ ۱۸۱۷ء	سنہ ۱۸۴۹ء میں اس کا چوتھا اڈیشن طبع ہوا۔
۴۹	حکایات لقمان			
۵۰	مجموعہ حکایات			
۵۱	بارہ ماسہ			
۵۲	کلیات ولی		سنہ ۱۸۰۴ء	
۵۳	انتخاب سودا	جوان اور مولوی محمد اسلم نے مرتب کیا	سنہ ۱۸۱۰ء	
۵۴	دیوان میر سوز		سنہ ۱۸۱۰ء	
۵۵	کلیات میر	کاظم علی جوان وغیرہ نے مرتب کیا	سنہ ۱۸۱۱ء	
۵۶	مراثی میر عبداللہ مسکین			کالج نے شائع کرایا
۵۷	خوانِ الوان			غیر مطبوعہ۔ ہندوستان کی کہانیوں کی کتاب ہے۔

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۵۸	اردو محاورات	مرزا جان طپش		فارسی محاورات کا ترجمہ
۵۹	تاریخ نادری	محمد حیدر بخش حیدری		نادر شاہ کے حالات میں کتاب
٦۰	ترجمہ ہفت پیکر نظامی	〃 〃 〃 〃		اردو نظم
٦۱	ترجمہ مادہونل	مظہر علی خان ولا		
	ترجمان ہندوستانی		سنہ ۱۸۲۴ء	لندن میں چھپی
٦۲	لطائف ہندی	سری للو لال	سنہ ۱۸۱۰ء	
٦۳	عہد نامہ جدید ترجمہ	ہنری مارٹن بہ امداد	سنہ ۱۸۱۴ء	
٦۴	انجیل	مرزا محمد فطرت		

ضمیمہ نمبر ۳

فہرست چند کتب از مطبوعات دہلی "سوسائٹی" وغیرآں

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
		تاریخ		
۱	تزک تیموری			فارسی سے ترجمہ کیا
۲	تاریخ ابوالفدا			عربی سے ۳ جلدوں میں ترجمہ
۳	ہادی التواریخ	مولانا باقر صاحب	سنہ ۱۲۶۸ھ مطابق سنہ ۱۸۵۲ء	
		لغت		
۴	ہندوستانی انگریزی لغت	ڈی۔ فاربس	سنہ ۱۸۶۶ء	لندن میں طبع ہوئی
		ادب		
۵	تذکرہ شعراء عرب			عربی سے ترجمہ
۶	اردو شاعروں کا تذکرہ	متین صاحب		فرنچ میں گارسیں ڈیٹاسی کی کتاب تھی اس سے ترجمہ کیا
۷	تذکرہ گلستان سخن	امام بخش صہبائی		
۸	اردو گرمیسہ	مولوی احمد علی		

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۹	خزینۃ الامثال	عبدالرحمن شاکر	سنہ ۱۲۷۰ھ مطابق سنہ ۱۸۵۴ء	
۱۰	نجم الامثال			
۱۱	محاورات ہند		سنہ ۱۸۹۰ء	
۱۲	صبح کا ستارہ معہ رسالۃ الکبائر والبدعات الرسوم			
۱۳	بحر سخاوت	محمد عبدالرحمن	سنہ ۱۸۵۴ء	
۱۴	ترجمہ گلستان	اردو اخبار پریس دہلی	سنہ ۱۸۴۸ء	
۱۵	مفرعتہ العلہ	پروفیسر ضیاالدین دہلی کالج	سنہ ۱۸۶۴ء	
۱۶	منتخبات اردو	″ ″ ″ ″	″	افسران فوج کے درجہ اعلیٰ کے امتحان کے لئے مرتب کی گئی
۱۷	انشائے اردو	″ ″ ″ ″	سنہ ۱۸۶۶ء	افسران فوج کے درجہ ادنیٰ کے امتحان کے لئے مرتب کی گئی
۱۸	″ ″ ″	″ ″ ″ ″	سنہ ۱۸۶۷ء	″ ″ ″ ″ ″ ″
۱۹	نیت پرکاش	چوبے بلدیوداس	سنہ ۱۸۶۷ء طبع شد	ترجمہ پندنامہ سعدی۔
۲۰	اخوان الصفا			سنہ ۱۸۶۷ء میں اکرام علی نے فارسی سے ترجمہ کیا۔

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۲۱	سینڈفورڈ اور مرٹن کا قصہ			راجہ شیو پرشاد نے ۱۸۵۵ء میں انگریزی سے ترجمہ کیا۔
۲۲	رسالہ سپیری			سیسرو کی کتاب کا ترجمہ لاطینی زبان سے سید محمد حیدر صاحب نے ۱۸۴۹ء میں کیا
۲۳	مراۃ العلوم حمید الرسوم			
		سائنس وغیرہ		
۲۴	وجود باری	ماسٹر رام چندر دہلوی		
۲۵	سریع الفہم	" " "		
۲۶	رسالہ خواب	" " "		
۲۷	معرفت طبیعی	محمد باقر صاحب		
۲۸	اصول علم طبیعی	پنڈت سروپ نرائن و شیو نرائن اعلیٰ اسکالران مدرسہ دہلی		آرنٹ صاحب کی کتاب سے استنباط کیا۔
۲۹	عجائب روزگار	رام چندر دہلی	۱۸۴۷ء	
۳۰	بجلی کی ڈاک	جے۔ ڈبلیو۔ بیل۔	آگرہ ۱۸۵۴ء	
۳۱	ہوا کا بیان	بدری لال	بنارس ۱۸۵۴ء	
۳۲	علم حکمت	چارلس فنک	کلکتہ ۱۸۴۳ء	

تمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۳۳	معدنیات	جواہر لال	۱۸۵۵ء	
۳۴	خلاصۃ الصنائع	بھولا ناتھ	۱۸۵۴ء	ترجمہ از انگریزی
۳۵	مرآۃ العلوم	ہری ردمن لال	۱۸۴۹ء	
۳۶	رسالہ مقناطیس	سید کمال الدین	۱۸۵۰ء	ترجمہ از انگریزی
۳۷	تحقیق فی جرثقیل	سید احمد خاں	۱۸۴۴ء	
۳۸	اصول علم طبیعی	اجودھیا پرشاد وسیوا پرشاد	۱۸۴۸ء	ترجمہ از انگریزی
۳۹	اصول جرثقیل	محمد احسن	۱۸۵۴ء	
۴۰	اصول قواعد مائیات	اجودھیا پرشاد	۱۸۵۰ء	ترجمہ از انگریزی
۴۱	مقاصد العلوم	سید محمد میر	۱۸۴۱ء	ء ء ء
۴۲	دائرہ علم	محمد کرم بخش	۱۸۶۶ء	نیچرل فلاسفی
۴۳	مخزن العلوم	پنڈت یرجومن لال	۱۸۵۱ء	
۴۴	رسالہ مقناطیس	سید کمال الدین حیدر لکھنوی		ترجمہ

متفرقات

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۴۵	رسالہ معما	امام بخش صہبائی		
۴۶	حدائق البلاغت	ء ء ء		ترجمہ کیا

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۴۷	مصطلحات نکہت	مرزا نیاز علی بیگ		
۴۸	تاثیر طعام	محمد نور الدین دہلوی		
۴۹	مخزن الدستور ہندوستان	منشی نانک ساہو دہلوی	سنہ ۱۸۷۶ء	
۵۰	ترجمہ شمسیہ	مولوی سید محمد	سنہ ۱۸۴۴ء	
		ریاضی		
۵۱	جبر المقابلہ	مولوی کریم الدین		ترجمہ از انگریزی
۵۲	اقلیدس	〃 〃 〃		〃 〃 〃
۵۳	منتہی الحساب حصہ سوم	منشی ذکاء اللہ صاحب	سنہ ۱۸۶۷ء	
۵۴	علم آداست		سنہ ۱۸۵۲ء	
۵۵	علم مثلث مستقیمۃ الاضلاع حصہ اول	منشی ذکاء اللہ صاحب	سنہ ۱۸۷۰ء	
۵۶	رسالہ علم مثلث مستوی	پنجاب سررشتہ تعلیم نے تیار کرایا	سنہ ۱۸۷۲ء	بعدہٗ عثمانیہ یونیورسٹی نے نظر ثانی کر کے چھاپا
۵۷	تحریر اقلیدس		سنہ ۱۸۵۵ء	
۵۸	لوکارثم			
۵۹	تسہیل النتائج	سید فدا علی صاحب	سنہ ۱۸۸۲ء	

تتمہ ضمیمہ نمبر۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
		جغرافیہ		
۶۰	جغرافیہ حصہ دوم	پنڈت اجودھا پرشاد وبوٹائل	۱۸۶۱ء	ترجمہ از انگریزی احاطہ پنجاب کے لئے
۶۱	مفتاح الارض	ڈائرکٹر ہارائڈ صاحب کے حکم سے	۱۸۶۰ء	؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۶۲	حقائق الموجودات	پنڈت بنسی دھر باعانت منشی چرنجی لال	۱۸۵۰ء	ممالک مغربی کے لئے بعویا نکر سے ترجمہ کیا
۶۳	آئینہ ہند	ماسٹر اُمید سنگھ	۱۸۶۰ء	تالیف
۶۴	فتح گڈھ نامہ	کابی رائے	۱۸۴۵ء	
۶۵	علم جغرافیہ	میر غلام علی	۱۸۵۱ء	ترجمہ از انگریزی
۶۶	جغرافیہ عالم		۱۸۵۳ء	
۶۷	خلاصۃ الجغرافیہ		۱۸۵۴ء	
۶۸	جغرافیہ کا پہلا رسالہ	غلام علی	۱۸۵۳ء	ترجمہ از انگریزی
۶۹	جغرافیہ ہند	سروپ نرائن وسیوا روپ نرائن	۱۸۴۸ء	؍ ؍ ؍
		زراعت		
۷۰	چائے لگانے کی کتاب	مطبوعہ لاہور	۱۸۵۴ء	

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۷۱	فن زراعت کی پہلی کتاب	جی۔ بی فلر محکمہ زراعت	۱۸۸۷ء	
۷۲	رسالہ کیمیا زراعت	مولوی انعت حسین ممبر دہلی سوسائٹی		
۷۳	گنگا کی نہر	سدا سکھ لال	۱۸۵۴ء	ترجمہ از انگریزی
۷۴	کھیت کرم	بکالی رائے	۱۸۴۶ء	تین حصے
۷۵	پندنامہ کاشتکاری	موتی لال	۱۸۵۲ء	
۷۶	ریشم کا کیڑا	〃 〃	۱۸۵۳ء	
۷۷	توصیف زراعت	کلب حسین خاں	۱۸۲۸ء	
		صنعت وغیرہ		
۷۸	بحر الحکمتہ	ریورینڈ ہارکن	۱۸۴۷ء	اسٹیم انجن پر
۷۹	بخار کی کل	ایشوری لال	۱۸۵۵ء	〃 〃 〃
۸۰	نور النظیر	احمد علی	۱۸۵۴ء	
۸۱	قانون الطباع	سیتل سنگھ دہلوی	۱۸۲۸ء	چھاپہ کی بابتہ
		نجوم وہیئت		
۸۲	خلاصۂ نظام آسمانی	پنڈت داسی دھیرا	۱۸۵۲ء	
۸۳	مختصر احوال نظام آسمانی		۱۸۵۰ء	

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۸۴	مختصر دقائق النجوم	بڑے صاحب گھاٹے	۱۸۴۵ء	ترجمہ۔ الکا ذکر ڈی ٹاسی نے کیا ہے
۸۵	اصول علم ہئیت	ماسٹر رام چندر دہلوی	۱۸۴۸ء	" " "
		معاشیات		
۸۶	ترجمہ معاشیات مِل	وزیر علی	۱۸۴۴ء	ترجمہ از انگریزی مِل کی کتاب کا
۸۷	اصول علم انتظام مدن	دھرم نرائن دہلوی	۱۸۴۶ء	" " " " "

تراجم وغیرہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۱	سلیف نالیج "			" " "
۲	حکایات سگے "			
۳	ترجمہ قرآن شریف			معہ تفسیر
۴	الف لیلیٰ (ترجمہ)			
۵	اخلاق جلالی			
۶	اخلاق محسنی			خلاصہ ہے
۷	شاہ نامہ			
۸	ابن خلکان			
۹	ترجمہ قصیدہ بردہ			
۱۰	شکنتلا			

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۱۱	لیلی مجنوں			
۱۲	قصہ ابراہیم ادہم			
۱۳	تاریخ حیدر علی	شاہ میسور کے بیٹے		
۱۴	صرف و نحو انگریزی			
۱۵	لغات			
۱۶	دیوان ولی	ولی		
۱۷	تاریخ شیر شاہ			
۱۸	مہر و ماہ			افسانہ ہے
۱۹	کلجگ (نظم)			
۲۰	معجزات رسول اللہ			
۲۱	رد فرقہ وہابی			
۲۲	مجموعہ نظم نظیر اکبرآبادی	نظیر اکبرآبادی		جین مت کی بابتہ
۲۳	سوانحعمری علی حزیں			
۲۴	تاریخ پنجاب	دیبی پرشاد بنارسی		
۲۵	تاریخ خاندان سندھیا	دھرم نرائن اندوری		
۲۶	سخت جگر	بالمکند سکندرآبادی		قصہ
۲۷	الجبرا	ماسٹر رامچندر دہلوی		

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۲۸	مثلث مخروطات		ترجمہ - ان کا ڈاکٹر کرڈی ٹاسی نے کیا ہے.
۲۹	مسلم ہندسہ	ماسٹر رامچندر دہلوی	؍ ؍ ؍
۳۰	علم الحساب	؍ ؍ ؍ ؍	
۳۱	اصول ہندو شاستر	رام کرشن	
۳۲	ترجمہ اصول حکومت	؍ ؍ ؍	
۳۳	گرامر انگریزی	باعانت اسپرنگر	
۳۴	ایشیا اور افریقہ کی مشہور عورات	مولوی کریم الدین پانی پتی	سوانحعریاں ہیں
۳۵	عروض اُردو	؍ ؍ ؍	
۳۶	انتخاب کلام اساتذہ	؍ ؍ ؍	
۳۷	وراثت	؍ ؍ ؍	اسلامی وراثت
۳۸	باغ ہند	؍ ؍ ؍	قصص وافسانے
۳۹	تاریخ آگرہ	محمد حمید الدین	تالیف ہے اور نل کا قصہ معلوم ہوتا ہے.
۴۰	بہار عشق	نور علی	
۴۱	قصہ گرو چیلا		

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۴۲	قصہ سپاہی زادہ		
۴۳	دیوان نوید		
۴۴	دیوان نظیر	نظیر اکبر آبادی	
۴۵	تاریخ ہندوستان	مہاراجہ اپر دکشن بہادر	اردو نظم معہ انگریزی ترجمہ
۴۶	ایک قصہ	سید انشاء اللہ خاں انشا۔	نام ندارد۔ ٹھیٹ ہندوستانی
۴۷	دماغی تفریح	لکشمن پرشاد بریلوی	
۴۸	معاشیات (ترجمہ)		
۴۹	تاریخ انگلستان "	" " "	انگریزی سے ترجمہ
۵۰	منصور		نظم۔ کانپور سے شائع ہوئی۔
۵۱	مجموعہ مثنوی		یہ حکایات کا مجموعہ ہے مثلاً نازونیاز۔ حکایات نصیحت آمیز وغیرہ
۵۲	پنجاب میں ایک سال ترجمہ	نواب امام الدین	
۵۳	طوطا کہانی (ترجمہ)	حیدری	

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۵۴	قِصّہ بلند اختر	ببر صاحب	
۵۵	قِصّہ رضواں شاہ		
۵۶	قِصّہ چندر بدن و مہیار		
۵۷	قِصّہ دریا و دلآرام	سوتی رام	تالیف ہے۔
۵۸	قصہ ماہ سیا و پری رُخ		اس پر وجہی نے ایک مثنوی لکھی ہے۔
۵۹	فسانہ عجائب	سرور	
۶۰	دریائے عشق مثنوی	میر صاحب	
۶۱	اعجاز عشق	مجروح	
۶۲	پھول چرتر		
۶۳	کشف الاسرار		
۶۴	منطق الطیر		
۶۵	اخوان الصفا	اکرام علی صاحب	
۶۶	پنچ تنترا (ترجمہ)		اصل سنسکرت
۶۷	ناٹک یوسف زلیخا		
۶۸	” ہنومان		
۶۹	انشائے فیض	فیض صاحب	

تتمہ ضمیمہ نمبر۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۷۰	پند نامہ (ترجمہ)	فیض صاحب	پند نامہ عطار کا ترجمہ
۷۱	انشائے خالق	کرامت اللہ	
۷۲	انشائے نظام الدین	نظام الدین صاحب	
۷۳	انشاء یوسف دکن	یوسف دکھنی	
۷۴	انشائے ہرکرن (ترجمہ)	ہرکرن	
۷۵	مفتاح اللغات ، ،		
۷۶	میزان فارسی		اردو میں ہے
۷۷	مظہر النحو	مظہر الدین	
۷۸	لغت السعید	سعید صاحب	
۷۹	بھاشا منگل		
۸۰	آثار الصنادید	سر سید احمدؒ	
۸۱	سفر نامہ فرانس و انگلستان	یوسف خاں لکھنوی	
۸۲	سفر نامہ لندن	کریم خاں دہلوی	
۸۳	قصہ رسیلاس۔		یہ سب ترجمہ ہوئیں انگریزی سے
۸۴	، ، قزلباش		، ،
۸۵	، ، رابن سن کروسو		، ،
۸۶	اکانومی آف ہیومن لائف		،

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	کیفیت
۸۷	دی ویکر آف ویک فیلڈ	ترجمہ		ترجمہ۔ ان کا ذکر ڈی ٹاسی نے کیا ہے
۸۸	روضتہ الصفا	میر اخوند	۱۸۵۶ء	ترجمہ " " "
۸۹	سفرنامہ بنیاں			
۹۰	پندنامہ سعدی ترجمہ			
۹۰	تاریخ طبری " "	جعفر شاہ		
۹۲	تفسیر انجیل	سر سید احمد صاحب		
۹۳	گلستان اور انوار سہیلی	کریم الدین		خلاصے کئے ہیں۔ ترجمہ
۹۴	تذکرہ المشائخ	سدا سکھ لال		
۹۵	سفرنامہ امین چند	امین چند		خاندیس مالوہ۔ راجپوتانہ کے کے حالات
۹۶	تاریخ	رشید الدین		ترجمہ از فارسی
۹۷	علم الارض			ترجمہ از انگریزی
۹۸	چراغ حقیقت			" " " " "
۹۹	تاریخ یونان وروم		۱۸۵۵ء	" " " " "
۱۰۰	تاریخ حکما		۱۸۵۵ء	" " " " "
۱۰۱	خیالات فضلا		۱۸۵۵ء	" " " " "
۱۰۲	تذکرہ گلستان سخن	مرزا قادر بخش صابر	۱۸۵۶ء	
۱۰۳	تاریخ العالم	سدا سکھ لال		

ضمیمہ نمبر ۴

فہرست چند کتب از مطبوعات "انجمن ترقی اردو" (اورنگ آباد)

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
		فلسفہ	
۱	فلسفۂ تعلیم	غلام الحسنین	ہربرٹ اسپنسر کی کتاب ایجوکیشن کا ترجمہ
۲	فلسفہ جذبات	عبدالماجد صاحب	
۳	فلسفۂ اجتماع	" "	
۴	سرگذشت حیات	مولوی محمد محسن	
	القول الاظہر		ابن مسکویہ کی کتاب فوزالاصغر کا ترجمہ
		تاریخ وسیاسیات	
۵	تاریخ اخلاق یورپ	عبدالماجد صاحب	ترجمہ پروفیسر لیلی کی کتاب کا
۶	تاریخ تمدن		بکلے کی تاریخ تمدن کے دوسرے حصہ کا ترجمہ
۷	تاریخ یونان قدیم	سید ہاشمی	
۸	تاریخ اخلاق یورپ		بکلے کی کتاب کے دوسرے حصہ کا ترجمہ

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۹	تاریخ تمدن		بکلے کی کتاب کا ترجمہ
۱۰	نپولین اعظم		ایبٹ کی کتاب کا ترجمہ
۱۱	رہنمایان ہند	منشی نارائن پرشاد ورما	منتھ دت کی کتاب کا ترجمہ
۱۲	ملل قدیمہ		
۱۳	امراء ہنود	منشی سعید احمد مارہروی	
۱۴	البرونی	سید حسن برنی	
۱۵	مشاہیر یونان وروما	سید ہاشمی	
۱۶	تاریخ ہند	" " "	
۱۷	جاپان اور اسکا تعلیمی نظم ونسق	نواب مسعود جنگ بہادر	
۱۸	نفح الطیب		
	طبعیات		
۱۹	القمر	منشی احمد حسین	تالیف
۲۰	مقدمات الطبعیات	مرزا مہدی خانصاحب	ہکسلے کی کتاب کا ترجمہ
۲۱	طبقات الارض	" " " "	تالیف
۲۲	رسالہ نباتات	محمد یوسف صاحب	" "

تمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۲۳	بجلی کے کرشمے		
۲۴	رسالہ نباتات		
۲۵	علم النباتات		
		سائنس	
۲۶	مبادی سائنس	معشوق حسین صاحب	انگریزی سے ترجمہ
		مذہب	
۲۷	حقیقت الاسلام		
		معاشیات	
۲۸	علم المعشیت	محمد الیاس برنی	
		خفظان صحت	
۲۹	دیباچہ صحت	ڈاکٹر لطافت حسین خانصاحب	تالیف
		ادب	
۳۰	تذکرہ سودا و میرحسن		
۳۱	قاعدہ وکلیہ قاعدہ		

تتمہ ضمیمہ نمبر ۲

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۳۲	دریائے لطافت	انشاء اللہ خاں	دوبارہ چھپی
۳۳	اسباق النحو	حمید الدین سلیم	
۳۴	انتخاب کلام میر	مولوی عبدالحق	
۳۵	قواعد اُردو	" " "	
۳۶	نکات الشعرا	میر تقی میر	
۳۷	محاسن کلام غالب	ڈاکٹر عبدالرحمٰن	
۳۸	مثنوی خواب و خیال	میر اثر	
۳۹	کلیات ولی		
		لغت	
۴۰	[illegible]طلاحات		
۴۱	اصطلاحات علمیہ		
۴۲	اصطلاحات اہل حرفہ		

ضمیمہ نمبر ۵

چند کتب از مطبوعات "دارالترجمہ" (حیدرآباد دکن)

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
		تاریخ	
۱	برطانوی حکومت ہند (ترجمہ)	الیاس برنی	ترجمہ
۲	تاریخ ہند برائے میٹرک	سید ہاشمی	ترجمہ
۳	تاریخ ہند برائے انٹرمیڈیٹ	"	
۴	بدھ متی ہند "	سید سجاد صاحب	ترجمہ
۵	ویدک ہند "	جمیل الرحمٰن صاحب	
۶	آئین اکبری "	فدا علی صاحب	
۷	تاریخ فرشتہ "	" "	نظرثانی کی گئی ہے
۸	سوانح عمری رنجیت سنگھ "	مولوی فاروقی صاحب	
۹	سوانح عمری ڈلہوزی "	ایس۔ ایم۔ احمد	
۱۰	سوانح عمری ولزلی "	ایم۔ شوکت	

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۱۱	مادھوجی سندھیا ترجمہ	ایس۔ اے۔ سلام	
۱۲	ہندی مملکت برطانیہ "	" "	
۱۳	تاریخ ہند عہد برطانیہ "	" "	
۱۴	تاریخ انگلستان "	ظفر علیخاں و علی رضا صاحب	
۱۵	تاریخ اہل انگلستان "	قاضی تلمذ حسین صاحب	
۱۶	جدید یورپ "	رشید احمد صاحب	
۱۷	توازن قوت "	حمید احمد انصاری	
۱۸	انقلاب یورپ "	ایچ۔ اے۔ جعفری	
۱۹	[illegible] یورپ "	تلمذ حسین صاحب	
۲۰	عروج فرانس "	ایس۔ ایف۔ حسین	
۲۱	پیریکلیز اور ایتھنز کا دور اقبالمندی ترجمہ	عنایت اللہ صاحب	
۲۲	یونانی شہنشاہی "	" "	
۲۳	قسطنطین "	" "	
۲۴	تاریخ سلطنت روما "	سید ہاشمی	
۲۵	تاریخ جمہوریہ روما "	حمید احمد صاحب انصاری	

تتمہ ضمیمہ نمبر ۵

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۳۶	تاریخ روما ترجمہ	حمید احمد صاحب انصاری	ترجمہ
۳۷	تاریخ کامل ″	جمیل الرحمن و سید ہاشم ندوی	ترجمہ کتاب مصنفہ ابن الاثیر
۳۸	نظام سلطنت انگلشیہ ″	قاضی تلمذ حسین صاحب	
۳۹	تاریخ دستور انگلستان ″	سید علی رضا	
۴۰	″ ″ ″	″	برائے ایف۔ اے
۴۱	ارتقاء نظام سلطنت یورپ ترجمہ	قاضی تلمذ حسین صاحب	
۴۲	انقلاب الامم	شبلی نعمانی	
		جغرافیہ	
۴۳	جغرافیہ عالم ترجمہ	سید ہاشمی	
		سیاسیات	
۴۴	نظریہ سلطنت ترجمہ	قاضی تلمذ حسین صاحب	
۴۵	علم السیاست ″	″	″

تتمہ ضمیمہ نمبر ۵

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
		فلسفہ	
۳۶	مرقات ترجمہ	سید حیدر حسین صاحب	
۳۷	منطق استخراجی "	محمد حسین صاحب	عبد الماجد صاحب نے نظر ثانی کی
۳۸	اخلاقیات "	عبد الباری ندوی	
۳۹	مفتاح المنطق "	ایم۔ ایم۔ ہادی	
۴۰	علم الاخلاق "	عبد الباری	
۴۱	فلسفہ اجتماعی "	ایم۔ ایم۔ ہادی	
۴۲	مبادی علم النفس "	" "	
۴۳	تاریخ فلسفہ	عبد الحکیم صاحب	
		ادب	
۴۴	تاریخ ادبیات ایران ترجمہ	سید سجاد صاحب	
۴۵	تاریخ ادبیات عرب "	خواجہ عبد الواحد صاحب	

تتمہ ضمیمہ نمبر ۵

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
		ریاضی	
۴۶	ہندسی مخروطات ترجمہ	قاضی محمد حسین صاحب	
۴۷	"	" "	ترجمہ
۴۸	ہندسہ تحلیلی "	" "	"
۴۹	جبر و مقابلہ "	" "	
۵۰	ہندسہ مجسمات "	" "	
۵۱	ترمیمات و مساوات	" "	تالیف
۵۲	علم حرکت سکونت "	خان فضل محمد خانصاحب	
۵۳	سکون و سیالات "	قاضی محمد حسین صاحب	
۵۴	علم مثلث مستوی "	قاضی محمد حسین و شیخ برکت علے	
		معاشیات	
۵۵	معاشیات ہند (ترجمہ)	الیاس برنی	
۵۶	معیشت الہند	" "	تالیف

تتمہ ضمیمہ نمبر ۵

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۵۷	اصول معاشیات	الیاس برنی	تالیف
۵۸	مقدمہ معاشیات ترجمہ	"	
		قانون	
۵۹	اصول قانون ترجمہ	سید علی رضا صاحب	
۶۰	شرع محمدی "	" "	
۶۱	دھرم شاستر		
۶۲	قانون ٹارٹ "	رائے جگناتھ صاحب	
		علم ہیئت	
۶۳	علم ہیئت (ترجمہ)	شیخ برکت علی صاحب	
		سائنس	
۶۴	طبعیات مقناطیس و برقی (ترجمہ)	پروفیسر عبد الرحمن	
۶۵	طبعیات نور "	" "	

تتمہ ضمیمہ نمبر ۵

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۶۶	طبعیات حصہ اول ترجمہ	پروفیسر چودھری	
۶۷	طبعیات حرارت "	برکت علی صاحب	
۶۸	" نور "	" " "	
۶۹	" آواز "	" " "	
۷۰	مقناطیس "	" " "	
۷۱	برق "	" " "	
۷۲	طبعیات حصہ اوّل برائے میٹرک ترجمہ		
۷۳	طبعیات عملی "	پروفیسر عبدالرحمٰن	
۷۴	انٹرمیڈیٹ کیمیا حصہ اول ترجمہ	چودھری برکت علی	
۷۵	عملی نامیاتی کیمیا "	" " "	
۷۶	نظری نامیاتی کیمیا "	حاکم علی صاحب	
۷۷	کیمیا برائے میٹرک "	چودھری برکت علی صاحب	
	سائنس (تتمہ)		
۷۸	غیر نامیاتی کیمیا (ترجمہ)	چودھری برکت علی صاحب	
۷۹	طبعی کیمیا "	ایف۔ ڈی۔ مراد	

ضمیمہ

فہرست اون کتابونکی جو دارالترجمہ

نمبر شمار		نام کتاب	نام مترجم
		مابعد الطبعیات	
۱	زیر ترجمہ		پروفیسر عبدالباری ندوی
۲	〃 〃		〃 〃 〃 〃 〃
	〃 〃		〃 〃 〃 〃 〃
		نفسیات	
۴	زیر طبع	اصول نفسیات	پروفیسر معتضد ولی الرحمن ایم۔ اے۔
۵	زیر نظر ثانی	دستور نفسیات	مولوی احسان احمد بی۔ اے۔
۶	زیر طبع	معاشرتی نفسیات	مولوی مرزا محمد ہادی بی۔ اے۔
۷	زیر ترجمہ		پروفیسر معتضد ولی الرحمن ایم۔ اے۔
۸	زیر طبع	نفسیات عضوی کی پہلی کتاب	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۹	زیر ترجمہ		〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱۰		مبادی علم نفس	مولوی مرزا محمد ہادی بی۔ اے۔

نمبر ۶

حیدرآباد دکن میں زیر تصنیف و زیر ترجمہ ہیں

نام اصل کتاب بزبان انگریزی

Metaphysics

Bergson, Henri ...	... An Introduction to Metaphysics.
Descartes, René	A Discourse on Method.
James, William	... Pragmatism.

Psychology

Angell, J. R. ...	... Psychology.
James, William	... The Principles of Psychology.
McDougall, William	... An Introduction to Social Psychology.
McDougall, William	.. An Outline of Psychology.
McDougall, William	... A Primer of Physiological Psychology.
Morgan, C. L. Lloyd	... An Introduction to Comparative Psychology.
Stout, G. F. ...	... The Groundwork of Psychology.

تتمہ ضمیمہ نمبر ۶

نمبر شمار		نام کتاب	نام مترجم
۱۱	زیر طبع	حدیقہ نفسیات	پروفیسر عبدالباری ندوی
۱۲	زیر ترجمہ		پروفیسر مقصد ولی الرحمن ایم۔اے
		اخلاقیات	
۱۳	زیر ترجمہ	کتاب اخلاق نقوماجس	مولوی مرزا محمد ہادی بی۔اے۔
۱۴		مقدمۂ اصول اخلاق و قوانین	" " " " " "
۱۵		اخلاقیات	پروفیسر عبدالباری ندوی
۱۶		علم اخلاق	پروفیسر " " "
۱۷	زیر طبع	افادیت	پروفیسر مقصد ولی الرحمن ایم۔اے۔
۱۸		جمہوریۂ فلاطوں	مولوی مرزا محمد ہادی بی۔اے۔
۱۹	زیر نظر ثانی	تاریخ اخلاقیات	مولوی احسان احمد بی۔اے۔
۲۰	زیر ترجمہ	" " "	" " " " " "
۲۱		اخلاقیات	" " " " " "
		قانون	
۲۲	زیر نظر ثانی	اصول فقہ	مولوی مسعود علی بی۔اے۔
۲۳		اصول شرع محمدی	مولوی سید علی رضا بی۔اے۔
۲۴			رائے بجیا ناتھ ایم۔اے۔ال ال۔بی
۲۵		انتخاب اصول دھرم شاستر	" " " " " "

نام اصل کتاب بزبان انگریزی

Stout, G. F. ... ... A Manual of Psychology.

Ward, James ... Psychological Principles.

Ethics

Aristotle ... ... The Nichomachean Ethics.

Bentham, Jeremy ... An Introduction to the Principles of Morals and Legislation.

Dewey (John) and Tufts (James H.) ... Ethics.

Mackenzie, John S. ... A Manual of Ethics.

Mill, John Stuart ... Utilitarianism.

Plato ... ... The Republic.

Rogers, Reginald A. P. ... A Short History of Ethics.

Sidgwick, Henry ... A Short History of Ethics.

Stephen, Leslie ... The Science of Ethics.

Law

Abdur Rahim ... ... Muhammadan Jurisprudence.

Ameer Ali, S. .. . Student's Handbook of Muhammadan Law.

Anson . Law of Contract.

Ghose, J. C. . . The Principles of Hindu Law.

تتمہ ضمیمہ نمبر ۶

نمبر شمار		نام کتاب	نام مترجم
۲۶	زیر طبع	قانون روما	مولوی پیر محبوب علی بار ایٹ لا۔
۲۷	زیر ترجمہ	قدیم قانون	مولوی مسعود علی بی۔ اے۔
۲۸		اصول قانون حصہ اول	مولوی سید علی رضا بی۔ اے بار ایٹ لا۔
۲۹	زیر طبع	اصول قانون حصہ دوم	" " " " "
۳۰		قانون ٹارٹ	رائے بیجناتھ ایم۔ اے۔ ال ال۔ بی۔
۳۱	زیر نظر ثانی	قانون بین الاقوام	مولوی مسعود علی بی۔ اے۔
		ادبیات	
۳۲	" " "	شکسپیر	مولوی سید شبیر حسن خاں جوش
		ریاضیات	
۳۳	" " "	ماسکونیات	مولوی نذیر الدین ایم۔ اے۔
۳۴		نظریہ معادلات جلد اول	" " " " " "
۳۵		" " " " دوم	" " " " " "
۳۶		جبر و مقابلہ حصہ اول	" " " " " "
۳۷		" " " " دوم	" " " " " "
۳۸		ہندسی مخروطات	پروفیسر قاضی محمد حسین ایم۔ اے۔ رینگلر
۳۹		تفرقی مساواتیں	" " " " " " " "
۴۰		احصاء کا ابتدائی رسالہ حصہ اول	" " " " " " " "
۴۱		" " " " دوم	" " " " " " " "

نام اصل کتاب بزبان انگریزی	
Leage, R. W. ...	... Roman Private Law.
Maine, H. S. ...	... Ancient Law.
Salmond, J. W. ...	... Jurisprudence, Part I.
Salmond, J. W. ...	... Jurisprudence, Part II.
Underhill, A. ...	... Law of Torts.
Westlake, J. ...	... A Treatise on Private International Law.

Literature

Raleigh, Sir Walter	... Shakespeare.

Mathematics

Besant, W. H. and A. S. Ramsay.	Treatise on Hydro-Mechanics. Part I. Hydrostatics.
Burnside, W. S. and A. W. Panton.	Theory of Equations. Vol. I.
Burnside, W. S. and A. W. Panton.	Theory of Equations. Vol. II.
Chrystal, G. ...	... Algebra. Part I.
Chrystal, G. ...	... Algebra. Part II.
Cockshott, A. and F. B. Walters.	Geometrical Conics.
Edwards, J. ...	... Differential Equations.
Gibson, C. A. ...	... Elementary Treatise on the Calculus. Part I.
Gibson, C. A. ...	... Elementary Treatise on the Calculus. Part II.

تتمہ ضمیمہ نمبر ۶

نمبر شمار		نام کتاب	نام مترجم
۴۲		ہندسۂ تحلیلی	پروفیسر قاضی محمد حسین ایم۔اے (رینگلر)
۴۳		جبر و مقابلہ حصۂ اوّل	؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۴۴		؍ ؍ ؍ دوم	مولوی شیخ برکت علی۔ ایم۔اے
۴۵		علم ہندسہ	پروفیسر قاضی محمد حسین ایم۔اے (رینگلر)
۴۶		ہندسہ مجسمات	؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۴۷		علم مثلث مستوی	مولوی نذیر الدین ایم۔اے۔
۴۸	زیر نظر ثانی	سکونیات (اعلیٰ)	مولوی شیخ برکت علی ایم۔اے
۴۹	؍ ؍ ؍	علم حرکت (ذرہ و اجسام استوار)	؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۵۰		علم حرکت	خان فضل محمد خاں ایم۔اے (رینگلر)
۵۱		سکونیات	؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۵۲		سکون سیالات	پروفیسر قاضی محمد حسین ایم۔اے (رینگلر)
۵۳		علم مثلث حصۂ اوّل	؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۵۴		؍ ؍ ؍ دوم	مولوی شیخ برکت علی ایم۔اے۔
۵۵		ترسیمات و مساوات	پروفیسر قاضی محمد حسین ایم۔اے رینگلر
۵۶		علم ہیئت	مولوی شیخ برکت علی ایم۔اے۔
۵۷	زیر ترجمہ	علم مثلث کروی	مولوی نذیر الدین ایم۔اے۔

نام اصل کتاب بزبان انگریزی

Grace, J. H. and F. Rosenberg.	Analytical Geometry.
Hall, H. S. and S. R. Knight	Higher Algebra. Part I.
Hall, H. S. and S. R. Knight	Higher Algebra. Part II.
Hall, H. S. and F. H. Stevens.	Plane Geometry.
Hall, H. S. and F. H. Stevens.	Solid Geometry.
Hobson, E. W. ...	A Treatise on Plane Trigonometry.
Loney, S. L.	An Elementary Treatise on Statics (Higher).
Loney, S. L.	Dynamics of a Particle and Rigid Bodies.
Loney, S. L.	The Elements of Dynamics.
Loney, S. L.	The Elements of Statics.
Loney, S. L.	The Elements of Hydrostatics.
Loney, S. L.	Plane Trigonometry. Part I.
Loney, S. L.	Plane Trigonometry. Part II.
Mohamed Hussain, Qazi ...	Graphs and Equations.
Parker, G. W.	The Elements of Astronomy.
Todhunter, I. and J. G. Leathem.	Special Trigonometry.

نمبر شمار		نام کتاب	نام مترجم
		طبعیات	
۵۸	زیر تالیف	نصاب ریاضی برائے طلبائے طبعیات	مولوی محمد عبدالرحمٰن خاں بی۔ ایس۔ سی۔ اے۔ آر۔ سی۔ ایف۔ پی ایچ۔ ایس۔ (لندن)
۵۹	زیر طبع	طبعیات عملی حصہ اول مادہ کے خواص اور حرارت	پروفیسر وحیدالرحمٰن بی ایس سی۔
۶۰		طبعیات عملی حصہ دوم آواز و روشنی	مولوی محمد عبدالرحمٰن خاں بی ایس سی۔ اے۔ آر۔ سی۔ یف۔ ا۔ پی ایچ۔ یس (لندن)
۶۱		طبعیات عملی حصہ سوم مقناطیس و برق	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″
۶۲	زیر طبع	طبعیات حصہ اول مادہ کے خواص	پروفیسر نصیر احمد ایم۔ ایس۔ سی۔
۶۳	″ ″ ″	طبعیات حصہ دوم حرارت	پروفیسر عبدالجلیل ایم۔ اے
۶۴		″ ″ ″ سوم نور	مولوی محمد عبدالرحمٰن خاں بی ایس سی۔ اے۔ آر۔ سی۔ یف۔ ا۔ پی ایچ۔ یس (لندن)
۶۵		″ ″ ″ چہارم آواز	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″
۶۶		″ ″ ″ پنجم مقناطیس	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″
۶۷		″ ″ ″ ششم برق	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″
۶۸		طبعیات حصہ اول۔ بنیادی پیمائش	پروفیسر چودھری برکت علی بی۔ ایس سی
۶۹		″ ″ ″ ″ دوم حرارت	″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″

نام اصل کتاب بزبان انگریزی

Physics

Author	Title
Abdur Rahman Khan, Md.	A Course in Mathematics for Physics Students.
Allen, H. S. and H. Moore	Practical Physics. Part I. Properties of Matter and Heat.
Allen, H. S. and H. Moore	Practical Physics. Part II. Sound and Light.
Allen, H. S. and H. Moore	Practical Physics. Part III. Magnetism and Electricity.
Duncan, J. and S. G. Starling.	Text-Book of Physics. Part I. Properties of Matter.
Duncan. J. and S. G. Starling.	Text-Book of Physics. Part II Heat.
Duncan, J. and S. G. Starling.	Text-Book of Physics. Part III. Light.
Duncan, J. and S. G. Starling.	Text-Book of Physics. Part IV. Sound.
Duncan, J. and S. G. Starling.	Text-Book of Physics. Part V. Magnetism.
Duncan, J. and S. G. Starling.	Text-Book of Physics. Part VI. Electricity.
Gregory, R. and H. E. Hadley.	A Class Book of Physics. Part I. Fundamental Measurements.
Gregory, R. and H. E. Hadley.	A Class Book of Physics Part II. Heat.

تتمہ ضمیمہ نمبر ۶

نمبر شمار		نام کتاب	نام مترجم
۷۰		طبیعیات حصہ سوم نور	پروفیسر چودھری برکت علی بی ایس سی
۷۱		" " " چہارم آواز	" " " " " " " " " "
۷۲		" " " پنجم مقناطیس	" " " " " " " " " "
۷۳		" " " ششم برق	" " " " " " " " " "
۷۴		طبیعیات برائے میٹرکیولیشن حصہ اول	" " " " " " " " " "
۷۵		" " دوم	
۷۶		طبیعیات عملی حصہ اول	مولوی محمد عبدالرحمٰن خاں بی ایس سی۔ اے۔ آر سی یس۔ یف۔ ا۔ پی ایچ یس (لندن)
۷۷		غیر نامیاتی کیمیا	پروفیسر محمود احمد خاں بی ایس سی
۷۸	زیر ترجمہ	نامیاتی کیمیا	مولوی خواجہ حبیب حسن ایم ایس سی یف۔ اسی ایس۔ ال۔ اے۔ جی۔ ایم۔ آر
۷۹	زیر طبع	" " "	مسٹر سردار بلدیو سنگھ بی۔ اے۔
۸۰	" "	عملی نامیاتی کیمیا	مولوی حاکم علی بی۔ اے۔
۸۱	" "	نظری نامیاتی کیمیا	مولوی سید محمد اعظم ایم۔ اے (کنٹب)، بی ایس۔ سی۔ یف۔ اسی۔ ایس۔ ای ای ال۔
۸۲	زیر ترجمہ	طبیعی کیمیا	پروفیسر محمود احمد خاں بی ایس سی
۸۳		کیمیا برائے میٹرکیولیشن	پروفیسر چودھری برکت علی بی ایس سی
۸۴	زیر تالیف	نصاب عملی کیمیا	ڈاکٹر مظفر الدین قریشی پی ایچ۔ ڈی

نام اصل کتاب بزبان انگریزی

Gregory, R. and H. E. Hadley.	A Class Book of Physics Part III. Light.
Gregory, R. and H. E. Hadley.	A Class Book of Physics. Part IV. Sound.
Gregory, R. and H. E. Hadley.	A Class Book of Physics. Part V. Magnetism.
Gregory, R. and H. E. Hadley.	A Class Book of Physics. Part VI. Electricity.
Gregory, R. and A. T. Simmons.	Lessons in Science. Part I.
Gregory, R. and A. T. Simmons.	Lessons in Science. Part II.
Schuster, A. and C. H. Lees	Practical Physics. Part I.
Caven, R. M. and G. D. Landor.	Systematic Inorganic Chemistry.
Cohen, J. B. ...	A Class Book of Organic Chemistry.
Cohen, J. B. ...	Organic Chemistry.
Cohen, J. B.	Practical Organic Chemistry.
Cohen, J. B.	Theoretical Organic Chemistry.
Fenton, M. T. H. ...	Outlines of Chemistry.
Gregory, R. and A. T. Simmons.	Lessons in Science.
Muzaffaruddin Qureshi, Dr.	A Course of Practical Chemistry.

تتمہ ضمیمہ نمبر ۲

نمبر شمار		نام کتاب	نام مترجم
۸۵	زیر ترجمہ	غیر نامیاتی کیمیا	ڈاکٹر مظفر الدین قریشی پی ایچ۔ ڈی۔
۸۶	زیر طبع	؍ ؍ ؍ ؍ حصہ اول	پروفیسر چودھری برکت علی بی ایس سی
۸۷	زیر ترجمہ	؍ ؍ ؍ ؍ حصہ دوم	مولوی سید محمد اعظم ایم۔ اے (کنٹب) بی ایس سی لیٹ۔ سی یس۔ ای ای ال
۸۸	؍ ؍ ؍	حیوانیات برائے طلبائے طبی	پروفیسر محمد سعید الدین بی۔ یس سی
۸۹	زیر نظر ثانی	نباتیات	؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۹۰	زیر ترجمہ	؍ ؍ ؍ عملی	پروفیسر عبد الباری بی۔ یس۔ سی۔
۹۱	؍ ؍ ؍	اصول حیوانیات	پروفیسر بابر مرزا بی یس سی
		طب	
۹۲	؍ ؍ ؍	تشریح عملی جلد اول	ڈاکٹر فضل کریم خاں ام۔ بی۔ بی۔ ایس
۹۳	؍ ؍ ؍	؍ ؍ ؍ ؍ دوم	ڈاکٹر مفتی شاہ نواز ام۔ بی۔ بی۔ ایس
۹۴	؍ ؍ ؍	؍ ؍ ؍ ؍ سوم	ڈاکٹر فضل کریم خاں ؍ ؍ ؍ ؍
۹۵	؍ ؍ ؍	علم الادویہ (میٹریا میڈیکا) حصہ اول	ڈاکٹر حسن علیخاں بی اینڈ سی ایچ بی (اڈنبرا)
۹۶	؍ ؍ ؍	؍ ؍ ؍ ؍ ؍ دوم	ڈاکٹر حامد حسین جعفری۔ ام بی بی ایس
۹۷	زیر طبع	تشریح (اناٹومی) حصہ اول	ڈاکٹر محمد اشرف الحق ام۔ بی اینڈ سی ایچ بی۔ (اڈنبرا)

	نام اصل کتاب بزبان انگریزی
Partington, J. R.	... A Text-Book of Inorganic Chemistry.
Smith, Alexander	... Inorganic Chemistry. Part I.
Smith, Alexander	... Inorganic Chemistry. Part II.
Borradale ..	... Elementary Zoology for Medical Students.
Lowson and Sahni	... The Text-Book of Botany.
Rangachari, R. B. K.	... Practical Botany.
Thomson, J. A.	... Outlines of Zoology.

Medicine

Cunningham ...	... Manual of Practical Anatomy. Vol. I.
Cunningham ...	... Manual of Practical Anatomy. Vol. II.
Cunningham ...	... Manual of Practical Anatomy. Vol. III.
Ghosh, Rakhaldas	... Materia Medica. Part I (pp. 1—314).
Ghosh, Rakhaldas	Materia Medica. Part II (pp. 315—690).
Gray, Henry	Anatomy. Part I (pp. 1—350).

نمبر شمار		نام کتاب	نام مترجم
۹۸	زیر ترجمہ	تشریح (اناٹومی) حصہ دوم	ڈاکٹر محمد اشرف الحق ام بی اینڈ سی اتچ بی (اڈنبرا)
۹۹	" " "	" " " " سوم	حکیم کبیر الدین
۱۰۰	" " "	فعلیات (فزیالوجی) حصہ اول	ڈاکٹر عنایت علی خاں
۱۰۱	" " "	" " " " دوم	مولوی محمد علی شاہ
۱۰۲	زیر ترجمہ وزیر طبع	" " " " سوم	ڈاکٹر سید ناصر عباس ام بی بی یس
۱۰۳	" " "	نسیجیات	ڈاکٹر محمد عثمان خاں ال ام اینڈ یس

انجینری

نمبر شمار		نام کتاب	نام مترجم
۱۰۴	زیر ترجمہ		مسٹر للت سوہن مکرجی بی اے بسی ای
۱۰۵	" " "		" " " " " " " "
۱۰۶	" " "		مسٹر بالا پرشاد بی بی ی
۱۰۷	" " "		مولوی سید عارف حسین ٹی ٹی-آئی بی
۱۰۸	" " "		مولوی سمیع اللہ شاہ اے ٹی آئی بی
۱۰۹	" " "		مولوی مرزا محمد علی بیگ بی اے (آکسن)
۱۱۰	" " "		مولوی دلدار حسین اے - ٹی جی-بی
۱۱۱	" " "	احصا کا صغاری	پروفیسر قاضی محمد حسین ایم اے - رینگلر و پروفیسر کشن چند ایم اے - کنٹب
۱۱۲	" " "	ماقوائیات	مولوی خیر الدین احمد ٹی ٹی آئی بی

نام اصل کتاب بزبان انگریزی

Gray, Henry ...	Anatomy. Part II (pp. 351—568)
Gray, Henry ...	Anatomy. Part III (pp. 569—778).
Halliburton, W. D. ...	Handbook of Physiology. Part I (pp. 1—312).
Halliburton, W. D. ...	Handbook of Physiology. Part II (pp. 313 - 636).
Halliburton, W. D. ...	Handbook of Physiology. Part III (pp. 637 936).
Schafer, Sir Edward Sharpey.	The Essentials of Histology.

Engineering

Cunningham, Lieut.-Col. A.	Applied Mechanics. Vol. I.
Cunningham. Lieut.-Col. A.	Applied Mechanics. Vol. II.
Davidge, H T. & R. W. Hutchinson.	Technical Electricity.
Ellis, Col W. M. ...	Irrigation.
Faber, O. & P. G. Bowie ...	Reinforced Concrete Design.
Geikie, James	Structural & Field Geology.
Goodman, John ...	Mechanics Applied to Engineering.
Lamb, Horace	Infinitesimal Calculus.
Lea E G ...	Hydraulics

تتمہ ضمیمہ نمبر ۶

نمبر شمار	نام کتاب		نام مترجم
۱۱۳	زیر ترجمہ	ماقوائیات	مولوی خیرالدین احمد ٹی۔ آئی بی۔
۱۱۴	״ ״ ״	״ ״ ״	مولوی دلدار حسین بی ای ایم۔ آر
۱۱۵	״ ״ ״	مساحت حصہ اوّل	مولوی محمد عزیز الرحمٰن ایم ایس سی
۱۱۶	״ ״ ״	״ ״ ״ ״ دوم وسوم	״ ״ ״ ״ ״ ״
۱۱۷	״ ״ ״		مولوی محمد ابراہیم اے۔ بی ٹی۔ بی
۱۱۸	״ ״ ״	اشیاء تعمیر	مولوی محمد اسد اللہ آئی۔ بی
۱۱۹	״ ״ ״		مولوی سید فاضل آئی بی۔
۱۲۰	״ ״ ״		مولوی محمود حسین اے آئی۔ ٹی پی
۱۲۱	״ ״ ״		مسٹر سی رادھا کشن ٹی ٹی۔ جی پی
۱۲۲	״ ״ ״		مولوی محمد حسین مہاجر آئی۔ بی
۱۲۳	״ ״ ״		مولوی محمد عظمت اللہ اے آئی۔ جی پی۔
۱۲۴	״ ״ ״		مولوی غلام محمد خاں ٹی ٹی۔ جی پی
۱۲۵	״ ״ ״	سڑکیں	مولوی ״ ״ ״ ״ ״
۱۲۶	״ ״ ״	ریل کی سڑکیں	مولوی اقبال علی اے۔ ٹی۔ جی پی
۱۲۷	״ ״ ״		مولوی سید علی رضائی ٹی۔ آئی بی۔
۱۲۸	״ ״ ״		״ ״ ״ ״ ״ ״ ״
۱۲۹	״ ״ ״		مولوی مرزا محمد تقی ٹی ٹی۔ جی ٹی

تتمہ ضمیمہ نمبر ۲

نام اصل کتاب بزبان انگریزی

Love, Col. H. D. ...	Hydraulics.
Mitchell and Davey ...	Forty Lessons in Engineering Workshop Practice.
Pierpoint, A. E. ...	A Mensuration for Indian Schools & Colleges. Part I.
Pierpoint, A. E. ...	A Mensuration for Indian Schools & Colleges. Parts II & III.
Ripper, William ...	Steam-Engine: Theory and Practice.
Roorkee Treatise. Section I	Building Materials.
Roorkee Treatise. Section II.	Masonry.
Roorkee Treatise. Section III.	Carpentry.
Roorkee Treatise. Section IV.	Earthwork.
Roorkee Treatise. Section V.	Examples of Estimating.
Roorkee Treatise. Section VI.	Building Construction.
Roorkee Treatise. Section VII.	Bridges.
Roorkee Treatise. Section VIII.	Roads.
Roorkee Treatise. Section IX.	Railways.
Roorkee Treatise. Section X.	Irrigation Works. Vol. I.
Roorkee Treatise. Section X.	Irrigation Works. Vol. II.
Roorkee Treatiso. Section XI.	Sanitary Engineering. Part I. Water-Supply.

تتمہ ضمیمہ نمبر ۶

نمبر شمار	نام کتاب		نام مترجم
۱۳۰	زیر ترجمہ		مولوی احمد مرزا بی ۔ جی بی
۱۳۱	〃 〃 〃		مولوی زین الدین حسین خاں بی ئی آئی بی ۔
۱۳۲	〃 〃 〃		〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
	〃 〃 〃		مسٹر لوکندر بہادر اے جی بی
۱۳۳			〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

نام اصل کتاب بزبان انگریزی

Roorkee Treatise. Section XII. Sanitary Engineering. Part II. Sewerage & Drainage Works.

Roorkee Treatise. Section XIII. Drawing Manual. Part I.

Roorkee Treatise. Section XIII. Drawing Manual. Part II.

Roorkee Treatise. Section XIV Surveying. Part I.

Roorkee Treatise. Section XIV. Surveying. Part II.

ضمیمہ نمبر ۳

فہرست چند کتب جو کہ غیر زبانوں سے ترجمہ کی گئیں

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جس کا ترجمہ ہوا
	ادب		
۱	تذکرہ شعرائے اُردو	مولوی کریم الدین	Tassy, Garcin de—History of Hindi and Hindustani Language and Literature
۲	سیلف نالج		Mason—Self-Knowledge
۳	حکایات گے		Maupassant, Guy de Tales
۴	تاریخ ادبیات ایران	سید سجاد صاحب	Browne, E. G.—Literary History of Persia
۵	تاریخ ادبیات عرب	خواجہ عبدالواحد صاحب	Nicholson, R. A.—Literary History of Arabia
	فلسفہ		
۶	فلسفہ تعلیم	غلام الحسنین صاحب	Spencer, H. Essays on Education and Kindred Subjects

تتمہ ضمیمہ نمبر

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جس کا ترجمہ ہوا
۷	منطق استخراجی	محمد حسین صاحب	Ray, P K.—A Book on Logic
۸	اخلاقیات	عبدالباری ندوی	Dewey - Ethics
۹	مفتاح المنطق	ایم-ایم-ہادی	Joseph. H. W. B.—Introduction to Logic
۱۰	علم الاخلاق	عبدالباری ندوی	Mackenzie—Ethics
۱۱	فلسفۂ اجتماعی	ایم-ایم-ہادی	McDougall—Social Psychology
۲	مبادی النفس	" " "	Stout—Groundwork of Psychology
۱۳	تاریخ فلسفہ	عبدالحکیم صاحب	Weber. A.—History of Philosophy

معاشیات

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جس کا ترجمہ ہوا
۱۴	معاشیات ہند	الیاس برنی	Banerji, P.—A Study of Indian Economics
۵	مقدمہ معاشیات	"	Moreland, Theodore—Introdnction to Economics for Indian Students

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جسکا ترجمہ ہوا
۱۶	معاشیات	وزیر علی	Mill, J. S.—Political Economy
۱۷	اصول علم انتظام مدن	دہرم نرائن	Mill, J. S. —Political Economy
۱۸	معاشیات	"	Mill—Political Economy
		ریاضی	
۱۹	جبر المقابلہ	مولوی کریم الدین	Algebra
۲۰	اقلیدس	"	Euclid
۲۱	ہندسی مخروطات	قاضی محمد حسین	Cockshot, A. —Geometrical Conics
۲۲	تفرقی مساوات اوجھا	"	Differential Equations
۲۳	ہندسہ تحلیلی		Analytical Geometry
۲۴	جبر و مقابلہ	"	Hall and Knight—Algebra (both parts)
۲۵	ہندسہ مجسمات	"	Hall and Knight—Solid Geometry

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جسکا ترجمہ ہوا
۲۶	علم حرکت سکونیات	خان فضل محمد خانصاحب	Loney, S. L.—Dynamics and Statics
۲۷	سکون سیالات	قاضی محمد حسین صاحب	The Elements of Hydrostatics
۲۸	علم مثلث مستوی	قاضی محمد حسین حصہ اول و شیخ برکت علی حصہ دویم	Trigonometry
۲۹	علم مثلث مستقیمۃ الاضلاع	منشی ذکاء اللہ	
	تاریخ		
۳۰	تاریخ اخلاق یورپ	عبدالماجد صاحب	Lecke—The History of European Moral
۳۱	تاریخ تمدن (کامل)		Buckle—The History of Civilisation
۳۲	تاریخ اخلاق یورپ		
۳۳	نپولین اعظم		Abbot—The Life of Napoleon

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	نام مترجم	نام کتاب جسکا ترجمہ ہوا
۳۴	رہنمایان ہند	منشی نراین پرشاد ورما	Dutt, Manmath Nath- The Prophets of India
۳۵	برطانوی حکومت	الیاس برنی	Anderson, P.—British Administration
۳۶	تاریخ ہند برائے انٹرمیڈیٹ	" (چار جلدوں میں)	Intermediate History o India
۳۷	بدھسٹ انڈیا	سید سجاد صاحب	Rhys Davids—Buddhis India
۳۸	ویدک ہند	جمیل الرحمٰن صاحب	Smith, V. A.—Early History of India
۳۹	سوانحعمری رنجیت سنگھ	مولوی فاروقی صاحب	Griffin, Sir L.— Ranj Singh
۴۰	" ڈلہوزی	ایس۔ ایم۔ احمد	Hunter, W. R.—Dalhousie
۴۱	سوانح عمری ولزلی۔	ایم۔ شوکت	Hutton, W. H.—Welles ley

تتمہ ضمیمہ نمبر

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جسکا ترجمہ ہوا
۴۲	مادھوجی سندھیا	ایس۔ اے۔ سلام	Kean, H. B. – Mahadevaji Sindhia
۴۳	ہندی مملکت برطانیہ	" " "	Lyall, Sir A.—Rise of British Dominion
۴۴	تاریخ اہلِ انگلستان	قاضی تلمذ حسین صاحب	Green – History of the English People
۴۵	جدید یورپ	رشید احمد صاحب	Phillip, A.—Modern Europe
۴۶	توازن قوت	حمید احمد رضا انصاری صاحب	Hassal, A.—Balanee of Power
۴۷	انقلابی یورپ	ایچ۔ اے۔ جعفری	Stephens—Revolutionary Europe
۴۸	تاریخ یورپ	تلمذ حسین صاحب	Locher, R. J.– General History of Europe
۴۹	عروج فرانس	ایس۔ ایف۔ حسین	Wakeman, H. R.– The French Ascendancy

تتمہ ضمیمہ نمبر ۲

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جسکا ترجمہ ہوا
۵۰	پرکلیز اور ایتھنز کا دور اقبالمندی	عنایت اللہ	Abbot—Pericles and the Golden Age of Athens
۵۱	یونانی شہنشاہی	〃	Ferguson, S. W.—Greek Imperialism
۵۲	قسطنطین	〃	Firth, J. B.—Constantine
۵۳	تاریخ سلطنت روما	سید ہاشمی	Firth, J. B.—Students' Roman Empire
۵۴	تاریخ جمہوریہ روما	حمید احمد صاحب انصاری	Haitland, W. T.—Roman Republic
۵۵	تاریخ روما	〃	H. W. P.—Rome
۵۶	نظام سلطنت انگلشیہ	قاضی تلمذ حسین صاحب	Hewett, W. H.—English Constitution
۵۷	تاریخ فرشتہ		
۵۸	تاریخ کامل ابن اثیر		
۵۹	تاریخ دستور انگلستان	سید علی رضا صاحب	

تتمہ ضمیمہ نمبر ۵

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جسکا ترجمہ ہوا
٦٠	تاریخ دستور انگلستان	سید علی رضا صاحب	Montague, E. C.—Elements of the English Constitutional History
٦١	ارتقاء نظام سلطنت	قاضی تلمذ حسین	Lidgwick, H.—Development of European Polity
٦٢	پلگرمس		Bain—
٦٣	تاریخ انگلستان	دہرم نرائن	
٦٤	پنجاب میں ایک سال	نواب امام الدین	Edward, Major—One Year in the Punjab

جغرافیہ

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جسکا ترجمہ ہوا
٦٥	جغرافیہ عالم	سید ہاشمی	Senior Geography of the World
٦٦	جغرافیہ حصہ دویم	پنڈت اجودھیا پرشاد دلوٹائی	
٦٧	علم جغرافیہ	میر غلام علے	
٦٨	جغرافیہ کا پہلا رسالہ	"	

تتمۂ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جسکا ترجمہ ہوا
۶۹	جغرافیہ ہند	سروپ نراین وسیوا روپ نرائن	
	طبیعیات		
۷۰	مقدمات الطبیعیات	مرزا مہدی خانصاحب	Huxley—Introduction to Physics
۷۱	اصول علم طبیعی	پنڈت سروپ نرائن وشیونرائن صاحبان اعلی اسکالران دہلی کالج	Principles of Physics
۷۲	رسالہ مقناطیس	سید کمال الدین	Magnetism
۷۳	اصول علم طبیعی	اجودھیا پرشاد شیوا پرشاد	Physics
۷۴	اصول قواعد مائیات	"	Hydrostatics
۷۵	مقاصد العلوم	سید محمد میر	
۷۶	دائرہ علم	محمد کریم بخش	Natural Philosophy

تتمہ ضمیمہ نمبر ۔

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جسکا ترجمہ ہوا
	سائنس		
۷۷	مبادی سائنس	معشوق حسین	
۷۸	طبیعیات عملی مقناطیس وبرق	پروفیسر عبدالرحمٰن	
۷۹	طبیعیات نور	〃 〃 〃	Startling and Duncan—Text-book of Physics (Light)
۸۰	طبیعیات حصہ اول	چودھری برکت علی صاحب	Gregory and Hadley—Properties of Matter
	حرارت	〃 〃 〃	Heat
۸۱	نور	〃 〃 〃	Light
۸۲	آواز	〃 〃 〃	Sound
۸۳	مقناطیس	〃 〃 〃	Magnetism
۸۴	برق	〃 〃 〃	Electricity
۸۵	طبیعیات عملی	پروفیسر عبدالرحمٰن	Allen and Moore—Practical Physics

تتمہ ضمیمہ نمبر ۵

نام کتاب جسکا ترجمہ ہوا	نام مترجم	نام کتاب	نمبر شمار
	سائنس		
Prass—Practical Organic Chemistry	برکت علیصاحب	عملی نامیاتی کیمیا	۸۶
Gregory, R. A.—Theoretical Organic Chemistry	حاکم علیصاحب	نظری تلعیاتی کیمیا	۸۷
Smith —Inorganic Chemistry	" "	غیر نامیاتی کیمیا	۸۸
Dr. J. Walker Physical Chemistry	الف ۔ دی ۔ مراد	طبیعی کیمیا	۸۹
Magnetism	سید کمال الدین حیدر لکھنوی	رسالہ مقناطیس	۹۰
	قانون		
Macnaghten, Sir William—The Principles of Hindu Law	رام کرشن	اصول ہندو شاشتر	۹۱
Salmond, J. W.—Jurisprudence	سید علی رضا صاحب	اصول قانون	۹۲

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر شمار	نام کتاب	مترجم	نام کتاب جسکا ترجمہ ہوا
۹۳	شرع محمدی	سید علی رضا صاحب	Amir Ali—Mohammadan Law
۹۴	قانون ٹارٹ	رائے بجناتھ صاحب	Underhill—Law of Tort
		سیاسیات	
۹۵	اصول حکومت	رام کرشن	The Principles of Government
۹۶	نظریہ سلطنت	قاضی تلمذ حسین	Bluntschili, K.—Theory of the State
۹۷	علم السیاست		Leacock Elements of Political Science
		علم ہیئت	
۹۸	علم ہیئت	شیخ برکت علی صاحب	Park, G. W. - Astronomy
		زراعت	
	گنگا کی نہر	سدا سکھ لال	

ضمیمہ نمبر ۸

تتمہ ضمیمہ نمبر

۱۶۔ مواعظ	۳۰۲
۱۷۔ مناقب و مولود شریف	۱۵۰

۲ فلسفہ ۴۱۸

۱۔ منطق	۴۲
۲۔ فلسفہ	۴۲
۳۔ علم النفس	۴۰
۴۔ اخلاق	۲۹۴

۳ ادب ۸۴۵۲

۱۔ دواوین عشقیہ	۵۹۱
۲۔ دواوین نعتیہ	۹۰
۳۔ قصائد و رباعیات	۴۰
۴۔ مثنویات	۱۹۴
۵۔ مجموعہ نظم	۲۲۵
۶۔ واسوخت	۵۰
۷۔ مراثی	۳۰۰۰ (تخمیناً)
۸۔ بیاض نوحہ جات	۸۷
۹۔ قصص و حکایات	۳۹۷
۱۰۔ ناول	۱۴۲۸

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

تتمہ ضمیمہ نمبر

تتمہ ضمیمہ نمبر

تتمہ ضمیمہ نمبر ۳

نمبر	مضمون	تعداد
۲۰	قانون	۳۲۰۰
۲۱	متفرقات	۷۹۷
	۱۔ کھیل تماشے	۹۶
	۲۔ شعبدے	۷۳
	۳۔ سپہگری	۲۵
	۴۔ طباخی	۵۲
	۵۔ طباعت	۹
	۶۔ مجمع العلوم	۳۴
	۷۔ تیراکی	۵
	۸۔ عطر کشی	۵
	۹۔ نسب نامجات	۲۸
	۱۰ ورزش	۵۱
	۱۱ متفرقات	۱۸۳

جملہ ۱۷۹۹۷

دستخط سید محمد ضامن علی

۵۔ جولائی ۱۹۳۷ء